هو المعز

تفسیر آیت قرآن

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ

مسمّی بہ

اسرار الذبح و ترک مردار و خنزیر

علی ثبوت طب ڈاکٹری

سنہ ۱۹۰۲ء

از تصنیف جناب ڈاکٹر قاضی محی الدین صاحب میڈیکل آفیسر شفاخانہ شیگاؤن

ملک برار و باہتمام کمترین سید جلال الدین گھائل اڈیٹر اخبار آفتاب

دکن در مطبع عطاء الرحمن مونٹ روڈ مدراس مطبوع گردید

اسرار الذبح

وترکِ مردار و خنزیر

تفسیر آیتِ قرآن

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ

ترجمہ :- سوائے اس کے حرام کیا اوپر تمہارے مردار اور خون اور گوشت سور کا۔

ہمارے حروف زیب عنوان اہل اسلام کے مقدس آسمانی کتاب کا ایک متبرک و پُرحکمت حکم یا آیت ہے جس سے ثابت ہے کہ اہل اسلام پر حرام یا منع کر دیا گیا علاوہ لحم خنزیر کے خصوصاً خون اور مردہ اجسام اُن مختلف جانداروں کے جو عموماً کھانا انکا بعد ذبح حلال یا جائز ٹھہرایا گیا ہے۔ ہمارے ناظرین کو باعث تشویش یا حیرت ہوگا کہ جن جانداروں کا گوشت انکی مذبوحہ حالت میں کھانا روا رکھا گیا ہے انہیں کے غیر مذبوحہ اور مردہ اجسام علاوہ ازیں انہی کے خون کو غذا ئے خورش کے لئے منع کر دیا گیا اور خصوصاً خنزیر خوار اقوام کو اُس جانور ناپاک کے پُر چرب گوشت کی مکروہ حلاوت ذائقی زیادہ تر متحیر کریگی کہ کیوں انسان کو اُس پُرچرب گوشت حیوان کے خورش سے روکدیا گیا۔

یہہ کتاب اُن مختلف مردار و خنزیر اور غیر مذبوح خوار معترض اصحاب کے سوالات بے پایان کا کامل و اطمینان بخش سٹیفک یا علمی جواب یا رد ہے جو کہتے ہیں کہ اہل اسلام اللہ جل شانہ کے جانب سے موت نازل شدہ

یا قدرتی موت سے مردہ شدہ جانداروں کے گوشت کو حرام سمجھ کر غذائے استعمال نہیں کرتے جس رواج غیر لائق فہم و بے اصل سے مردہ جانداروں کا گوشت رائگان و برباد ہی نہیں ہوتا بلکہ اُس خالق القوی ورب العزت کی حرمت کی صریح بس اندازی ہوتی ہے اور طرفہ یہ کہ اقسام کے مچھلیاں جو دراصل مانند حیوانات کے گرم خون والے ہوتے ہیں اس مخصوص مقررہ قید مذہب سے بری اور اُن کا مردار گوشت حلال تصور ہو کر بافراط و بفراغت تمام غذائے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور بالضد اس کے اہل اسلام اپنے ہاتھوں سے بطریقہ خاص جانداروں پر موت نازل کر کے بعد ذبح ان ایسے قطعی خود کشتندہ جانداروں کے گوشت کو حلال سمجھ کر غذائے اُس کے خورش کو جائز رکھتے ہیں جو ایک نہایت بعید قرین قیاس اور خلاف مصلحت آمیز دستور ہے۔ علاوہ ازیں لحم خنزیر سی پرچرب بافزہ اور عام پسند خلائق غذائے حیوانی جس کے خورش کو مفید جانکر قریباً جملہ جہان کے تین چہارم باشندگون کی تعداد سے غالباً زیادہ لوگ اپنے میں رواج دے رکھتے ہیں۔ اس بنا بے بنیاد پر حرام و غیر لائق غذا ٹھہرایا گیا ہے کہ خنزیر غلاظت خوار و نجاست پسند ہے حالانکہ بعض جاندار مثلاً گائی بھینس و مرغان خانگی وغیرہ مانند خنزیر کے قدرتاً غلاظت خوار و نجاست پسند ہیں تاہم اہل اسلام کے نزدیک حلال اور اُن کا گوشت غذا جائز ہے۔

ہم یہ کتاب اُس معزز گروہ حضرات کی خدمات میں پیش کرتے ہیں جو خود کو موجودہ زمانہ کے پیرو جدید تہذیب کے مقلد بننے کی کوشش کرتے ہوئے ہام اور بیکن (لحم خنزیر) اور غیر مذبوح و مردہ جانداروں کے گوشت کے خورش کو وقعت بھری نظروں سے دیکھ رہے ہوں تا کہ اُن پر بعد ملاحظہ ان اوراق کے ثابت ہو کہ مہذب اقوام یوروپ و امریکہ کے مختلف معزز حکما یا ڈاکٹروں کے متعدد بیش قیمت تجربوں اور لائق قدر مشاہدوں نے اس دستور خنزیر و مردار او غیر مذبوح خواری کو کس حد تک انسان کے لئے پرضرر و پرخطر اور بالکل ناجائز قرار دئے ہیں۔

یہ امر خصوصاً ہمارے معزز اہل اسلام ناظرین کے لئے نہایت خوشنودی اور اُن کے فخر کا باعث ہوگا جب اُن کا ایک اہم اور مفید عام مسئلہ کا ایک مدت دراز کے بعد خصوصاً طب غیر سے (ڈاکٹری) حل ہو کر

صحت پسند عوام میں اس کے نفع و نقصانات کی منادی کرتا ہوا نظر آوے۔ ہمارے انصاف پسند ناظرین غیر
ہم قوم پر یہ امر بعد ملاحظہ ان اوراق کے ظاہر ہو کر ان کے ترغیب و تعلیم کو کافی ہوگا۔ طبی معلومات جو بڑے
دقتوں اور اصراف سے حاصل ہوتے ہیں ان سے غیر واقف عوام کو پورا ذہن نشین کرنا ایک امر محال ہے
تاہم جہانتک ہمارا خیال ہماری رہبری کرے ہم کوئی دقیقہ عوام کے کامل اور زود سمجھی کے تحریری اسباب حتی الامکان
مہیا کرنے کی کوشش کرینگے اکثر اسی قسم کے تصنیفات میں بڑی دقت تو زبان ہی کے وجہ سے ہوتی ہے
اس لئے ہم اکثر جاے انگریزی الفاظ سے بچے رہنے کی کوشش کرینگے تاہم اس میں الفاظ کی بندش
اور عبارت کی چستی کے اعتبار سے جو کچھ کمی پائی جاوے اس کے لئے مصنف کی بہی معذرت ہے پھر بھی
امید کیجاتی ہے کہ شائقین اپنا مطلب نکال لینے میں قاصر نہ رہینگے اور جہہ میں مصنف کو سمجھ کر ضرور فائدہ
اٹھاوینگے اور اس کے لئے دعاے خیر کرینگے۔

العبد

عاصی قادر محی الدین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیۡکُمُ الۡمَیۡتَۃَ وَالدَّمَ ۔

سوائے اس کے حرام کیا اوپر تمہارے مردار اور خون ۔

ہمارے جدید باکمال حکما سکنۂ زمین متحر کہ اس امر پر متفق ہیں اور ہمارے قدیم حکماؤن کے بیش قیمت ولایق قدر تصانیف گواہ ہین کہ عموماً انسان وحیوانات کے اجسام کے ہر ادنیٰ واعلیٰ غرض جملہ تغیرات وتبدلات منحصر ہین اُن کے اجسام کی ایک رطوبت خاص پہ کہ جسکو زبان عرب مین دم فارسی مین خون اور اردو مین لہو کہتے ہین ۔

انسان وحیوانات کے خون کا رنگ دل کے بائین خانہ اور کُل جسمی شرائین یا ناڑیون مین تیز سرخ اور دل کے دائین خانہ اور کل جسمی آوردہ یعنے رگون مین گہرا ارغوانی یا قریب قریب سیاہ ہوتا ہے ۔ اور مزہ اس کا الکلین یعنے غیر تیزابی یا کھارہ اور ثقل وزنی انسانین ایکہزار پچپن یعنے پانی سے پچپن حصے سنگین ہوتا ہے اور بو اس مین اُسی حیوان کے تنفس کی بو کے مطابق ہوتی ہے جس کا کہ خون ہو ۔ جسم کے اندر خون کی حرارت انسان مین فارن ہیٹ مقیاس الحرارت کے

مطابق ۹۹ سے ایک سو ایک درجہ تک ہوتی ہے خونکی مقدار انسان مین اُسکے جسم کے کل وزن کا آٹھوان حصہ ہوتی ہے اور
بموجب اس حساب کے ایک پورے قد و قامت کے انسان مین جسکا وزن ڈیڑھ سو پونڈ یا پچھتر سیر ہو ۔ خونکی مقدار قریب ساڑھے نو سیر کے
ہوتی ہے اور مختلف حیوانات مین خونکی مقدار کا کوئی تسلی بخش تجربہ تا اینزمان حاصل نہین ہوا تاہم خون حیوانات کے اجسام مین
نسبتاً انسان کے تخمینہ مقدار مذکور غالباً کم ہوگا حیوانات کے اجسام کے صحتی اور امراضی غرض کُل تغیرات و تبدلات قریب قریب
انسان کے جسمی صحتی اور امراضی تغیرات و تبدلات کے مطابق ہوا کرتے ہین یہہ خون گو ہمکو اصالتاً ایک شئی مفرد کے شکل پہ
نظر آتا ہے تاہم یہہ ایک ایسا مرکب ہے کہ جسکی ترکیب مین کئی مختلف اجزا پائے جاتے ہین ۔ ہم خون مین پائے جانیوالے تمام
کے امراضی مادے و مختلف اتفاقی اجزا کو خارج کرکے صرف انہین اجزا کو ذیل مین تحریر کرتے ہین جو حیوانات کے تندرست
یا صحیح خونکی بناوٹ مین شامل ہوتے ہین یعنے

پانی ———

آکسیجن ——— ایک ہوائی جز یا ہوا کا ایک پنجم $\frac{1}{5}$ حصہ ۔

کاربانک آسڈ یعنے وہ مضر ہوا جو تنفس سے خارج از جسم ہوتی ہے ۔

نیٹروجن ایک ہوائی جز یا ہوا کا چہار پنجم $\frac{4}{5}$ حصہ ۔

سل ممبرن ——— یعنے جسم کے خانہ دار جھلیون کی ساخت ۔

ہماٹین ——— ایک قسم کا جز جو خون مین پایا جاتا ہے ۔

فبرن ——— ایک قسم کا جز جو خون مین پایا جاتا ہے ۔

البیومن ——— یعنے پرندون کے انڈون کی سفیدی کے مانند خون کا ایک جز ۔

اقسام کے نمک ۔ مثلاً فاسفیٹ آف سوڈا ۔ لیم یعنی چونہ ۔ میگنیشیا ۔ ایرن یعنے لوہا ۔ سلفیٹ
آف پوٹاس یعنے مرکب گندہک و کھار ۔ کلورئیڈ آف سوڈیم یعنے کھانا نمک ۔ پوٹاشیم یعنے کھار ۔ سلیکا اور
اقسام کے دیگر نمک ۔ اقسام کے روغن ۔ مثلاً مارگارین ۔ اولئین ۔ سیرولین ۔ کولسٹرین جملہ
فاسفیورٹیڈ فیاٹز یعنے فاسفیوریٹیڈ قسم کی چربی اور اقسام کے دیگر روغن ۔

اقسام کے رنگین اجزا۔ خصوصاً کریاٹین اور کریاٹینین ہمراہ یوریا۔ یورک آسڈ۔ ہپی یورک
آسڈ۔ بلیری کلرنگ میاٹر یعنے صفراوی رنگین مادہ۔ اور دیگر قسم کے صفراوی اجزا
اگر مذکورۃ الصدر خون کے جملہ اجزا کو بہ ترکیب کیمیائی جدا کیا جاوے تو ہمکو۔ آکسیجن کاربن
یعنے نباتات کا جزاصل۔ ہیڈروجن یعنے ایک آبی جزیا پانی کا ایک نہم حصہ۔ نیٹروجن۔
کیالسیم یعنے چونہ۔ کلورین۔ میاگنیشیم۔ فلورین۔ فاسفرس۔ سلفر یعنے
گندہک۔ پوٹاشیم یعنے کھار۔ سوڈیم یعنے نمک۔ ایرن یعنے لوہا۔ اور سلیکا
حاصل ہوگا۔ اور یہہ خون باین ہمہ اجزائے مختلفہ بحیثیت ظاہری اگر اسکو خوردبین سے دیکھا جاوے
تو ایک شفاف بیرنگ رطوبت جسکو زبان لیاٹن مین لیکوار سیانگوئس یا پلازمہ یعنے
رطوبت خون کہتے ہین اور دوم دوہین سرخ وسفید اجسام جنکو کارپسکلز یعنے ذرے کہتے
ہین مرکب نظر آتا ہے۔ انسان کے سو حصے خون مین قریب چونسٹھ حصے پلازمہ یا رطوبت خون اور
چھتیس حصے خون کے ذرے یا ہہین اجسام پائے جاتے ہین خون کے سرخ ذرہ
ان ذرون کی کڑوڑہا یا لاانتہا کثرت کی وجہ۔ خون ہم سبکو سرخ نظر آتا ہے۔ ان کی تعداد ایک
مکعب انچ خون مین قریب پچاس لاکھ کے ہوتی ہے۔ ان ذرون کی شکل و شباہت اور اُن کا
طول وعرض مختلف جاندارون مین مختلف طور پر ہوتا ہے۔ ان ذرون کا قطر انسان مین ایک انچ کے
چار ہزارویں حصہ سے دو ہزار آٹھ سو حصے تک ہوتا ہے۔ انسان وچرند جاندارون مین شکل ان
کی آفتابی طور پر یا سندوقی یا چوانی کے چپٹے ہر دو جانب کے درمیان جوف دار اور کنارے اُٹھے
ہوے ہوتے ہین۔ یہہ ذرے معہ رطوبت خون جسم حیوان مین بوقت گردش اگر خوردبین سے
دیکھا جاوے تو الگ الگ نظر آتے ہین اور شرائین کے جوف سے چسپیدہ نہین ہوتے ہین۔
خلاف اس کے جب خون کو خارج از جسم کرکے دیکھا جاوے تو یہہ ذرے اُس مجموعی صورت مین

ایک دوسرے پر چپیدہ نظر آتے ہین جو چند سکون یا پیسون کو ایک دوسرے پر رکھنے
سے ستون سے ہوجاتے ہون - یھہ ذرّے خلاف انسان کے اونٹ پرند اور رینگنے والے
جاندار اور اقسام کے مچھلیون مین بعضوی شکل کے ہوتے ہین اور اُن کے ہر دو جانبی سطح محدب اور
درمیان مین کسیقدر سخت ہوتے ہین یھہ ذرّے سواے ہاتھی کے نسبتاً اور سب چرند جیوانات
کے بڑے ہوتے ہین اِنہین ذرّون کی وساطت تنفس سے ہوا کا زندگی بخش جز یعنے آکسیجن
بذریعہ گردش خون تمام جسم مین داخل ہوکر بشمولیت غذائی کاربن باعث حرارت غریزی و موجب
حیوانی حرکات کا ہوتا ہے - ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ ٹو ہلت یعنے رہنمائی صحت کے
صفحہ پندرہ مین یون تحریر کرتے ہین کہ ہر ایک ننہین سرخ ذرّہ جسم مین ایک کارمنصبی ادا کیا
کرتا ہے اور بعد انصرام اُس کار منصبی کے وہ فنا ہوجاتا ہے - ہم ایک انگشت و یا کسی عضو جسم کو متحرک
نہین کرسکتے یا ہم گفت و شنید و یا سوچ و خیال و یا ہنس نہین سکتے بغیران ہزار ہا ننہین سرخ
ذرّون کو برباد کرنے کے - اندازہ کیا گیا ہے کہ یھہ ننہین سرخ ذرّے اندرون جسم انسان فی سکنڈ
بالمجرد دو کروڑ برباد یا فنا ہوا کرتے ہین - بعد موت ان ذرّون مین بڑا تغیر و تبدل واقع ہوتا ہے -

خون کے سفید ذرّے یھہ نسبتاً سرخ ذرّون کے بہت ہی کم یعنے بحالت صحت بمقام
چہار یا پانچ سو سرخ ذرّون کے صرف ایک ہوتا ہے مگر بعض امراض کے لاحق ہونے پر خون مین یھہ
سفید ذرّے بکثرت پاے جاتے ہین اور انکی تعداد مختلف اوقات مین مثلاً بحالت ہضم کم اور بعد غذا
زیادہ ہوجاتی ہے اور رگون یا آوردہ کے خون مین یھہ سفید ذرّے بہ نسبت شرائین کے زیادہ اور خصوصاً جگر
و طحال کے آوردہ مین بہت زیادہ پاے جاتے ہین یھہ انسان و بعض چرند جاندارون کے خون کے سرخ ذرّون سے
کسیقدر بڑے مگر پرند مچھلیان اور رینگنے والے جاندارون کے سرخ ذرّون سے بہت ہی چھوٹے ہوتے ہین شکل انکی اکثر قریب
قریب گول یا کسیقدر چپٹے سطح انکی ناہموار اور یھہ مطلق بیرنگ یعنے سفید ہوتے ہین اور بعد موت ان ذرّونکی ناہمواری رفع

ہو جانے پر یہ گول نظر آتے ہیں اِن ذرّوں کا عرض وطول مختلف ہوتا ہے اور اکثر ایک انچ کے تین ہزارویں حصے کے برابر ہوتا ہے **پلازمہ یا لیکوار سیانگوئنس یعنے رطوبت خون**۔ یہ ایک شفاف بیرنگ رطوبت ہے اس سے جسم حیوان کے اقسام کی بناوٹیں مرتب ہوتی ہیں اور اس میں کُل صحتی یا لازمی اور امراضی جسم کے تبدیل شدہ بناوٹیں بھی مدام شامل ہوتی رہتی ہیں یہ پلازمہ بعد موت جملہ ساختہائے جسم حیوان میں جذب ہو جاتا ہے۔ خون انسان وحیوانات وغیرہ جانداروں کے اجسام کے ہر مفرد۔ ادنیٰ واعلیٰ مقامات میں بہ آئین ترکیب قدرتاً پُرشدہ ہے کہ اگر برائے مشاہدہ ہم کسی ایک حیوان کے جسم کے کسی جاے پر ایک باریک ترین سوزن آہنی سے گزند پہنچاویں تو ہکو جاے گزند سے خون کا خروج ظاہر ہوکر ہمارے امر مذکورہ کے کامل اطمینان کا باعث ہوگا۔ قدرت نے جس طرح خون کو حیوانات کے ہر ادنیٰ واعلیٰ حصۂ جسم میں پُر کر رکھا ہے اُسیطرح اُن کے اجسام کی کل تبدلات وتغیرات اور قریباً جملہ امراض کا وجود اسی خون پر منحصر رکھا ہے۔

خون میں جسمی تبدلات وتغیرات اور اُس کا وجود مرکز امراض ہونا دراصل اُس کے مسموم ہونے پر دلالت کرتا ہے تو ہم اس مسمومیت کو تفصیلاً بیان سے عام فہم کرنے کے لئے ایک طبعی دوم غیر طبعی جملہ دو حصوں پر منقسم کرتے ہوئے اپنے تعصبات مذہبی سے سبکدوش ہوکر ہمارے معزز اقوام غیر وانصاف وصحت پسند ناظرین پر خون کے غذاءِ خورش کے نقصانات اور ہمارے ہمقوم ناظرین با قسمت پر اس کے استعمال نہ کرنے کے فوائد ظاہر کرنے کے ساعی ہونگے۔

حصۂ اوّل خون کا طبعی یا قدرتی طور پر حیوانی اجسام میں مدام مسموم ہونا۔

انسان وحیوانات کے جسم کا خون اُنکی زندگی اور صحت برقرار رکھنے کے لئے مدام اُن کے

اجسام مین کثیف یا مسموم ہوتا رہتا ہے۔

• صحت اصطلاح طب مین اُس زندہ حالت حیوانی کو کہتے ہین کہ حیوان مفروضہ کے تمام جسمی عضو و آلات اپنے اپنے معمولی مقررہ اختیاری و غیر اختیاری غرض کل افعال ضروریہ کی ادائی کی اپنے مین عمدہ قابلیت رکھتے ہون۔ مثلاً آلات ہاضمہ یعنے معدہ جگر و انتین وغیرہ غذا کی تحلیل و فضلہ کے اخراج کے متعلق افعال پر مستعد ہون دل اور اُس کے ظروف خون اچھی طرح سے خون کو تمام جسم کے جملہ عضو و آلات کے ہر ایک ادنی و اعلی ساختون مین گردش یعنے خون کو وہان پہنچا کر اور پھر اُسی خون کو بہت استعمال جسم کثیف و مسموم ہو جانے پر اپنے مین کھینچ لیکر اُسکو شُشش یا پھیپڑہ مین پہنچائے اور شُشش سے اِسی خون کے پاک ہوکر واپس آنے پر اُسکو تمام جسم مین بار ثانی گردش کروانے کی قدرت رکھتا ہو تاکہ جسم کی پرورش اور حیوانی حرکات یا زندہ خاصیت جسم قایم رہے۔ اور شُشش حسب ضرورت ہوا کو بشکل تنفس اس لئے اپنے مین داخل اور خارج کرنے کی قابلیت رکھتا ہو کہ دل سے آئے ہوئے غیر لایق جسم یا مضر یا سمّی مادون سے پُر شدہ خون کو جسمی صحت و زندگی برقرار رکھنے کے لئے پاک و صاف اور ساتھ ہی ہوا کے زندگی بخش جُز یعنے آکسیجن کو اُس مین شامل کر کے بار ثانی اُسکو لایق استعمال جسم کرے۔ دماغ اپنے متعلق افعال یعنے حافظہ۔ باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ و لامسہ اور کل معمولی افعال جسم کو باضابطہ ادا کر سکتا ہو۔ آلات بول یعنے گُردے خون سے مقررہ اقسام کی سمیات وغیرہ کو جذب کر کے پیشاب بنا سکتے ہون۔ مثانہ جو خزانہ بول ہے اچھی طرح پیشاب کو خارج کر سکے اور پوست یعنے جلد جسم مانند گُردون کے خون کے مقررہ مائی مادّے و نمکیات اور سمیات وغیرہ کے جذب سے پسینہ پیدا کر سکتا ہو۔ اور عضو اسفل و زیرین یعنے دونون ہاتھ اور پاؤن اپنے متعلق افعال بغیر کسی وقت کے ادا کر سکتے ہون۔ یہہ وہ سب افعال حیوانی ہین کہ جن پر حیوانی زندگی کا پورا پورا مدار ہے اور اِن سب مذکورالصدر افعال کی ادائی کی قابلیت حیوان مفروضہ مین بحیثیت اُسکی غذا اور ہوا سے

خون کے مرتب ہونے اور اِس مرتب شدہ خون کے مذکور مقررہ افعال جسم کے عین وقت اوراستعمال ہونے یا گردش کرنے پر حاصل ہوتی ہے۔ یہہ خون عموماً ہڈیاں۔ مچھلیاں۔ نسین۔ شرائین۔ آوردہ۔ اعصاب۔ غدود۔ غضروف۔ رباط۔ جھلیاں۔ پوست۔ ناخن۔ اور بال وغیرہ جملہ حیوانی بناوٹوں کا بصورت خاص وبحیثیت سیّال ایک مخلوط ویا مرکب مادّہ ہے جس سے جسم حیوان یا اُس کے کل حیوانی عضو وآلات مرتب ہوئے اور ہوتے جاتے ہین۔ یہی خون ہے کہ جس پر زندہ اجسام کے تمام حیوانی حرکات کا وجود قایم ہے۔ یہی خون ہے کہ جب پھر زندہ حرکات وافعال کے لازمی روزینہ رگڑ یا گھس سے برباد شدہ استخوانی حصے وعضو وآلات وغیرہ کے بافتین اور شکستہ ہڈیون وپھٹے ٹوٹے جلد جسم اور زخمون وغیرہ کی مدام مرمت کی تکمیل ہوتی ہے اور اسی خون کی وساطت سے جسم کے لازمی روزینہ افعال کے رگڑ وغیرہ سے برباد وبیکار شدہ جسمی عضو وآلات کے حصے اُن کے مضر جسم ہونے کی جہت پر وسے بشکل خاص مبدل ہوکر بہ ہمراہ بول وپسینہ اور براہِ تنفس بیرون جسم خارج کئے جاتے ہین۔ اور اسی خون سے جملہ حیوانی جسم کے کار آمد رطوبات مثلاً تھوک۔ لعاب معدہ وآنتین۔ صفرہ۔ لعاب لبلبہ۔ آب منی۔ عورتون بین دودہ وغیرہ مرتب ہوتے ہین۔ علاوہ ازین یہی خون ہے کہ جس مین قریب قریب کل امراضی مادّے اور سمیات بذریعہ غذا اور ہوا وغیرہ داخل یا بطور خود اُس مین پیدا ہوکر موجب امراض وباعث ہلاکت ہوتے ہین۔ اسی کی وجہ ہے کہ ہم زندہ ہین اور اسی کی وجہ ہے جو ہم پر موت نازل ہوتی ہے الغرض یہہ خون زندہ اجسام کا ایک روح ظاہری ہے۔

ہم ذیل مین خون سے حیوانی زندگی یا زندہ خاصیت جسم یا کل حیوانی حرکات کی پیدایش کی کیفیت اور اِس خون سے موت کے نازل ہونے کی حقیقت اولاً بیان کرکے مابعد اِس کے طبیعتاً مسموم ہونے کی ماہیت سے آگاہ کرکے ثابت کرینگے کہ یہ انسان کے لئے

لایق ترک اور ایک مضر غذا ہے - عموماً ایام سرما کے بڑی بڑی سردیوں مین کل غیر ذیروح اجسام مثلاً
مٹی پتھر وغیرہ اتنے سرد ہوتے ہین کہ اُن کے مس سے ایک خاص قسم کی بیچینی پیدا ہوتی ہے تو اس وقت
سب ذیروح اجسام کے مس سے ہمکو بجاے سردی کے گرمی یا حرارت محسوس ہو کر موجب ہماری سخت
تشویش و تحیر کے ہوگا عموماً وہ سب اجسام جنکو غذا کی ضرورت ہوتی ہے وہ ذیروح کہلاے جاتے ہین
اور جنکو ضرورت نہین ہوتی وہ غیر ذیروح - اب اس سے عیان ہے کہ گرمی اُن ہی اجسام مین پائی
جاتی ہے کہ جنکو غذا کی ضرورت ہوتی ہے - اگر ہم کسی ایک جسم مثلاً پانی مین حرارت پیدا کرنا چاہین تو ہمکو
اس ماہیت کی ضرورت ہوگی جسکو عوام گرمی کہتے ہین - گرمی ایک ماہیت ہے جو صرف کاربن اور آکسیجن
کے ملاپ سے ہی حاصل ہوتی ہے اور نباتات مین کاربن اور ہوا مین آکسیجن موجود ہے تو ہم نباتات
یا لکڑیان گھانس و پات وغیرہ کو کھلی ہوا مین بذریعہ آگ جلادین تو ہمکو یہی ماہیت مطلوب یعنے گرمی
حاصل ہوگی جب گرمی کا وجود بغیر آکسیجن اور کاربن کے ممکن نہو تو ہمکو ہمارے اجسام مین ان دونو
اجزا کا اصالتاً بصورت ہوا اور لکڑیان و گھانس و پات وغیرہ کے غیر موجودگی پہ ہماری رفع تشویش
کے لئے کافی ثبوت کا ذریعہ نہوگا - قبل اُس بیان کے کہ جس سے اس امر مین ہمارے ناظرین کی تشویش
کو تشفی حاصل ہوتی ہو - ہم یہان یہی کہتے ہین کہ حیوانی حرارت بھی زندہ اجسام مین کاربن اور آکسیجن
کے ایک قدرتی ملاپ سے پیدا ہو کر باعث اُن کے لازمی قوت حرکات کے ہوتی ہے جو حرکات اُنکی زندگی
کے ظہور کے علامات ہین -

ہمارے یہہ سب اجسام ایک قدرتی معدنِ آتش ہین کہ جن کے ہر رگ و ریشہ مین خفیہ طور پر
ہمیشہ آگ جلتی رہتی ہے - یہہ وہ آتشکدہ ہین جو ہمارے وقت مرگ تک برابر جلتے رہینگے - یہہ وہ آتشی
محرک انجن ہین کہ جن مین نہ دھوان ہوتا ہے نہ شعلہ اور نہ راکھ پائی جاتی ہے اور ان کے رفتار کی
کمی و بیشی اور گھسے و پیسے یا برباد شدہ پرزون کی لازمی مرمت کے لئے نہ کسی ڈریور یا کارپرداز

کی ضرورت لاحق ہوتی ہے یہ اپنے ایسے ضروریات خودہی ادا کر لینے کی اپنے مین قابلیت قدرت سے پائے ہوئے ہین۔ خوش قسمتی سے انکو وہ کاربن اور آکسیجن انہین اجزا سے حاصل ہوتا ہے جو ہمارے مذکورۃ الصدر حرارت آب کے لئے درکار ہوتے ہین یہ اجزا قدرت نے روے زمین پر اُن کے لئے لاانتہا پیدا کر رکھے ہین۔ ناظرین! آپ ہوا سے آکسیجن بصورت تنفس اسی کام کے لئے اندرون جسم پہنچاتے ہو اور نباتات کے عمدہ ترین حصے یعنی جمیع غلہ پھل وغیرہ (بخلاف لکڑیون کے کاربن کے) کہ جن حصہ ہاے نباتات مین علاوہ بمقدار زاید کاربن ہونے کے کسیقدر گندہک وفاسفرس اور وہ سب اجزا بھی پاے جاتے ہین جو گھسے و پسے یا برباد شدہ جسمی بناوٹون مثلاً گوشت پوست وہڈیان وغیرہ کے نعم البدل ہوتے ہین جسم مین داخل کرتے ہو بجاے اُن بدمزہ ہیزمی بو چھوں کے کاربن کے جو حرارتِ آب کے لئے درکار ہوتا ہے آپ کے روبرو وہ پاسہ وقتہ خوش اسلوبی سے نفیس وعمدہ ظروف مین ہی کاربن وغیرہ حاضر کئے جاتا ہے کہ جنکو آپ نان وخشکہ وغیرہ کہتے ہو یہ غذائی کاربن اور وہ تنفس کا ہوائی آکسیجن معہ گندہک وفاسفرس اور اُن اجزا کے جو پسے اور گھسے یا برباد شدہ اعضا کی بناوٹ یا مرمت کے لئے درکار ہوتے ہین وہ سب باشتراک آب بصورت خون آپ کے تمام جسم مین بھرے رہتے ہین گندہک وفاسفرس اندرون جسم کاربن اور آکسیجن مین جلن پیدا کرنے کے لئے بجاے آگ یا آتش کے ہین جو مانند دیاسلائی کے انتہا پر چسپیدہ گندہک وفاسفرس کے جو ذرسی سی حرکت کی تحریک یا رگڑ سے جل اُٹھکر اسکی لکڑی کو جو در اصل کاربن ہے جلانے کے باعث ہوتے ہین۔

ناظرین! جب آپ اپنے جسم و یا کسی جسمی عضو کو ضرورتاً نقل وحرکت کرنے و یا کسی سوچ وخیال گویائی و یا بینائی وغیرہ افعال کے جانب قصد کرتے ہین تو بجہت افعال مذکور جسم مین یا مفروضہ فعل انسانی کے ادائی کے خاص آرہ مین صدمہ یا رگڑ کے عاید ہونے سے خون مین جذب رہی ہوی گندہک

وفاسفرس کی تحریک سے وہان کے کاربن اور آکسیجن مین جلن سے حرارت پیدا ہو کر اُس وقت تک قایم
رہتی ہے کہ جبتک آپ اپنے اُس آلہ خاص کے فعل ضروری کو جاری رکھنے کی خواہش رکھتے ہو خون
یا ہمارے جسمی جلن کی ہیزم کا رنگ حالت جلن مین مانند مصنوعی ہیزمون کی جلن کے سرخ رہنا اور بعد
جلن بعینہ خون جلے اجزا سا سیاہ ہو جانا اور پھر بھی سیاہ خون ششش مین مجموع ہو کر اپنا کاربانک
آسڈ گیاس مصنوعی جلن کے وقت جلن کی حالت اخراج کے مانند حیوانی اجسام سے بذریعہ تنفس ہوا
مین خارج ہوتے رہنا ہمارے لئے جسمی جلن مذکور کی ثبوتی مین کافی دلیل ہے۔ جب اُن سبب
مذکورۃ الصدر افعال وتکاپوئی مین آپ کے ایک وقت غذا سے خون کو حاصل شدہ کاربن کے بتدریج
جلکر قریب الاختتام ہو جانے پر پھر وہی جسم کے لازمی حرکات وافعال کے لئے جسم کو کاربن کی ضرورت
ہوتی ہے تو شکم یا معدہ مین ایک تکلیف دہ وبے برداشت حس پیدا ہوتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ بھوک
لگ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محنتی اشخاص مین اُنکی زیادہ کثرت حرکات کی وجہ جسم کو کافی غذا کے
کاربن کی مدام ضرورت پرششت کی بھوک بکررہ وارد ہوتی ہے اور ایام سرما مین سردی کی وجہ سطح جسم
یا جسم کی معمولی مقررہ حرارت (جو مطابق فارن ہیٹ صاحب کے تھرمامیٹر یعنے مقیاس الحرارت کے
۹۸٫۴ درجہ تک ہوتی ہے) یا گرمی کا معمولاً گھٹنا اور اس گھٹاؤ کو جلن سے پورہ کرنے کے
لئے جسم کو زیادہ مقدار کے کاربن کی ضرورت ہونا ہمارے لئے ان ایام مین ایک غیر معمولی یا زیادہ
اشتہا کا باعث ہوتا ہے۔ جب مذکورۃ الصدر حالت بھوک مین انسان کے اُن لازمی اور مقررہ حرکات
کے لئے غذا جس سے خون کو کاربن وغیرہ حاصل ہوتا ہے نہ ملے تو پہلے انسان کی حرارت جسمی مین
بتدریج کمی پیدا ہو کر ساتھ ہی فعل حرکت پست ہوتے ہوئے جسمی حرارت کے زائل ہو جانے پر
سب حیوانی حرکات ایکلخت بند ہو جانے سے وہ حالت پیدا ہوتی ہے جسکو ہم موت کہتے ہین گو یا اگر سرسری
طور پر خیال کیا جاوے کہ جسم مین غذا اور ہوا سے گرمی پیدا ہو کر موجب ہمارے لازمی حرکات وافعال

کا ہونا اور غذا نہ ملنے کی وجہ حیوانی حرارت کے گھٹاؤ سے جسمی حرکات وافعال کا زائل ہوکر موت میں انصرام
پانا ہمکو دخانی انجین مثلاً ریل گاڑی و اسٹیمر یعنے دخانی جہاز وغیرہ کے یاد کا موقع دیتا ہے کہ جن کے
چلنے اور بند ہونے کے بھی صرف یہی اسباب ہیں یہہ تو سب کوئی جانتے ہیں کہ دخانی انجنوں کے پرزے
آہنی وغیرہ اشیا سے مرتب کئے جاتے ہیں کہ جنکو ہم غیر ذی روح اجسام کے نام سے منسوب
کرتے ہیں یہی ہوا ہے کہ جس سے آکسیجن اور وہی ہمارے بے کام نباتی اجزا یعنے لکڑیوں وغیرہ کے
کاربن کو بذریعہ آگ یا آتش جلا کر اُن میں حرارت پیدا کی جاتی ہے اور بعد ازاں یہہ حرارت عملی طور پر
بذریعہ پانی کے جو بھاپ بجائے غیر ذی روح اجسام کے خون کے ہے اُن کے اُن سب خاص مقامات میں پہنچائی
جاتی ہے کہ جس سے اُنہیں قوت حرکت جو عین غیر ذی روح علامت ہے پیدا ہوکر وہ جانداروں
کے مانند نقل و حرکت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور اُن کی نقل و حرکت کو وقت مقررہ تک یا حسب
ضرورت قایم رکھنے کے لئے اُن کی آتشدان میں جو بھاپ بجائے غیر ذی روح اجسام کے معدہ یا شکم
کے ہے لکڑیاں یا معدنی کوئیلے جو دراصل تبدیل شدہ نباتات یا کاربن ہیں بار بار ڈالنے کی ضرورت
لاحق ہوتی ہے جب کبھی اس میں کمی یا موقوفی کیجائے تو وہ جانداروں کے اجسام کے مطابق
بتدریج ٹھنڈے ہوتے ہوئے بے حرکت مردہ یا اپنے اصلی غیر ذی روحی حالت پر قایم ہو جاتے
ہیں ہمارے وہ سب جسمی عضو و آلات جو قدرت نے ہمکو عطا کئے ہیں ہمارے مذکورہ لازمی اختیاری
اور غیر اختیاری حرکات اور افعال کے سبب مانند دخانی انجنوں کے آہنی پرزوں کی گھسن کے ہمیشہ
گھس وپس یا پچ ہوکر دائمی تغیرات و تبدلات کے باعث ہوتے ہیں ایسا کہ اگر ہمارے ناظرین پانچ
یا سات سال اور زندہ رہیں تو وہ اپنے موجودہ مستعار خود آگاہ اصلیت سے سبکدوش ہوکر دوسرے
میں تبدیل پا جاوینگے وہ اُن کا گوشت و پوست و رگ و ریشہ مع ہڈیوں وغیرہ کے جو مذکورۃ الصدر
مدت درازیعنے پانچ یا سات سال میں بڑے کوششات سے زر غیر ارضیوں کے قیمتی محصولات

یعنے غلہ وغیرہ غذائی اجزاؤں سے جو حاصل ہوئے تھے اب اُن کے اجسام کو خیرباد کہتے ہوئے آیندہ
اُن کے یا اُن کے دوست واقارب و یا اُن کے آیندہ نسلوں کے جسمی بناوٹون مین شامل ہونے کے لئے
وہی اراضیون کے ارضی اجسام مین بصورت کہاد شامل ہوکر مکرر قیمتی ارضی محصولات مین نمود ہوکر پھر جاندارون
کی لطیف غذا ہوجاتے ہین ۔ ایک جوان آدمی کے اِن روزینہ برباد شدہ اجزاے جسمانی کے اخراج کا جو
بہمراہ بول و براز و پسینہ اور براہ تنفس بذریعہ خون کے خارج ہوتے ہین اگر اندازہ کیا جاوے تو جملہ تین
سیر باسٹھ تولہ اور ساڑھے نو ماشے ہوتے ہین اس گنتی مین ایک سیر اور ۲/۳ ۶ ماشہ غذائی منجمد اور جسم
کے گھسے پسے یا برباد شدہ مفرو لایق اخراج اجزا اور تنفس و بول و براز و پسینہ کے اقسام کے سمیات
ہوتے ہین اور باقی پانی عموماً اِن کے بہی ہمارے تبدلات و تغیرات ہین کہ جنکو قدرت نے جاندارون کی
وجہ نمو اور اُن کے باعث بقا کا ذریعہ اُن کے اجسام مین مقرر کر رکھے ہین جسطرح یہہ اجزا جسم سے
بذریعہ خون کے مدام خارج ہوتے رہتے ہین اسی طرح ہمیشہ غذا سے بذریعہ فعل ہاضمہ نئے اجزا مرتب
ہوکر بمعرفت خون مخرجہ جسم کے بناوٹون کے خالی جگہون مین متعاقایم ہوکر حیوانی عضو و آلات مذکورہ کی
کمی کو دور کرکے اُنکو پھر کامل صحیح و یا قابل اداے افعال جسم کرنے کے باعث ہوتے ہین ۔ الغرض
یہہ مرتب کرنے والے اجزا السیتا لایق اخراج یا جسم کے برباد شدہ اجزاؤں کے اُس وقت تک بمقدار
زاید پیدا ہوتے ہین کہ جب تک جسم کو اپنے قد و قامت مین ترقی کرنا ضرور رہو جیسا کہ بچون مین اور
بعد ازان یہہ برد و افعال اُس وقت مساوی ہوجاتے ہین کہ جب حیوان مفروضہ اپنا پورا قد و قامت
حاصل کرلیا ہو اور بعد ازین اِس تبدل و تغیر کی مساوی حالت ایک عرصہ دراز تک قایم رہتی ہے جس
عرصہ کو ہم شباب یا جوانی کہتے ہین بعد ازین نئی ساخت بہ نسبت کہنہ یا پرانی کے بتدریج کم پیدا ہونا شروع
ہوتی ہے اور وہ اِس قابل نہین رہتی کہ جسمی اخراج مذکورۃ الصدر کو تمام و کمال مرتب کرسکے جس کے سبب
جسم مین گھٹاؤ یا کمی شروع ہوتی ہے جب ایسا ہو تو ہم اُس کو ضعیفی کہتے ہین آخر الامر شدہ شدہ اِس

فعل میں اس درجہ کی کمی عاید ہوتی ہے کہ جسم اپنے نامکمل آلات سے حیوانی افعال ضروریہ کی ادائی کی ناقابلیت کی وجہ اپنے کل افعال ضروریہ کی ادائی سے معذور ہو کر اُس حالت کو قبول کر لیتا ہے کہ جسکو ہم موت کہتے ہیں یہی ہے کہ جسکو اصطلاح طب میں طبعی موت کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ بعد موت حیوانی اجسام اُن عناصر وں میں رفتہ رفتہ داخل ہو جاتے ہیں کہ جن سے وہ مرکب تھے یعنے ہوا ہوا مین پانی پانی ہیں ارضی اجزا یعنے چونہ و نمکیات وغیرہ زمین میں یعہ اُن کا داخل ہونا ہمکو سڑن و گلن کی صورت میں نظر آتا ہے اور پھر یہی اجزا اصالتاً یا بشکل خاص دوسرے حیوانات کے جسم کی ساخت کے لئے کام آتے ہیں۔

تمام جسم کے خون کا خزانہ ایک ناشپاتی شکل کا پھوخل یا جوفدار آلہ ہے جس کو ہم دل کہتے ہیں جس کا مقام سینہ میں بائیں جانب ترچھے طور پر نوک نیچے اور بنیاد اوپر ہوتی ہے دل میں دو چھوٹے اوپر اور دو بڑے نیچے جملہ چار خانے ہوتے ہیں یعہ دل بغیر تھکاوٹ کے اپنا فعل تا بقاے انسان متواتر جاری رکھنے والا ایک عمدہ کارپرداز و منتظم آلہ ہے جو سکڑتا ہے خارج کرنے یا پہنچانے اپنا زندگی بخش شریانی یا سرخ خون تمام جسم کو بمعرفت شریانوں کے اور پھیلتا پھر کشادہ ہوکر بذریعہ آوردہ کے اُس گزرے ہوے خون کو جو جسمی حرکات سے بیکار و برباد شدہ حیوانی بناوٹون کے شمولیت کی وجہ کثیف و سیاہ یعنے مسموم ہو جانے پر کھینچ یا اپنے مین داخل کر لیتا ہے اُسکو پھیپھڑہ میں پہنچانے کے لئے تاکہ وہ اپنی سمیت سے سبکدوش ہو اور اُس میں بار ثانی زندگی بخش تاثیر ہمارے تنفس کی ہوا سے آکسیجن کے جذب کرنے پر پیدا ہو بالآخر پھر داخل کر لیتا ہے اُس زندگی بخش خون کو اپنے مین واسطے پہنچانے بار ثانی تمام جسم مین پرورش وغیرہ کے لئے۔

صحیح یا صاف و پاک خون ایک تندرست آدمی کے پھیپھڑہ سے نکل کر بذریعہ دل تمام

جسم کے ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ جگھوں میں گردش کرکے بصورت غیر صحیح قریبًا ہر تیسرے منٹ دل میں داخل ہوکر پھیپھڑہ میں صاف و پاک ہونے کے لئے آجاتا ہے پھر دل فی گھنٹہ چار ہزار انقباض کرتا یا سکڑتا ہے اور اُس کے نیچے کے ہر ایک خانہ کے خلو میں ایک اونس یا اڑھائی تولہ خون سما سکتا ہے اس حساب سے ایک حیرت خیز پیچوئی حل ہوتی ہے کہ دل کے درمیان سے اڑھائی سو پونڈ یا سوا سو آثار خون ایک گھنٹہ کے قلیل عرصہ میں گزر جاتا ہے اور یہی خون پھیپھڑہ میں فی گھنٹہ تین تولہ آکسیجن کی شمولیت اور تین تولہ ساڑھے چھے ماشے کاربانک آسڈ گیاس کے اخراج سے ہمیشہ صاف و پاک ہو رہتا ہے شرائین جو در اصل صحیح یا پاک و صاف خون کو دل سے بجانب جسم بہا لیجانے والے یا منقسم کرنے والے نالیاں ہیں اور آوردہ اُس خون کثیف کو بجانب دل واپس لیجانے والی نالیاں ہیں جو شریانوں سے جسم میں منقسم ہوکر کثیف ہو جاتا ہے ۔ جسم کے جملہ لاکھوں شرائین کے انتہائیں کرہ وڑ یا تار عنکبوت سے کبھی کئی درجہ مہین اور غیر ممکن البصر شاخوں میں یا بطور جال سب جسم کے ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ الجھی جگھوں میں اخیر ہوتے ہیں جنکو اصطلاح طب میں کیپاپلیریز کہتے ہیں اور ان کیپاپلیریز کے لا انتہا تعداد کی ہونے کی وجہ حیوانی اجسام لچکدار ہوتے ہیں ان کیپاپلیریز میں دل بمعرفت شریانوں کے اپنا زندگی بخش خون پہنچاتا ہے اور یہہ خون وہاں پر بعد رکھہ چھوڑنے چند زندگی بخش ذرون کے واسطے مرتب کرنے اُن بافتوں کو جو حیوانی حرکات کے رگڑ سے گھس و پیس یا برباد ہوکر لایق اخراج ہوئے ہوں اور ساتھہ ہی وہاں کے لایق اخراج و خراب شدہ و مضر اجزا کے شامل ہونے پر پھر اُس خون کو دل بذریعہ آوردہ اور بمعرفت کیپاپلیریز واسطے پاک و صاف یا مضر اجزا سے سبکدوش کرنے کے لئے کھینچ لیتا ہے

عمومًا خون جسم میں ایک ایسا فیاض تاجر ہے کہ جو اپنے نئے اجزا کو جسم کے خراب شدہ مضر و بے کام اجزا سے بدل لیا کرتا ہے وہ پے در پے مقررہ طور پر ہمیشہ اسکو غذا اور ہوا سے تازہ حاصل شدہ زندگی بخش ذرون کے ذخیرہ یا بوجھہ کو ہمراہ لئے ہوئے ہر ایک حصۂ جسم میں کہ

جسمین ہڈیان بھی شریک ہین دورہ یا ملاقات کرتا ہے اورجب کبھی کسی جسمی آلہ یا عضو کے کسی خاص جاے
مین حیوانی اختیاری و بے اختیاری حرکات سے کسی قسم کی تبدیلی پا جاے مفروضہ کے کسی بافت
کے گھس و پیس یا رگڑ سے بے کام و برباد ہو جانے پر اُس کے مرتب یا مرمت کرنے والے ذرون کو وہان
چھوڑتا ہوا اور ساتھہ ہی اُس کے معاوضہ مین وہان کے برباد شدہ مضر و بے کام سمی اجزاکو اُن کے
مضر جسم ہونے کے احتمال پر اپنے مین شامل کرتا ہوا بذریعہ دل کے انکو اُن سوکھ لینے والی جائیون
تک پہنچا دیتا ہے کہ جنکو ہم پھیپڑہ گردے اور پسینہ کے غدود وغیرہ کہتے ہین اور یہہ آلات سمیات
مذکورہ کو بیرون جسم خارج کرتے ہین بمعرفت اپنی نالیون کے کہ جنکو قدرت نے اس کام کے لئے
اُن مین پیدا کر رکھی ہین پس یہہ کل سمیات و مضر اجزا بذریعہ پھیپڑہ کے بصورت تنفس اور بذریعہ
گردون کے بشکل بول اور بوساطت جلد جسم بمعرفت پسینہ کے غدودون کے بصورت پسینہ
جسم سے مدام خارج ہوتے ہین تو ہمکو تنفس بول و پسینہ کے بیان سے اس غرض پر واقف ہونا
لازم آتا ہے کہ ہم اُن کے سمیات و مضر اجزاؤن سے ماہر اور اُن سمیات و اجزاؤن کے جسم مین
باقی رہنے کے نقصانات سے واقف ہوکر خون کے غذاے استعمال پر انسان مین اُس کے موجب
نقصان ہونیکا پورا پورا اندازہ کر سکین۔

خون کے مضر مادون کا اخراج بذریعہ تنفس کے

تنفس وہ فعل حیوانی ہے کہ جس کے ذریعہ سے ہوا پھیپڑہ مین داخل اور اُس سے خارج ہوتی ہے
یہہ ایک اہم غیر اختیاری فعل حیوانی ہے جسکی روک وضبط پر حیوان مفروضہ سواے چند لمحون کے
کسی طرح قادر نہین ہو سکتا اس فعل کے نہایت مفید ہونے کے اہم طبی اصول کی واقفیت
کے پہلے ہی اگر ہم غور کرینگے تو ہم کو معلوم ہوگا کہ یہہ انسان کے لئے ایک نہایت اہم اور نسبتاً

کُل افعال جسم کے نہایت بکار آمد فعل ہے۔

عموماً تمام زندہ مخلوقات جہان کے لئے جن اشیا کی اہم ضرورت پائی جاتی ہے اُن سب مین ہوا ایک اہم ضروری اور مقدم شئی نظر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ قدرت نے حیوانات کے لئے اِس ہوا کو بہ امر ودرم اور بلا مشقت جہان ہم خواہ پہاڑون کے درّون مین ہون یا تہ خانون مین غرض ہر جا اور ہر وقت ہمارے سونگنے یا تنفس کرنے کے لئے موجود کر رکھی ہے اس امر کا بخوبی تجربہ ہوا ہے کہ ایک صحیح انسان بغیر غذا کے چھیالیس دن اور بغیر پانی کے بدرجہ غایت چھ روز زندہ رہ سکتا ہے مگر اسکو ہر منٹ مین اٹھارہ اوقات اور ہر وقت مین تیس مکعب انچ ہوا کو داخل پھیپڑہ کرنیکی ضرورت لاحق ہوتی ہے خصوصاً یہہ ہوائی تنفس بدرجہ غایت اگر چھہ یا آٹھہ منٹ کے قلیل سے عرصہ تک بند رہے تو انسان کی روح بالکل جسم سے پرواز کر جاتی ہے ہمارا دنیوی کام جو سب سے پہلے تھا البتہ بوقت پیدایش یہی سانس کے لینے کا تھا اور وقت مرگ ہم جو اخیر کام کرینگے وہ یہی سانس کے باہر چھوڑ دینے کا ہوگا انسان وحیوان کی پیدایش سے وقت مرگ تک خواہ وہ بیدار رہے یا نیند مین یہہ فعل تنفس برابر جاری رہتا ہے یہہ سب امور قوی دلالت کرتے ہین اس امر پر کہ فعل تنفس انسان وحیوانات کی زندگی کے لئے ایک نہایت اہم فعل ضروری ہے کہ جس پر اُنکی زندگی کا قریب قریب پورا مدار ہے۔

ہوا ایک جسم ہے جو علاوہ نباتی۔ حیوانی اور معدنی کثافتون کے دو اصلی اجزا یعنے آکسیجن اور نیٹروجن اور دو غیر اصلی اجزا یعنے کاربانک آسڈ گیاس اور پانی کے انجرے یا ہیڈروجن سے مرکب ہے دونون اصلی اجزاے مذکورہ سے ہر ذیروح کی زندگی کا مدار صرف آکسیجن پر ہی ہے اور یہی آکسیجن ہے کہ جسکو ہر قسم کا آتشی شعلہ ہوا سے جذب کر کے روشن رہتا ہے اگر ہوا مین یہہ نہو تو کسی ذیروح کی زندگی ممکن نہوگی اور نہ آتش یا چراغ جل سکیگا خلاف اس کے

اگر ہوا خالص آکسیجن ہی ہی ہوتی تو بہ سبب اپنی سمیت کے قاطع روح حیوانی اور کشتہ شعلہائے آتشی ہوا ہوتا۔
بااین وجہ قدرت نے اس کے ہر حصہ کو نیٹروجن کے چار حصون سے مانند شیر و شکر کے مخلوط کر کے اُسکی
سمیت کو دور کرنے کے باعث ہوئی۔ پانی کے ابخرے یعنے ہیڈ۔ وجن نہایت کم مقدار مین ہوائی حصہائے
مذکور کے ہمراہ شریک رہتے ہین۔

کاربانک اسڈ گیاس یہہ ہوا کے اڑہائی ہزار حصون مین کل ایک حصہ شامل رہتی ہے یہہ گیاس
کاربن اور آکسیجن سے مرکب ہے جو انسان و حیوانات کے نفوس سے ہوا مین شامل ہوتی ہے سوائے
اس کے نباتات کے جلتے وقت اُن کا کاربن جدا ہو کر ہوا کے آکسیجن سے ملکر یہہ گیاس بنتی ہے۔
کوئیلون کی آگ پر جو اکثر نیلے رنگ کا شعلہ دیکھا جاتا ہے وہ اسی گیاس کا ہے جو کوئیلون سے خارج ہو کر
ہوا مین ملتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہہ گیاس نباتات کی اصلی غذا ہے جس سے نباتات فقط کاربن کو کھا لیکر
ہوا کو صاف اور اُس کے معاوضہ مین اپنے جسم کا آکسیجن سب ذیروح کی زندگی کے لئے ہوا مین اُگل
دیتے ہین۔ جناب باری نے اپنی حکمت کاملہ سے ذیروح و نباتات کو پیدا کر کے ہر ایک کی زندگی
دوسرے پر منحصر رکھا ہے یہہ گیاس اگر مقدار مذکورۃ الصدر سے کسیقدر ہوا مین زیادہ ہو جاوے
تو انسان کے لئے باعث امراض و مہلک سم کا اثر کرتی ہے بعض کم ہوادار یا بند مکانون مین جب یہہ گیاس
بوجہ انسانی نفوس وغیرہ کے وہان زیادہ ہو جاتی ہے تو ایسے مکانون مین مداخلت سے ایک مخصوص
بو معلوم ہوتی ہے اور اس مین چند سے تنفس جاری رکھنے سے انسان کو پہلے دردسر شروع ہوتا ہے
اگر اس مقدار سے یہہ گیاس وہان کسیقدر زیادہ ہو یا چند انسانون کے قیام پر تنفسات سے وہان
زیادہ ہو جاوے تو یہہ گیاس وہان کے مقیم انسانون کے تنفسات سے بجائے آکسیجن خون مین
بار بار جذب ہو ہو کر بذریعہ گردش خون تمام جسم مین کسی قدر مجموع ہونے پر ایک قسم کی خفیف ہکاہٹ
گھبراہٹ وغشیان پیدا ہوتی ہے اگر اسی حالت مین وہان ادر قیام ہو اور اُس کثیف ہوا مین تنفسات

انسانی وخواہ حیوانی جاری رہے تو یہ سم متواتر بجائے آکسیجن پھیپھڑون سے خون مین جذب ہو کر بذریعہ گردش خون جسم مین بتدریج مجموع ہو کر بصورت سم اثر کرنے پر آہستہ آہستہ کل مجملید الطاقت یا قوت جسمانی زایل ہو جانے سے انسان وخواہ حیوان خود ہی وہان سے نکل نہین سکتا مابعد کان مین آوازین چہرہ متغیر و دل دھڑکتا ہے اور بعد وقت تنفس پیدا ہو کر یہ سب علامات زیادہ مقدارین کاربانک آسڈ گیاس پھیپھڑہ سے خون مین اور خون سے تمام جسم مین مجموع ہو کر بطور سم کے سرایت کرنے کے جہت پر دفعتاً ایک غنودگی یا نیند مین اخیر ہوتے ہین آخرالامر یہ نیند تنفس کی رکاوٹ سے موت مین انصرام پاتی ہے۔

ہم یہان کلکتہ کے گزشتہ مشہور بلاک ہول کا حادثہ نظیراً درج کرتے ہین:- کہ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہوا مین یہ گیاس زیادہ ہونے سے جسم مین بذریعہ خون کے جذب ہو کر کس سرعت سے انسان کی زندگی منقطع کر سکتی ہے۔ کلکتہ مین ایک بلاک ہول نامی تاریک مکان ہے جسکو دو چھوٹے کھڑکیان بھی ہین۔ اتفاقاً ایک رات اُس مین ایکسو چھیالیس ۱۴۶ انسان بند کئے گئے تھے اس تعداد سے جنکو صرف تئیس اشخاص جان بلب نکالے گئے اور باقی سب مر چکے تھے پہلے تو اتنے اشخاص ایک ایسے بند مکان مین مقید تھے کہ جسکی چھوٹی چھوٹی دو ہی کھڑکیان تھین جس راہ سے اتنے آدمیون کی زندگی کے لئے ہوا سے آکسیجن کا ملنا محال تھا۔ دوسرا مکان کی ہوا کا آکسیجن خرچ ہو کر وہان کے ہوا مین یہی کاربانک آسڈ گیاس مقید اشخاص کے تنفسات سے نکلکر وہان جمع ہو گئی تھی اور اس ہوا مین تنفسات سے رفتہ رفتہ یہ سم پھیپھڑہ سے بذریعہ خون اور خون سے تمام جسم مین سرایت کرنے سے ہلاکت مذکورہ وقوع مین آئی۔ ہوا جس جا سے گزرتی ہے تو معمولاً وہان کے اجزا کے ذرون کو اپنے مین شریک کر لیتی ہے اسیطرح جب یہ ہوا بجہت تنفس پھیپھڑہ سے ہو کر باہر نکلتی ہے تو تب اس کے ہمراہ مضر جسم اور لائق اخراج سمی مادے خون سے جدا ہو کر بیرون جسم نکلجاتے ہین۔ ہوا کے گزرگاہ کو

ہم نرخرہ کہتے ہیں جو ناک کے پیچھے کے انتہا سے شروع ہوتا ہے پھر گردن کے سامنے سے گزر کر پھیپھڑہ
میں تقسیم در تقسیم ہو کر کروڑ ہا بال کے مطابق نالیوں میں ختم ہوتا ہے اور ہر ایک نالی کی انتہا پر ایک نہایت
چھوٹا جوف یا خانہ ہوتا ہے جسکو ہوائی خانہ کہتے ہیں انسان کے پھیپھڑہ میں ان ہوائی خانوں کی جملہ تعداد
ساڑھے ستر کروڑ تک شمار میں آئی ہے یہہ تعداد حیوانات میں حسب مقدار اُن کے پھیپھڑوں کے کم
یا زیادہ ہوتی ہے ان ہوائی خانوں کے اطراف بے شمار نہایت باریک شریانیں لگے رہتے ہیں اور
ان شریانوں کے دیواریں اتنی پتلی یا مہین ہوتی ہیں کہ جن کے سبب اُن کا اندرونی خون بالکل ہوا سے
لگا ہوا رہتا ہے۔ تمام جسم کا خراب و مضر مادوں سے بھرا ہوا خون جب ان شریانوں میں صاف ہونے
کے لئے آتا ہے تو تب ان شریانوں کے مہین مہین دیواریں اسی خون کے مضر مادوں کو ہوا میں
خارج کرتے ہوے اسی ہوا کے آکسیجن کو جذب کر کے اُسی خون میں ملاتے ہیں تو اب غیر صحیح یا مضر
مادوں سے بھرا ہوا خون جو ارغوانی یا کالا رہتا ہے بسبب ان مضر سمی مادوں کے خارج ہونے
اور ساتھ ہی آکسیجن کے شامل ہونے کے سرخ یا صاف و پاک ہی نہیں ہو جاتا لیکن بار ثانی اُس میں
پرورش جسم وغیرہ کی خاصیت یا قابلیت پیدا ہو جاتی ہے اور پھر یہہ خون یہاں سے بمعرفت ایک
نالی یا ورید کے دل میں واسطے تمام جسم میں گردش کرنے کے مجموع ہوا کرتا ہے۔

حیوانات کے مسموم خون سے ہوائے تنفس میں خارج ہونے والے جسمی مضر و سمی مادے
علاوہ پانی کے ابخروں کے ایک کاربانک اسڈ گیاس دوم جسم کے متعدد مضر و متعفن اور لایق اخراج
مادے ہوتے ہیں۔

جسم کے متعفن مادے یہہ پانی کے ابخروں کے ہمراہ بذریعۂ ہوائی تنفس کے بیرون
جسم خارج ہو کر ہماری اطراف کی ہوا میں مل جاتے ہیں۔ ان مادوں میں قابلیت سڑ کر ہوا کو خراب
کرنیکی ہوتی ہے اگر یہہ جسم حیوان سے خارج نہوں تو اقسام کے بد امراض پیدا ہوتے ہیں جیسا

صحیح وخصوصاً بیمار انسانوں کے تنفسات میں اقسام کی بو اور بدبو جو مدام پائی جاتی ہے وہ انہیں مادوں کے کم وزیادہ اخراج کی وجہ ہوتی ہے۔

کاربانک آسڈ گیاس یہ جسم حیوان کا ایک نہایت مضر مادہ یا سم ہے جو انسان کے خارجی سانس کی ہوا کے ہر سو حصوں میں قریب ساڑھے چار حصوں کے پایا جاتا ہے اور اس سم کی مقدار حیوانات کے نفوس میں اُن کے ڈیل وڈول اور محنت ومشقت کی نسبت کم یا زیادہ ہوتی ہے جس طرح کاربانک اسڈ گیاس سے کسیقدر پُرشدہ ہوا میں انسان وحیوانات کے نفوس جاری رہنے سے بذریعہ پھیپڑہ یہ سم پھر خون میں جذب ہو کر تمام جسم میں اپنا سمی اثر کرنے سے اس پر موت نازل ہوتی ہے۔ اِسی طرح ڈوبے ہوئے اور گلا گھٹے ہوئے الغرض دم یا تنفس بند شدہ انسان وحیوانات میں اسی مضر گیاس سے بھرا ہوا خون پھیپڑہ کی ہوا میں اس گیاس کو خارج اور آکسیجن کو شامل کرنے کے لئے جب آتا ہے تو تنفس کے بند رہنے کی وجہ اس گیاس سے سبکدوش نہو کر ناپاک حالت میں پھر بطرف دل واپس ہو کر بجاے پاک خون کے تمام جسم میں گردش کرتا ہے جب یہ معاملہ خون کا تنفس کے بند رہنے سے چند منٹ یا بدرجہ غایت حد یا آٹھ منٹ جاری رہے تو جسم کو آکسیجن کے نہ ملنے اور اسی مضر سمی گیاس کے اس میں مجموع ہو کر بطور سم سرایت کرنے کے تنفس بند شدہ انسان وحیوان پر موت نازل ہو جاتی ہے۔

سالوتیری ولیم ولیمس صاحب اپنی طب حیوانات طبع پنجم کے صفحہ بارہ میں یوں تحریر کرتے ہیں کہ جب حیوانات کے فعل تنفس میں کسی رکاوٹ کے عاید ہونے پر جسم میں کاربانک آسڈ باقی رہجاوے تو اُن پر بیحواسی اور بیہوشی طاری ہو کر مرجایا کرتے ہیں۔

خون کے مضر سمی اجزا کا اخراج بذریعہ پیشاب کے خون اپنی گردش میں جب جسم کے لازمی افعال سے خراب شدہ جسمی بافتیں ودیگر مضر مادوں سے پُر ہو کر اُن سے سبکدوش

ہونے کے لئے دل سے بمعرفت ایک شریان کے جب گردون مین داخل ہوتا ہے تو وہان ایک فعل کیمیائی
کے واقع ہونے سے جو مضر مادے یا سمیات بالاشتراک یا محلول بہ باعث اس کثیف خون سے جدا ہوکر
بذریعہ آلات بول خارج از جسم ہوتے ہین تو ہم انکو بول یا پیشاب کہتے ہین ہمارے مساکین کے بدرون
کے غلیظ پانی کے مطابق پیشاب بہی حیوانی اجسام کے متعدد سمیات وغیرہ کا ایک مرکب و نہایت غلیظ و مضر
سیال مادہ ہے جسکی نمکین وغیر مرغوب و بد ذائقہ و نفرت خیز اور بے برداشت بو ہے اس کے مضر
مرکب اجزا سے ناواقف عوام کو اس کی نفرت عیان کرنے کے لئے کافی سمجھی جاسکتی ہے۔ ہم یہان
پیشاب کے مابقی حالات سالوبری ولیم ولیمس صاحب کے طب حیوانات طبع پنجم کے صفحات ۱۲
۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - اور ۱۶ سے لیکر یہان درج کرتے ہین۔

گردے جسم حیوان سے وہ مضر سمی اجزا ادام خارج کرتے ہین جو جسمی آلات یا اعضا وغیرہ
کے ہین بافتین جسم کے لازمی حرکات و افعال کی رگڑ وغیرہ سے گھس و پیس کر خراب یا متغیر یا مبدل
بصورت سم ہوجاتے ہین اور جن کے جسم مین باقی رہنے سے عموماً سخت مضر صحت اور باعث امراض
مہلکہ ہوا کرتے ہین پیشاب کی ترکیب مین بمقدار زاید پانی اور ایک جز جسکو یوریا کہتے ہین دوم ایک تیزاب
جسکو یورک آسڈ کہتے ہین۔ سوم ایک اور تیزاب جسکو ہیپورک آسڈ کہتے ہین چہارم اکسٹر اکٹیو میاٹرز
مثلاً جسکو یورو ہماٹین وغیرہ کہتے ہین۔ پنجم اقسام کے نمکیات و کھار اور ارضی اجزا مثلاً سوڈا۔ پوٹاس
چونہ۔ میاگنیشہ۔ سلفیورک اسڈ یعنی تیزاب گندہک۔ فاسفارک آسڈ یعنی تیزاب فاسفرس۔ لوہا۔
سلیکا وغیرہ ششم اقسام کے حیوانی مضر قسم و خاصیت کے اجزا اور ارضی مادے پائے جاتے
ہین۔ پیشاب کے کل اجزائے مذکورہ کی معمولی مقدار مین کم و زیادتی و یا انکی غیر موجودگی حالت امراض کے
تبدیلیات جسم کو عیان کرنے کے باعث ہوتے ہین یہی وجہ ہے کہ اکثر تشخیص امراض خاص مین اطبا قارورہ کا
امتحان کیا کرتے ہین۔ بیل کا پیشاب نسبتاً پانی کے کہ جسکا وزن ہزار حصہ مقرر ہے تیس سے پچاس

حصون تک سنگین بوجہ جسم کے سمی اجزا کے شمولیت کے ہوتا ہے اسی طرح بول بز آٹھ سے نو حصہ
سنگین رہتا ہے اور انسان کا پیشاب پانی سے بیس حصہ سنگین ہوتا ہے۔ پیشاب مین پانی کی مقدار مختلف طور
پر بحسب مقدار سیالی اجزا کے خورش کے اندازہ کی نسبت کرتے کم یا زیادہ ہوتی ہے اور پسینہ یا کوئی اور رطوبت
مثلاً دستون کے لگنے سے بھی مقدار متغیر ہوجاتی ہے پیشاب کے مقدار کی کمی و بیشی انسان مین بحالت
صحت روزینہ بیس سے ساٹھ اونس* تک ہوتی ہے اور بحالت مرض اس سے بھی زیادہ یا بہت کم ہوتی ہے
ایک تندرست گھوڑا روزانہ ۴ پینٹ° تک پیشاب کرتا ہے اور پانی کی مقدار پیشاب کے ہزار حصون مین
۸۸۰ سے لیکر ۹۳۰ حصون تک ہوتی ہے بیل کے پیشاب مین یہی مقدار مائیت ۹۱۲ حصون سے لیکر
۹۲۳ حصون تک ہوتی ہے یعنے گھوڑے کے پیشاب کے ہزار حصون مین ستر حصون سے ایک سو
بیس حصے جسم کے منفرد سمی اجزا اخراج پاتے ہین۔ اور بیل مین یہی مقدار ۷۰ حصون سے ۸۰ حصون
تک ہوتی ہے تجربہ سے ثابت ہے کہ انسان مین ہر روز پچیس من خون سے کم گردون مین نہین گزرتا
جس سے بیس سے ساٹھ اونس پیشاب روزانہ خارج ہوتا ہے۔ اب ہم یہان پیشاب کے مذکورۂ بالا
مرکب اجزا کی سمی خاصیت ذیل مین درج کرتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ خون مین کس قسم کی خراب سمیت
شامل رہتی ہے۔

اول یوریہ انسان و حیوانات کے لازمی حرکات و افعال سے برباد شدہ جسمی بناوٹین مثلاً گوشت
و رگ و ریشہ وغیرہ خون سے سہل لازمی اخراج ہونے کے لئے بوجہ جسمی جلب یا بہ جہت حرارت غریزی
مبدل یا سوختہ ہوجاتے ہین تو وہ یوریہ کہلاتے ہین اگر پیشاب سے اسکو بہ ترکیب خاص جدا کرین تو
رنگ اس کا نیم شفاف قلمدار اور مزا اس کا تلخ ہوتا ہے یہ یوریہ عموماً جلندار امراض اور خصوصاً بخارات مین
مریض جانداروں کے جسمی ساختون مین غیرمعمولی طور پر بسبب بخاری حرارت یا عمل کے تغیر و تبدل

* ایک اونس مطابق اڑہائی تولون کے ہوتا ہے۔ ° پینٹ مطابق پچاس تولون کے ہوتا ہے۔

واقع ہونیکی وجہ پیشاب مین بمقدار زاید پایا جاتا ہے۔ اور اس کی مقدار بخارات کے کم و زیادہ حرارت یا گرمی کے
اندازہ کے مطابق کم و زیادہ ہوتی ہے اور یہہ گوشت خوار جاندارون مین بھی نسبتاً نباتات پر بسر کرنیوالے
جاندارون کے اکثر بمقدار زاید جسم یا خون سے پیشاب مین خارج ہوتا ہے۔

یوریہ کا خون سے خارج نہو کر اُس مین مجموع ہونا یا خون سے اس کے اخراج کی موقوفی
یا بند ہونا حیوانات کے لئے ایک نہایت بڑی ہہلک شکایت کے وقوع اور اُن کے گردون کی ساخت
کے بڑے بڑے نقصانات کا باعث ہوتا ہے اور اُس ہہلک حالت کو جو اس سم کے خون سے نہ اخراج
پانے سے انسان مین پیدا ہوتی ہے یوریمیہ کہتے ہین یہہ ایک قریباً غیر شفا اور زود فنا شکایت ہے
جس کے ہہلک علامات افیون سے مسموم شدہ انسان کے مانند ہوتی ہین یعنے اس مین اول درد سر
اور غنودگی پیدا ہوتی ہے اور مابعد انسان ایسا بیہوش ہو جاتا ہے کہ گویا وہ خوب سو رہا ہے پکارنے
سے بدقت ہوشیار ہوتا ہے اور بعض وقت تمام جسم مین تشنج و جھٹکے پیدا ہوتے ہین آخرالامر یہہ
سب علامات ایک کامل بیہوشی سے موت مین انصرام پاکر بیچارہ و لاعلاج مسموم کو رہا کرتے ہین۔

سالوتری ولیم ولیمس صاحب اپنے طب حیوانات کے صفحہ ۲۰۰ مین یہ بیان سمیت یوریہ
کے حیوانات مین یون تحریر کرتے ہین کہ جب گھوڑون مین اُن کے مرض گردہ وغیرہ کے باعث
پیشاب کی رکاوٹ پذیر قایم رہتی ہے تو وہ حالت جس کو خون کی سمیت یا یوریمیہ کہتے ہین پیدا
ہو جاتی ہے۔

یوریمیہ گھوڑون مین بطور شراب کے بدرجہ اوسط سی نشہ کے ظاہر ہوتی ہے۔ جس
مین کسی قدر ربد جو اسی پیدا ہو کر پسینہ اور تنفس مین پیشاب کی سی بو متمود ہوتی ہے مابعد پیچھے کے
عضو یا پاؤن مین فالج پیدا ہوتا ہے اور اکثر جاندار اس سے فنا ہو جایا کرتے ہین۔

دوم۔ یورک آسڈ یعنے پیشاب کا تیزاب۔ یہہ نسبتاً نباتات خوار جاندارون کے

گوشت خوار جانداروں مین بکثرت پیدا ہوتا ہے اِس کو بہ ترکیب خاص پیشاب سے جدا کرین تو یہہ ایک
سفید قلمدار مادہ سا نکل آتا ہے۔ اِس کی پیدائش خون مین بعض برباد شدہ جسمی بناوٹون وغیرہ کے جلنے
سے لایق اخراج جسم ہونے کے لیئے بہ ترکیب یوریہ ہوتی ہے۔ یہہ تیزاب نمکین وکھاروار اجزاے
پیشاب کے ہمراہ یوریٹ آف سوڈا یعنے پیشاب کا نمک۔ یوریٹ آف پوٹاس یعنے پیشاب کا کھار
اور یوریٹ آف امونیہ وغیرہ مین مبدل ہوجاتا ہے یہہ سم علاوہ حیوانات کے پرند اور حشرات الارض
مین بھی پایا جاتا ہے اور اِس سم کے جسم سے اخراج نہ پانے سے انسان مین مرض نقرس جو
ایک دیر درست اور منحوس مرض ہے اور مرض وجع مفاصل سا خراب مرض پیدا ہوتا ہے۔
اِس سم کو گندہک کے تیزاب کے ہمراہ خشک طور پر کشید کرین تو ایک سم تیار ہوتا ہے
جسکو زبان لیاٹن مین ہیڈرو سیانک اسڈ کہتے ہین روے زمین پر انسان کے تا این زمان معلوم
شدہ جملہ سمیات مین یہہ ایک ایسا واحد سم ہلاہل ہے جو اپنا نظیر نہین رکھتا جسکی بو ہی صرف انسان و
حیوانات کے لیئے نہایت زود موثر و معًا باعث موت ہوتی ہے۔

سوم۔ ہیپوپیورک اسڈ۔ اِس کو پیشاب سے جدا کیئے پر ایک خوشنما قلم بننے کے لایق
جز نکل آتا ہے یہہ عمومًا سب قسم کے جانداروں اور خصوصًا بکثرت نباتات خوار جانداروں کے پیشاب
مین پایا جاتا ہے یہہ جز پیشاب مین یوریہ کی کمی پر زیادہ اور اُس کے زیادتی پر کم پایا جاتا ہے یہہ
مرض وجع مفاصل مرض رڈواٹر یعنے مرض سرخ پیشاب جو اصل مین بول الدم نہین سواے اُس کے
آلات تنفس کے امراض کے عموو پر جانداروں کے پیشاب مین بکثرت پایا جاتا ہے اور یہہ اُن سب حالات
مین کہ جن مین خون تنفس کے بند ہونیکی وجہ غیر مکمل طور پر ہوائی اکسیجن سے پُر ہوا ہو یا پسینہ کے
ادرار کے اچانک بند ہونے پر و یا خود خون کے ناقص ہونے پر پیشاب مین بمقدار زاید پایا جاتا ہے

چہارم۔ یوروہماٹین یا ایکسٹرایکٹیو میاٹرز۔ مثلاً کریاٹین۔ کریاٹنین۔ لیاکٹک

آسڈ وغیرہ - یہہ سب مضر اجزا اکثر اوقات جسم سے خون مین بطور ہی یورک آسڈ کے مبدل ہوجاتے ہین اِن کے جسم مین مجموع ہونے سے اکثر خراب امراض پیدا ہوتے ہین -

پنجم نمکین اجزا - اقسام کے جزئیات غذا جسمی جھلیون کی تبدیل ہونے پر بصورت کلوریڈز - فاسفیٹس - سلفیٹس اور کاربونیٹس کے حالت صحت کے پیشاب مین پائے جاتے ہین - اور کبھی کبھی دوسرے قسم کے نمکیات یعنے ایکزلیٹس بوجہ نقص پرورش جسمی جھلیون کے یا بسبب کمی رطوبت آلات وعضو جسم کے پیشاب مین پائے جاتے ہین گھوڑے کے پیشاب مین سب نمکین وکھار دار اجزا سے کاربونیٹ آف لیم یعنے چونا ایک ایسا جز ہے جو چند گھنٹون مین بغیر کسی خاص ترکیب کے ظرف مستعملہ کے تہ پر مجموع ہونے پر ہمکو وہ نظر آکر ہمارے لئے خون کے مضر اجزا ے مذکورہ کے اخراج پر گواہی دیتا ہے -

خون کے مضر مادون کا اخراج بذریعہ پسینہ کے - اقسام کے مضر صحت خون کے سمی اجزا بشکل پسینہ روزینہ جسم حیوانات سے خارج ہوتے ہین یہہ پسینہ خون سے بمعرفت پسینہ کے غدودون کے جو کہ جلد جسم مین پائے جاتے ہین مرتب ہوتا ہے یہہ غدودین نالیدار ہوتے ہین اور ایک واحد غدود کی وسعت بمعہ نالی پاؤ انچ ہوتی ہے اور انسان کے جلد جسم کی ایک مربع انچہ مین یہہ غدودین قریب ساڑھے تین ہزار پائے جاتے ہین ایک معمولی قدوقامت کے انسان مین اُس کے جلد جسم کے پوست کی وسعت اڑہائی ہزار مربع انچہ کے قریب ہوتی ہے اس حساب سے قریب اٹھتے اسی لاکھہ پسینہ کے غدودین جسم انسان مین ہوتی ہین جن کے کم وسعت نالیون کی مجموعہ وسعت قریب پینتیس میل کے ہوتی ہے اور اِن سب نالیون سے روزانہ قریب ایک سیر پسینہ خارج ہوتا ہے اور محنت ومشقت کرنے سے روزانہ تین پونڈ یا ڈیڑھ سیر تک خارج ہوتا ہے غالباً حیوانات مین پسینہ کے غدودون کی تعداد اور مقدار پسینہ نسبتاً انسان کے کم یا زیادہ

بحسب مقدار اُن کے جثون کے ہوتی ہے پسینہ کے ایک ہزار حصون مین پانچ سے بارہ حصون تک جسم یا خون کے مفرسمی اجزا ہوتے ہین اور باقی پانی اُس مین نمک خوردنی اور دیگر اقسام کے نمک مثلاً لکٹیٹ۔ فاسفیٹ اور سلفیٹ وغیرہ اور ایک تیزاب جسکو سوڈورک اسڈ یعنے پسینہ کا تیزاب کہتے ہین اور نہایت کم مقدار مین یوریہ بھی پایا جاتا ہے سوا ان سب اجزا کے اقسام کے روغنی تیزاب وغیرہ بھی پائے جاتے ہین۔ عموماً مذکورۃ الصدر لازمی اخراج پانے والے پسینہ کے اجزا کا خون سے خارج نہوکر اس مین باقی رہجانے پر اکثر امراض پیدا ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے اور خصوصاً پسینہ کی موقوفی اُس کی حالت اخراج مین کوئی بیرونی سبب مثلاً سردی کے جسم پر لگنے سے پیدا ہو تو انسان و حیوانات کے اندرونی آلات مثلاً جگر شش و دماغ وغیرہ مین اجتماع خون پیدا ہوکر سخت مہلک شکایتون کی صورتوں مین نمود ہوتا ہے۔

انسان کے معمولی حالات مین پسینہ کی ادرار کی موقوفی سے ایک خاص قسم کی بےچینی مزاجمین بوجھ و بھاری پن۔ ملال۔ ہاتھ اور پاؤن مین سوزش و سخت درد اور بدرجہ غایت سستی و کاہلی پیدا ہونا اور اُسوقت ہی پسینہ کے جاری ہونے پر علامتہائے مذکورۃ الصدر کے زایل ہوجانیکا ہمارا ذاتی تجربہ پسینہ کے باعث اخراج مضر مادون کے مضرت کو عیان کرنے کے لئے کافی سمجھے جاسکتا ہے اسی ہمارے خورشی حیوانات کے تنفس بول و پسینہ کے سخت مضر سمیات مذکورہ مدام طبیعتاً خون مین پیدا یا اُس مین شامل رہنے کی وجہ ہی ہے جو اُس کے غذاً جائز رکھنے کو باعث نقصان یا مضر صحت ہونے کے تیقن پر مذہب اسلام مین ناجائز یا حرام ٹھہرایا گیا ہے جسکی تقلید صحت بخش ہر صحت پسند انسان پر فرضیات سے انصافاً ظاہر سکتی ہے اور اس لازمی مسموم خون سے ہمارے غذائی جاندارون کے اجسام کو ہمارے لئے بغیر مضرت بخش اور لایق غذا کرنیکے غرض پر بہترین و لایق قدر طریقہ اسلام یعنے ذبح مقرر ہے جسکا خاص مطلب صرف حیوان مذبوحہ کے جسم کو اُس کے

جسمی مسموم خون سے معزول کرتا ہے بالفرض جانداروں کو انسانی خوراک کے لئے سوائے ذبح یا بغیر
تمام جسم کے خون کے حالت زندگی میں خارج از جسم کرنے کے اسلامی ترکیب یا عمل کے بالضد کوئی
دوسری ترکیب خصوصاً گلا گھونٹ کر حیوان مفروضہ کو مردہ کیا جاوے تو عموماً ان ایسے کشتہ حیوانات کا
زمانہ مرگ جوں جوں قریب پہنچتا جاتا ہے تو اسی سرعت سے ان کے جسم کا شریانی خون انکی
زندگی کو قایم اور انکو موت سے محفوظ رکھنے کے لئے بسرعت تمام گردش کرتا ہوا جسم کے لازمی سمیات
سے حسب عادت مسموم ہوتا ہوا معمولاً آور دہ میں واسطے پاک اور پھر لایق استعمال جسم ہونے کے
جہت پر منتقل ہوتا جاتا ہے تو اب یہ خون بذریعہ آوردہ دل سے ششش میں معزول بہ سمیت ہونے
کے لئے داخل ہو کر تنفس کے بند رہنے کی جہت پر معزول بہ سمیت نہو کر اپنے مسموم حالت میں
ہی پھیپھڑہ سے بجائے پاک خون کے خارج اور بذریعہ دل کے پھر شریانوں میں منتقل ہو کر تمام جسم
میں گردش کرتا ہوا نسبتاً بار اول کے زیادہ تر مسموم ہو کر پھر اس سمیت سے سبکدوش ہونے
کے لئے جسم کے آوردہ میں منتقل ہو جاتا ہے اور پھر یہی خون بذریعہ آوردہ دل کے پھیپھڑہ میں
جب جاتا ہے تو اس کا کچھ حصہ بار ثانی زیادہ تر مسموم حالت میں پھیپھڑہ سے خارج ہو کر بذریعہ دل
شریانوں میں پھر منتقل ہوتا ہے اور مابعد یہ خون اپنی گردش میں پھر وریدوں میں پاک ہونے کے
لئے منتقل ہو جاتا ہے۔ الغرض اس مسموم خون کی گردش اسوقت تک جاری رہتی ہے کہ جب
تک اس خونی سمیت اور آکسیجن کے نہ ملنے سے حیوان مفروضہ پر موت نازل نہ ہو جاوے اور یہ
موت اس وقت پر نازل ہوتی ہے کہ جب تمام جسم کا خون بدرجہ غایت جسم کے لایق اخراج سمیات
سے پر ہو کر شریانوں سے آوردہ میں بالکل منتقل نہو جاوے جب کل مسموم خون شریانوں سے
آوردہ میں منتقل ہو جاتا ہے تو دل اور شریانوں کی جنبندگی یا حرکت موقوف ہو جاتی ہے جسکو عوام نبض
یا نارٹی کا بند ہو جانا کہتے ہیں جو ایک مخصوص علامت موت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر ٹیانر صاحب اپنی کتاب

علم الامراض کے جلد اول صفحہ چہارم مین جسم کے شریانی خون کا فائدہ اور وریدی خون کا نقصان یا
ان دونون مین اتنا فرق بتلاتے ہین جتنا کہ زندگی اور موت مین ہوتا ہے اور آوردہ مین منتقل شدہ
مسموم خون در عوض دل یا شش یا جسم کی ایک جاے خاص مین مجموع ہونے کے بتدریج عموماً
تمام جسم حیوان کے ہر ہر مفرداتی داخلی جاے مین اور خصوصاً نرم بافت یا گوشت وغیرہ مین
مجموع ہوکر اُن کے تمام مہین و نازک ساختون مین اُسیطرح جذب یا جم جاتا ہے کہ جسطرح زندہ
حیوانات کے جسم کا خون اُن کے بیرون جسم خارج ہونے پر جم جایا کرتا ہے اسی خون کے
جذب جسم ہونے کی یہی وجہ ہے کہ تنفس بند کرکے مردہ کئے ہوئے جاندارون مین اُن کے
بعد موت اُنکو قطع و برید کرین تو ایک قطرہ خون کا برآمد نہین ہوتا اور بعد اس مفسد و مضر خون کے
گوشت وغیرہ مین منجمد ہوجانے پر کسی صورت سے اسکو گوشت سے خارج نہین کرسکتے بطریقہ ذبح
یا سواے جسم سے خون بہا کر موت نازل کرنے کے جملہ امراض و حوادثات سے لاحق ہونے
والے اموات یا طبعی موت اُس وقت تک نازل نہین ہوتی کہ جب تک حیوان مفروضہ کے جسم کا کُل
شریانی خون آوردہ مین کثیف یا مسموم ہوکر منتقل نہوجاوے شریانی گردش خون کے غیر واقف زمانہ
مین بعد موت جسم کے کل شرائین بحیثیت طبعی فعل مذکور خالی رہنے کی وجہ اُنکو ہوائی نالیان سمجھتے تھے
معاً بعد موت آوردہ مین منتقل شدہ خون کی مائیت یعنے پلازمہ (جس مین علاوہ خون کے منجمد
کرنے والے اشیا کے جسم کے مضر و لایق اخراج سمیات بھی شامل رہتے ہین) باعث سرعت
خصوصاً جسم کے نرم بافتون یعنے گوشت وغیرہ مین تدریج جذب ہوکر منجمد ہونا جاری ہوتا ہے
کہ بعد ایک دس منٹ کے قلیل عرصہ مین اگر مردہ حیوان کے جسم سے خون اُس کے بیرون
جسم نکالا جاوے تو منجمد ہونے والے مادون کے جسم مین جذب ہوکر آوردہ مین باقی نہ رہنے
کی وجہ اُس کا انجماد نہین سکتا یا وہ جم نہین سکتا یہی کثیف و مسموم یا باعث امراض خون کے

لازمی طور پر جذب جسم ہونیکی یہی وجہ ہے کہ کھانا مردہ یا مردار جانورون کا مذہب اسلام مین
ناجائز یا حرام ٹھہرایا گیا ہے۔ خون کے انہی سبب امور مسبوق الذکر کے لحاظ کرتے ہوئے اندنون
اکثر معزز عیسائی حکما خون کے مضر سمیات سے جاندارون کے اجسام کو پاک اور لائق غذا یا انسان
مین اُن کے اجسام کی خورشی اشیا کو غیر مضر کرنے کے جہت پر اُن کے قبل از مرگ اُن کے اجسام سے
لازمی مسموم خون کو خارج کردینا پسند کرتے ہین چنانچہ ڈاکٹر ڈمبر صاحب نے انڈین مڈیکل ریکارڈ جلد
ہفتم پرچۂ دوم بتاریخ ۱۶ جولائی ۱۸۹۴ء کے صفحہ ۳۶ مین کی تحریر کا یہہ خلاصہ ہے کہ یہودیون کا
طریقۂ ذبح (جس کا خاص مطلب اہل اسلام کے مانند گلے کے رگون کو کاٹکر خون کو جسم حیوان سے
خارج کرنا ہے) از روے علم کیمیا اور علم فزی آلوجی یعنے علم بناوٹ جسم حیوان کے نہایت
معقول ہے نسبتاً جاندارون کو اُن کے سر پر چوٹ لگاکر مردہ کرنے یا بعد چوٹ یا زد (حالت
بیہوشی مین) گلے کی رگون کو کاٹنے وغیرہ کے ہمارے بالا مذکورشدہ بول و پسینہ اور تنفس کے متعدد
سمیات بہمراہ خون غیر مذبوحہ حیوانات کے جسم یا گوشت مین ان کے بعد موت جذب ہوجانے اور
ایسے مسموم گوشت کے اکل پر انسان مین جو نقصانات کہ لاحق ہونیکا یقین ہے وہ ہم آج ہمارے
موجودہ تجربون اور حیوانی طبی معلومات کے غیر مکمل حالت کے نسبت کرتے ہوئے کسی شکل خاص و یا کسی
کامل نقص کی حیثیت پر گو آج تحریر نہین کرسکتے تاہم ان مضر اجزا کا خون مین مجموع ہوکر خود حیوانات
کے لئے باعث امراض اور موت نازل ہونے کے متعدد تجربے اُن کے بعد خورش انسان مین موجب
نقصان ہونے مین ہمکو ایک بڑی بھاری اور کافی دلیل ہے گو سمیات مذکورہ معمولاً بہمراہ گوشت اُن کے
سمی یا کافی مقدار مین کھائے نہ جانے کی جہت پر کبھی معاً موجب نقصان نہ ہون ولیکن اُن جملہ مذکور الصدر
مضر مادون کا باعث امراض و یا سخت باعث مرض صحت ہونیکی قبولیت یا اقرار مین کسی انسان کو انکار
نہوگا۔ ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب بلین ہوم ٹاک کے صفحہ ۳۰۶ مین بہ بیان خون تنفس بول پسینہ

کی سمیات مذکورہ کے خارج از جسم نہونے کی خرابیوں کو انسان کی حالت زندگی میں یوں فرماتے ہیں کہ "خون جسم انسان کے مضر وبیکام اجزا سے کثیف یا ناپاک ہوجاوے تو تمام جسمی آلات میں منقسم ہونے کے لئے دل میں پاک شریانی خون نہیں رہتا تو ایسی حالت میں تمام عضو و آلات جسم خون کے پرورش وار خاصیت سے ہی محروم نہیں ہوجاتے ہیں بلکہ یہہ زہری مادے انسان کے کل قدرتی انتظام جسم یا کل کارہی جسم کے سد راہ یا مزاحم ہوجاتے ہیں جب ان زہری مادوں سے جگر مسدود ہوجاوے تو وہ اپنا فعل برابر ادا نہیں کرسکتا ہے جس کے سبب اس میں یا تو ہرج پیدا ہوتا ہے یا جلن یا ان مادوں سے جگر میں سلی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اور جب ان مادوں کا شکشت پر حملہ ہوتا ہے تو اس زندگی بخش آلہ کے اقسام کے امراض کے باعث ہوتے ہیں اور یہہ معدہ کے اندرونی غلاف میں ہرج جلن اور فتور ہاضمہ پیدا کرکے آخرش اس آرام الجسم کے ضعف اور کینہ فتور ہاضمہ کے باعث ہوتے ہیں۔ حاصل کلام جب یہہ خون کے مضر مادے جسم میں موجود رہتے ہیں تو ایک قلیل مدت میں ہر ایک ادنیٰ جاے اور ہر ہر مضر آلہ جسم ان سے محفوظ یا سلامت نہیں رہ سکتا اور اس خون کی نجاستیں یا مضر مادے معمولاً اندرونی عضو جات جسم کو نسبتاً بیرونی کے اکثر زیادہ متاثر کرتے ہیں"

ہم طریقۂ ذبح و اس کے مابقی فوائد وغیرہ تفصیلاً حصۂ دوم یعنے خون کے غیر طبعی طور پر مسموم ہونے کے بیان کے اخیر میں تحریر کرینگے۔

حصۂ دوم خون کا حیوانی اجسام میں غیر طبعی طور پر مسموم ہونا

حیوانات کے جسم کا خون علاوہ ہمارے مذکورۃ الصدر طبعی طور پر مسموم ہونے کے غیر طبعی طور پر اکثر اقسام کے لازمی وغیرہ اسباب کے جہت پر مسموم ہوتا ہے جن سب کو تفصیلاً بیان کرینگے

غرض پر ہم ذیل کے چار اسباب مین منقسم کرتے ہین:-

سببِ اول خون کی ترکیب مین بگاڑ پیدا ہونے پر اُس کا مسموم ہونا۔

سببِ دوم خون مین سمیات امراض مختلفہ کے دخول پر اُس کا مسموم ہونا۔

سببِ سوم جاندارون کے خون مین اصنافاً اقسام کے کیڑے اور اُنکے تخمون کی مدام موجودگی کے احتمال پر اُس کا غیر لائق غذا ہونا۔

سببِ چہارم جاندارون کے بعض مخصوص سمی اشیا کے خوراک کی عادت پر خون کا مسموم ہونا۔

سببِ اوّل خون کی ترکیب مین بگاڑ پیدا ہونے پر اُس کا مسموم ہونا۔

اس کی دو صورتین ہین ایک فعل ہاضمہ سے مرتب ہوکر خون مین داخل شدہ غذائی جز اصل اجزا کا صرف نہوکر خون مین بکثرت موجود رہنے کے بگاڑ پر اُس کا غیر قابل غذا برائے انسان ہونا۔ دوم جسم کے بکار آمد لعابات کا بمقدار معین خون سے جدا ہونے کے جہت پر اس مین سمیت پیدا ہوکر انسان کے لئے مضر یا غیر لائق غذا ہونا۔

سببِ اوّل صورتِ اوّل فعلِ ہاضمہ سے مرتب ہوکر خون مین داخل

شدہ غذائی اجزا اصلی یا بکار آمد جسم اجزا کا صرف نہو کر خون مین بکثرت موجود رہنے کے بگاڑ پر اُس کا غیر قابل غذا ہونا۔

عموماً جانداروں کی کثرت خورش کی وجہ وہ اجزا جو اُنکی غذا سے بذریعہ فعل ہاضمہ مرتب ہو کر مستعمل جسم ہونے کے لئے بمعرفت انتون اور دل کے خون مین شامل ہوتے ہین تو یہہ اجزا اکثر اوقات بحیثیت کمی ریاضت حیوانات جسم کے تصرف مین نہ آکر خون مین باقی یا مجموع ہو کر اُس مین اقسام کے تبدلات و تغیرات پیدا کرنے کے باعث ہوتے ہین اب ہم ذیل مین اُن تکالیف حیوانی کو طب سالوتری ولیم ولیمس صاحب سے لیکر یہان درج کرتے ہین جو اجزاے مذکورہ کے جسمی خون مین بکثرت مجموع ہونے کے بگاڑ پر حیوانات مین نمایان ہوتے ہین۔ ہم یہان اقسام کی شکایتون کو طوالت کی وجہ واگذاشت کرتے ہوئے صرف دو شکایتین جو نہایت عام مشہور مین بیان کرتے ہین **اول** مرض ازوچوریا دوم مرض اکیزلوریہ۔

بیانِ مرض آزوچوریہ - سالوتری ولیم ولیمس صاحب فرماتے ہین کہ میری راے مین یہہ مرض کثرت غذا سے گوشت بننے کے لایق اجزا کا عدم ریاضت کی وجہ مستعمل جسم نہ ہو کر بمقدار زاید عمدہً یا خون مین مجموع ہونے کے جہت پر پیدا ہوتا ہے اس مرض مین پیشاب اور یوریہ بمقدار زاید بحیثیت تغیرات موجودہ اجزاے بیکار اندرون خون کے اخراج پاتے ہین اس مین پیشاب کا رنگ خصماندہ قہوہ یا کافی کے طور پر بوجہ موجودگی یوریا در پیشاب کے رنگین اجزا کے ہوتا ہے۔ خون مین بیکار اجزاے مذکور کی موجودگی کے مرض خاص کے بدنتایج چند کے غیر نمایان رہکر مابعد ایکبارگی غیر معمولی یا سخت بیقراری کثرت پسینہ۔ بدرجہ نہایت لستی وغیرہ سے شروع ہو کر

غیر موقوف جھٹکے یا تشنج کے پیدا ہونے سے جاندار زمین پر گر جاتا ہے اور وہ بار بار استادہ ہونے کی
ناکامیاب کوشش کرتا ہے اور اکثر اُس کے پیچھے کے عضو یا پاؤن کی حرکت اور بعض وقت سامنے کے
پاؤن کی حرکت زایل ہوجاتی ہے اور مابعد مرض کنداز سے تشنجی جھٹکے پیدا ہوکر بالآخر جسم کے سب مچھلیدار
طاقت کے زایل ہوجانے پر بڑے دردناک اور لایق ترس ورحم حالت مین چندے رہکر ہلاک ہوجاتا ہے۔

بیان مرض اکزولوریہ ۔ یہہ مرض گوشت بننے کے لایق اجزا کے ناکامل جسمی تصرف یا ان اجزا
کے غیر مکمل جسمانی جلن کی وجہ خون مین ایک سم جسکو اکزالک آسڈ کہتے ہین پیدا ہوکر اُس مین مجموع
ہونے پر پیدا ہوتا ہے یہہ اکزالک آسڈ ہولے تنفس کے کاربانک آسڈ سے نہایت تہوڑا فرق
رکھتا ہے یہہ سم نہایت کم مقدار مین انسان کے لئے ایک سم ہلاہل ہے جس سے انسان وخواہ
حیوان زود وفنا ہوجاتے ہین اس مرض مین جاندار دھیما یا سُست ہوجاتا ہے اُسکو باربار غذا کی
خواہش ہوتی ہے ۔ لاغری ۔ ناتوانی ۔ کمر مین سختی پیدا ہوتی ہے ۔ پوست جسم خشک وبیحرکت
اور اُسپر پھوڑا پھنسی پیدا ہوتی ہے ۔ پیشاب کی کثرت اور پیشاب ہونے کے بعد بیچینی وبے آرامی
پیدا ہوکر جانور بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے اور پاؤن پیٹ پر مارتا ہے ۔ منہہ مین ترش بو ہوتی ہے
بالآخر مریض جانور مفروضہ ناتوانی وپستی سے مرجاتا ہے اور اکزالک آسڈ براہ پیشاب بصورت
اکزلیٹ کے خارج ہوا کرتا ہے ۔ ان ہر دو امراض مذکور کے علاج مین بذریعہ ریاضت تمام جسم کے
عضلات مین حرکت اور گردش خون اور حرکات تنفس مین سرعت اس غرض پر پیدا کرنے کے سامعی
ہونا لازم آتا ہے کہ جسم مین جلن پیدا ہوکر جو گوشت بننے کے لایق اجزا جسم کے جھلیون کے
مرتب کرنے مین بکار آمد نہوکر خون مین بمقدار زاید مجموع ہوئے ہون وہ جسم کے حرکات کے
لازمی جلن کی وجہ لایق اخراج ہونے کے لئے جلکر بصورت یوریا وریا یورک آسڈ وغیرہ کے
تبدیل پاکر خون سے بسرعت گردون کے خارج ہوکر جسم کو ان مضر مادون سے سبکدوش

کر کے باعث صحت یا دافع مرض ہو۔

غالب ہے کہ بوجہ سمیات اصالتاً بہمراہ خون مردہ یا کشتہ دیا غیر مذبوح جانداروں کے بعد موت
اُن کے اجسام میں خون کی لازمی جذبیت بہمراہ گوشت یا امراض مذکور الصدر کے اوائل نزول علامات
خاص اگر اُن کا گوشت انسان کے کھانے میں آوے تو سخت موجب نقصان و باعث امراض مہلکہ ہو

سبب اوّل صورت دوم - حیوانات کے جسم کے بکار آمد لعابات کا بمقدار معین جسم
سے جدا نہ ہونیکی جہت پر اُس میں سمیت پیدا ہو کر مضر یا غیر لایق غذا برائے انسان ہونا عموماً
جسم کے بکار آمد لعابات مثلاً تھوک - لعاب معدہ - لعاب لبلبہ - صفرہ وغیرہ اپنے ضروری مقدار
میں روزانہ کسی جہت خاص کی وجہ خون سے پیدا ہوں یا ان سب سے کسی ایک کا اورار
خون سے موقوف ہو جاوے تو خون میں خرابی یا سمیت پیدا ہو جاتی ہے جسکی وجہ حیوان مفروضہ
کے جسم کے نہایت بکار آمد آلات یا عضو کے افعال میں مسدودی پیدا ہو کر باعث امراض و ہلاکت
ہوتی ہے جب کبھی صفراوی اجزا خون سے جدا اور جگر میں بصورت صفرہ مرتب ہو کر کسی جہت
خاص کی وجہ پھر خون میں ہی صفرا جذب ہو کر جسم کے مختلف مقامات کی رنگ میں تبدیلی بزردی
کرتا ہے تو ہم اُس حالت کو مرض یرقان کہتے ہیں جو ایک خراب مرض ہے اور جب خلاف اس کے
صفرائی اجزا خون سے جدا نہ ہو کر اس میں باقی رہجانے پر یا بمقدار زاید اس میں مجموع ہونے پر
جو مہلک شکایت پیدا ہوتی ہے اُسکو زبان لیاٹن میں آکولیہ کہتے ہیں جس میں سستی و بیقراری
تشنج جھٹکے اور بیہوشی پیدا ہو کر ایک مدت قلیل میں موت نازل ہو جاتی ہے بعض اوقات آکولیہ
میں دفعتاً سخت سستی اور بیہوشی بجہت خون مسموم ہونے کے پیدا ہو کر یہہ سب علامات معاً موت
میں انصرام پاتے ہیں - ان ہر دو مرض خاص کے مذکورۃ الصدر علامات کے پورے طور پر حیوانات
میں نمایاں ہونے کے قبل غالب ہے کہ جانداروں کا یہہ مسموم خون اصالتاً یا ان کے مردہ یا غیر

مذبوح ہونے کی جہت پر اُن کے اجسام میں اس خون کے بعد موت لازمی جذبیت کی وجہ اُن کے اجسام کے انسانی خوردنی حصوں سے کسی ایک کے اکل پر سخت باعث مضرت و امراض ہو۔

سبب دوم خون میں سمیات امراض کے دخول پر اُس کا مسموم ہونا۔ اسکی دو صورتیں ہیں۔ اول خاص متعدی اور وبائی امراض کے سمیات کے داخل خون ہونے کے احتمال پر اسکا غیر قابل اکل انسان ہونا۔ دوم نمایاں و غیر نمایاں عام امراض کے سمیات کے خون میں پیدا ہونے کے احتمال پر اُس کا غیر قابل غذا سے انسان ہونا۔

صورت دوم صورت اول خاص متعدی اور وبائی امراض کے سمیات داخل خون ہونے کے احتمال پر اسکا غیر قابل اکل انسان ہونا۔

(الف) موروثی امراض۔ بعض امراض مثلاً آتشک۔ گنڈمال۔ وجع مفاصل۔ مرض نقرس۔ سرطان۔ سل وغیرہ ایسے ہیں جو اکثر نسلاً بعد نسلاً موروثی طور پر انسان و جانداروں میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ان امراض کے نمود کے موروثی طور پر حاصل شدہ سمی مادے حیوانات کے جسم کے کسی حصہ میں اپنے وقت نمود تک پوشیدہ رہتے ہوں تجربہ سے یہ امر ثابت کیا گیا ہے کہ اکثر موروثی طور پر نمود ہونے والے امراض کا سم یا مادہ اُن کے جسم کے خون میں اپنے وقت نمود تک مخفی طور پر باقی یا مقدار و تعداد میں ترقی کرتا ہوا باقی رہتا ہے تو غالب ہے کہ ان امراض کے سمی مادے ہمارے غذائی جانداروں کے گوشت کے ہمراہ اُن کے غیر مذبوح حالت میں بعد موت اُن کے اجسام میں خون کے لازمی جذبیت کی جہت پر ہماری خوراک سے ہمارے خون جسم میں داخل ہو کر باعث پیدا کرنے امراض مذکور الصدر وغیرہ کے ہوں۔ آتشک۔ گنڈمال۔ سل۔ و سرطان وغیرہ موروثی امراض جو اپنی خاصیت میں اکثر مہلک اور نہایت تکلیف دہ اور تا وفات حیات جسم میں باقی رہنے والے ہوتے ہیں اور بعض ان امراض سے اکثر ایسے بھی ہیں جو ایک وقت نمود ہو کر درست

ہوجانے پر بھی یا تو بشکل مرض دیگر و یا اپنی ہی خاص شکل میں پھر نمود ہو کر بیچارہ نیم مردہ صحت یاب مریض مغرور
کے جام اجل کو لبریز کر دیتے ہیں اور یہ ہمارے جدید امراضی فہرست کے وہ مخصوص مہلک امراض ہیں
کہ جن کے نمود و تشخیص پر ہی معالج کے دل و دماغ پر مایوسی و ناامیدی چھا جایا کرتی ہے۔

(ب) بعض امراض کی خصوصیت بعض امراض خصوصاً مرض وجع مفاصل آتشک گنڈمال۔ و سرطان وغیرہ
کے سم سے جب ایک وقت خون مسموم ہو جاوے تو پھر سمیت خون میں بعد شفا ایک مدت دراز
تک باقی رہکر یا تو شاذ و نادر حالت میں معدوم از خون بھی ہو جاتی ہے اور اکثر یا تو اعاداً یا دوسرے
امراض کی شکل پہ پھر نمود ہوتی ہے غالب ہے کہ جانداروں کے امراض مذکورہ کے قبل از نمود
یا ان امراض کے مع ابعد شفا ان کے مسموم خون کے خورش پر انسان نیز امراض مذکورہ کے
نمود کا احتمال ممکن ہے کیونکہ جانداروں کے گوشت کے اوائل خورش انہیں میں جذب ہوئی ہوئی سمیت
کو دور کرنے کے لیئے کتنی ہی گرمی دیں یا پکاویں کہ جس گوشت میں ہر قسم کا مسموم خون بعد مرگ
جانور غیر مذبوحہ میں معمولی طور پر جذب ہوا ہو۔ ہم قبول کرتے ہیں کہ گرمی ایک ایسی باعث ہے کہ ہر
شئی کے اصالتاً بجنسہ موجودگی پہ اسکو نیست و نابود و بیکام کر دینے کی قابلیت رکھتی ہے اس بنا
پر گوشت میں جذب شدہ سرطانی آتشکی او گنڈمالی وغیرہ مادوں کی خاصیت اس وقت زائل ہو سکنے
کا کامل اطمینان ہو سکتا ہے کہ جب انکی جائے قیام یعنی جو گوشت ہی نیست و نابود ہو جاوے سوائے گوشت کے نیست
و نابود ہونیکے ان سمی مادوں کی نیست و نابودی ممکن نظر نہیں آتی علاوہ ازیں ان مادوں نے بعض یعنی آتشک
اور وجع مفاصل وغیرہ کے اصلیت میں کوئی زندہ خوردبین سے نظر آنیوالے اجسام مانند کیڑے کی ایک یعنی جاریا ریو کا مرض وبائی
و انتھراکس کے باعث مرض سمی نہیں زندہ اجسام کے کوئی تا ایں زمان ثابت ہوئے جنکا وجود کم و زیادہ
گرمی سے بغیر ان کے جائے پناہ یعنے گوشت میں کوئی تغیر واقع ہونے کے متغیر ہو سکنا یا ان کا
مرجانا ثابت یا ممکن نظر آتا ہو اور نہ ان سمی مادوں پر انسانی ہاضمہ کے تغیرات سے کوئی تبدیل

واقع ہوسکنا ممکن نظر آتا ہے اگر بالفرض گرمی سے حیوانی غذا کے جملہ سمی یا باعث امراض مادّون کا بعیر ذات
گوشت کے متغیر ہونے کے نیست ونابود یا اپنے سمی حیثیت سے معزول ہونا ممکن ہو تو جائے سوال ہے
کہ ایک زرکثیر کے صرفہ سے مہذب ممالک یورپ امریکہ و انگلستان وغیرہ مین انسان کے غذائی جاندارون
کے قبل کشتن جو طبی معائنہ اُن کے مریض وغیر تندرست ہونے پر اُنکو اُن کے قطع و برید سے روکنے
کے لئے جوازاً مقرر رکھا گیا ہے وہ بالکل غیر ضروریا ناروا ٹھہر سکتا ہے کیونکہ کوئی انسان گوشت کو بغیر
پختہ کئے یا معمولاً خوب طور پر گرم کرنے کے کھا نہین سکتا اور نہ یہہ حیوانی غذا بعد خورش فعل ہاضمہ کے
تبدیلات سے بچ سکتی ہے کہ جس سے ہر قسم کے مسموم و یا مریض جاندارون کے گوشت سے انسان
مین کسی مضرت کا احتمال باقی رہ سکتا ہے۔

(پ) بعض متعدی باعث امراض مادّون کا داخل جسم ہوکر ایک وقت معینہ تک اُس مین مخفی رہنا
ہمارے جدید حیوانی امراض کی فہرست مین متعدد و شدید و سخت و مہلک و متعدی امراض مثلاً کیاٹل پلیگ و
انتھراکس وغیرہ حسب تحقیقات حال ایسے پائے گئے ہین کہ ہر ایک مفرد متعدی مرض خاص کا باعث
خود ایک سم مخصوص کے بوجہ حیوان مفروضہ کے خون مین ایک مخصوص مہین خوردبین سے نظر
آنے والے زندہ اجسام کے پیدا ہونے پر مخود ہوتے ہین ان اجسام کے تخم یا جسکو زبان
انگریزی مین جرم کہتے ہین بحبث غذا و ہوا وغیرہ کے بذریعہ معدہ و انتین و یا سانس وغیرہ کے داخل
خون جسم حیوان مفروضہ ہوکر ایک زندہ مہین جسم کی شکل مین تبدیل پاکر ایک مخفی وقت مقررہ
کے درمیان جسکو زبان انگریزی مین پیریڈ آف انکیوبیشن یعنے انڈے بچے کرنے کا زمانہ
کہتے ہین ایک دوسرے سے لاکھون کروڑون زندہ اجسام پیدا ہوکر تمام جسم کے خون کو بیمار کرنے
کے باعث ہوتے ہین اور اُن کا یہہ مخفی وقت مقررہ کے طے ہو جانے پر بخون مین اُن کی نسل کے
لا انتہا تعداد کی پیدایش کی موجودگی سے لازمی گزندیا مسمومیت یا غلاظت کے وجہ شدید علامات

مثلاً سخت بخار شروع ہو کر ان مہین زندہ اجسام کے مرض خاص کے مخصوص علامات کے نمود ہو جانے پر
یا تو مریض حیوان مفروضہ پر موت نازل ہوتی ہے و یا شاذ و نادر او قات بڑے درد و تکلیفات کے طی
اور اُن زندہ مہین اجسام کے خارج از خون ہو جانے پر وہ بیچارہ اجل سے چھوٹ بھی جاتا ہے یہ مہین زندہ
اجسام ہر ایک مختلف مہلک مرض کے الگ الگ قسم و تعریف کے پائے جاتے ہین جن کے خون مین پیدا
ہونے پر بطور خود ایک خاص شدید مرض مہلک کے پیدا کرنے کے باعث ہوتے ہین اور یہ اولاً بطور
ایک مادہ سم یا تخم کے داخلِ خونِ جسمِ حیوانِ مفروضہ ہو کر اپنی شکل خاص مین مبدل ہو کر وہان پر
خون کے خوراک سے اپنا معمولی ڈیل و ڈول حاصل کر کے اپنی نسل مین ترقی کرتے جاتے ہین بعض
کی کثرت یا لا انتہا ترقی نسل نہایت قلیل عرصہ مین ہوتی ہے اور بعض کی مدت دراز مین اور حسب تحریر
ڈاکٹر ہنری گرین صاحب کی کتاب پتھالوجی یعنے علم جسمی حالات تغیر و تبدلات و امراض طبع ہفتم کے
صفحہ ۳۳۵ سے ظاہر ہے کہ ان مہین زندہ اجسام کی پیدائش خون مین ایک واحد زندہ مہین
جسم سے ایک یومیہ یا چوبیس گھنٹون کے قلیل عرصہ مین قریب ایک کروڑ اور چھ لاکھ ہوتی ہے -
حسب تحریر ڈاکٹر ولیم ولیمس صاحب کے بعض وقت اقسام کے زندہ مہین اجسام جو اپنی خاصیت
مین بغیر باعث امراض ہوتے ہین جانداروں کے خون کے بعض مخصوص نجاستون کے خوراک سے
تبدیل شکل یا حالت کر کے باعث امراض ہو جاتے ہین یہ مہین زندہ اجسام خون مین اپنے وقت دخول
سے جب تک کہ ایک کثیر یا معین مقدار یا حسب ضرورت تعداد تک ترقی نہین پاتے تب تک حیوان
مفروضہ مین کوئی شکایت یا مخصوص علامت مرض کے وقوع کے باعث نہین ہوتے جس کے لئے کم
و زیادہ عرصہ کی ضرورت ہوتی ہے اسی عرصہ کو ہم پیریڈ آف انکیوبیشن یا مرض کے مخفی رہنے
کا زمانہ کہتے ہین تو غالب ہے کہ یہ امراض مہلکہ کے جسم مین پیدا کرنے والے مہین زندہ اجسام
مذکور مخفی رہنے کے زمانہ مین ہمارے غذائی جانورون کے گوشت کے ہمراہ اُن کے بغیر مذبوح ہونے

پیدا ہو کر ان کے اجسام میں خون کے لازمی جذبیت پر اس گوشت کی خورش سے یا اصالتاً خون کے غذا کے
کے رواج پر ہمارے خون میں داخل ہو کر باعث امراض مہلکہ ہوں تجربہ سے ثابت ہے کہ بعض زندہ مہین
اجسام خصوصاً مرض انتھراکس کے زندہ مہین اجسام وغیرہ ایسے ہیں جو بوقت پکوائی گوشت کے ایک
بڑی گرمی کے متحمل ہو کر اپنی موت سے محفوظ رہتے ہیں الحاصل اکثر یہ زندہ مہین اجسام ہمراہ گوشت
ان کے پکوائے جانے پر بھی انسان کے کھانے میں آویں تاہم انکی مضرت خاص کا احتمال باقی رہتا ہے۔ ہم
اب ذیل میں بعض نہایت عام مشہور امراض حیوانات جو مہین خوردبین سے نظر آنے والے زندہ
اجسام کے خون میں پیدائش پر نمود ہوتے ہیں مع ان کے نمود مرض کے مذکور مخفی عرصہ مقررہ کا اس
غرض پر درج کرتے ہیں کہ ہمارے ناظرین ان سے واقف اور ان کے اکل کے نقصانات سے بخوبی
ماہر ہو کر غور کریں کہ خون کے غذا کے اکل (اصالتاً یا بہمراہ گوشت) سے کتنی بڑی بڑی مصیبتوں
کا سامنا ممکن ہے۔

بیان مرض انتھراکس - اس کو بلاک کوارٹر - کوارٹر ایل - آسپلینگ آپاپلکسی اور ہندی
میں گولی - گلا پھولا - اودہ وغیرہ کہتے ہیں - اس مرض کی ابتدا خصوصاً خون جسم حیوان کے
اصالتاً بگاڑ پر منحصر ہے جب اس میں مہین زندہ قسم کے خوردبین سے نظر آنے والے مخصوص اجسام جنکو
زبان لیاٹن میں بیسی لس انتھراکس کہتے ہیں پیدا ہو کر اپنی نسل میں بڑی سرعت کے ساتھ ایک
عرصہ معینہ میں ترقی کرتے پر انکی تعداد کثیر کی لازمی سمیت کی وجہ اس مرض کی بنا ہوتی ہے - یہ مرض
خصوصاً چرندہ و پرندہ جانداروں میں اکثر نمود ہوتا ہے - یہ ایک حیوانات کا عام متعدی اور سخت مہلک
وزہر و فنا مرض ہے جو ہر موسم اور ہر عمر میں سوائے اس کے موٹے تازے دبلے پتلے تیز و
سست جانداروں میں بھی یکساں نمود ہوتا ہے شہر نیپلس واقع اٹالی کے قرب وجوار ۱۶۱۷ء میں
میں یہ مرض اس شدت سے مہلک طور پر پھیلا ہوا تھا کہ اس مرض سے مردہ جانداروں کے گوشت

کی خورش پر ساٹھ ہزار انسان سے زیادہ فوت ہوئے اس مرض کے وقوع کے اسباب خصوصًا
بدہوا خراب غذا وغیرہ یا اُن چراگاہون مین جانداروں کو چروانے سے جو خراب یا غلیظ ہون یا جہان
کے گھانس پات وغیرہ مین بعض سمی حیوانی وغیرہ مادّے یا مردہ جانداروں کے باقی رہے ہوئے
اجسام یا اُن کا کوئی حصہ جو خصوصًا خون کے مسموم ہونے پر مہلک امراض کے نازل ہونے سے مردہ
ہوئے ہون اور غلیظ مکان یا جگہون کے مقیم جاندار اور وہ جاندار جنکو جاے قیام یا اصطبل کے نہونے
سے دن کی گرمی اور راتون کی سردی مین رہنا ہوتا ہو اکثر اس مرض مین مبتلا ہوتے ہیں سالوتری
ولیم ولیمس صاحب کی حسب تحریر کہ حیوانی نظام جسم پر مذکورۃ الصدر بیان شدہ اسباب وقوع
مرض انتہر اکس کے اثر سے اولًا خون مین بعض خفیف تبدلات اور بالآخر اسکی ساخت یا اجزاے
مرکب مین خراب قسم کے تغیرات پیدا ہو کر باعث اُسکی مردنی اور سٹرن کے ہوتے ہین۔ اس مرض کا سم
مریض جانداروں سے بذریعہ ہوا کے دوسرے صحیح جانداروں مین موثر نہین ہوسکتا لیکن اگر ایک
نہایت کم مقدار مین مسموم خون پانی یا غذا کے ہمراہ جانداروں کے کھانے مین آوے تو اُن مین موجب
وقوع اس مرض مہلک کے ہوتا ہے۔ یہہ امر بڑے بڑے محققون کے متواتر تجربہ سے بارہا ثابت کیا گیا
ہے کہ اگر اس مرض سے مریض جانداروں کا تھوڑا تازہ خون لیکر دوسرے صحیح جاندار کے جسم یا
خون مین بمعرفت جلد مانند سیتلا کے ٹیکے کے داخل کرین تو یہہ جاندار اس مرض مخصوص مین مبتلا ہو کر
بیس سے تیس گھنٹون کے قلیل عرصہ مین مرجاتا ہے **اللھم احفظنا**۔ ہم یہان بڑے
افسوس سے ظاہر کرتے ہین کہ اس مرض منحوس کے متعدی ہونیکی تحقیقات کے تجربات مین کئی بیش
قیمت جانین معتبر و معزز حکما کے بوجہ اس مرض کے مریض جانداروں کے سم کے بذریعہ جلد
اور براہ تنفس داخل خون جسم ہونے سے یہہ مرض خاص اُن مین نمود ہو کر فوت ہوئے۔
اس سم کا خون مین مخفی رہنے کا زمانہ دو گھنٹون سے کبھی زیادہ نہین ہوتا اس مرض کے

کئی اقسام ہیں جنکو طوالت بیان کی وجہ ہم یہاں تحریر نہیں کر سکتے شاید اُن کل مرض کے سم کے خون میں مخفی
رہنے کا زمانہ اس مرض خاص کے زمانہ سے مختلف یا طویل ہو جس کا کوئی قابل تسکین تجربہ آجتک نہیں ہوا۔
اس مرض مہلک کا نمود یا حملہ اچانک ہوتا ہے جو جانور کہ تھوڑے عرصہ کے پیشتر اچھا و تندرست نظر آتا تھا وہ
اب یعنے بعد ایک یا دو گھنٹوں کے سست اور اکڑا ہوا نظر آتا ہے حرکت سے تکلیف عیاں ہوتی ہے بعد
چند منٹ کے وقفے کے جسم کے اکثر جگہوں کے پوست میں ایک سوجن پیدا ہوتی ہے اور یہہ سوجن خصوصًا
کمر اور پچھلے و اگلے پاؤں میں سوائے اسکے حلق زبان اور بعض وقت سینہ یا شکم اور دماغ میں بھی نمود ہوتی
ہے اور بوقت امتحان یہہ سوجھی ہوئی جائے بخارات سے پُر شدہ معلوم ہوتی ہے اور ایک دفی صدمہ یا انگلی
کی معمولی دباؤ سے شق ہوجایا کرتی ہے اور یہہ سوجن مریض جاندار کے خون کے سڑ جانے سے بخارات پیدا ہوکر
زیر جلد مجموع ہونے پر نمود ہوتی ہے جب اگر خصوصًا حلق اور شش متاثر ہوتے ہیں تو سخت دقت تنفس اور
دماغ متاثر ہو تو بیہوشی اور اگر طحال یا شکم کے کوئی دوسرے آلات متاثر ہوں تو علامات بیہوشی شکم مثلًا درد وغیرہ پیدا
ہوتے ہیں جب کبھی پاؤں متاثر ہوں تو حیوانات بہت جلد حرکت سے معزول ہوجاتے ہیں اور بغیر کسی قسم کی حرکت
کرنے کے بالکل ایک ہی جائے استادہ رہا کرتے ہیں مابعد عمومًا تنفس میں دقت اور بیرونی سطح جسم
کی سوجن بسرعت ترقی کرنے پر مریض جاندار اکثر دو سے نو گھنٹوں میں فوت ہوجاتے ہیں اس مرض کے
کل مختلف اقسام سے مرے ہوئے جانداروں کو چیر کر دیکھا جاوے تو عمومًا اکثر جائے اور آلات جسم
خون اور آب یا رطوبت خون سے پُر اور خصوصًا متاثر جائے یا آلات جسم
میں بڑے بڑے سیاہ رنگ کے خونی لختے پائے جاتے
ہیں اور اس مرض سے مردہ جانداروں کے اجسام میں مُعًا بعد موت نہایت سخت و بے برداشت بو بوجہ
خون جسم کے سڑ جانے کے پیدا ہوجاتی ہے اور سینگ دار جانداروں میں یہہ مرض بغیر کسی بیرونی
علامت کے صرف بصورت بخار شروع ہوکر اُن کے اندرونی آلات میں خصوصًا اُن کے طحال میں بکثرت

تمام اجتماع خون اور سٹرن پیدا ہوکر بزودی تمام انپر موت نازل ہوجاتی ہے - مینڈھیون کے اس مرض کو براکزی اور مرغانِ خانگی مین نول کالیرا یعنے مرغانِ خانگی کا ہیضہ وبائیہ کہتے ہین جو خاص علامات مین نمود ہوتا ہے ان جاندارون مین اس سم کا جسم مین مخفی رہنے کا زمانہ تا حال معلوم نہین ہوا -

مرض انتھراکس انسان مین بھی ایک خاص حیوانی مرض ہے جو بوجہ جذب ہونے سم مرض انتھراکس کے بمعرفت پوست یا جلد جسم کے خصوصاً اُن سب انسانون مین نمود ہوتا ہے جو اس مرض سے مریض جاندارون کی خدمت ویا اُن کے مردہ اجسام سے ملحق امورات یا خدمات کو ادا کرتے ہون مثلاً قصاب اور وہ اشخاص جو مردہ جاندارون کے بال و پوست کو نکالتے ہون یا دباغت دیتے ہون یہہ سم ان اشخاص کے ہاتھ ساعد اور بازو کے پوست یا اُن سب جگہون کے پوست جسم کے وزیعہ سے جنکو لباس وغیرہ سے محفوظ یا پوشیدہ نہ رکھتے ہون داخل خون جسم ہوکر موجب نمود اس مرض مہلک کا ہوتا ہے بحسب تحریر ڈاکٹر بڈ صاحب کے کہ اس مرض کا سم مریض مردہ جاندارون کے پوست وخون وغیرہ حیوانی اشیا کے خشک حالت مین بھی ایک مدت مدید تک بغیر معزول ہو سمیت ہونے کے قایم رہ سکتا ہے یہہ انتھراکس انسان مین بطور اندرونی اور بیرونی جملہ دو طور پر ہوتا ہے -

بیرونی انتھراکس انسان مین اسکو ملگننٹ پسچول یعنے مہلک بثور یا آبلہ کہتے ہین یہہ بذریعہ جلد جسم یعنے اگر ایک ادنی خراش ہاتھ و پاون وغیرہ پر ہو یا اس مرض سے مردہ جاندارون کے خشک چمڑے سے رگڑ کے عاید ہونے سے ویا کسی اور سبب سے جسم کے کسی جگہہ مین خراش یا رگڑ سے پوست بیرونی کے ورشدہ حالت مین اس مرض کا سم یا اُس سے مردہ جاندارون کے جسمی ریزشات خصوصاً خون کے ایسی رگڑ یا خراش مین جذب ہوجانے پر یا کسی اور نامعلوم صورت سے بالکل بمقدار قلیل یہہ سم مہلک جذب جسم ہوجاوے تو جاے متاثرہ مین ایک پستو کی گزندگی سی سرخی

نمود ہو کر بالعد ایک بثور پُر از ریم پیدا ہوتا ہے اور معًا اس مین جلن اور سڑن پیدا ہو کر اپنی جا سے نمود
سے ہمسایہ یا اطراف کی بافتون مین بسرعت تمام پھیلتا ہے اور یہہ متاثر جا سے سیاہ اور سخت
ہو جاتی ہے اس مین سڑن پیدا ہوتی ہے اور تمام جسم کے مختلف بجانے کے غدودین
خصوصًا متاثر جگہہ کے اطراف کی غدودین سوج اور رہو لجاتے ہین انسان کے خون مین ان غلیظ ذرون
کی کثرت کی وجہ اس کے تنفس مین سخت بدبو پیدا ہوتی ہے آخرالامر شدید بخار کے ساتھ خون کے
مسموم مہلک مرض کے مانند علامات پیدا ہو کر بیچارے مریض پر اسکی غیر متحمل تکلیفات کے
دور کرنے کے لئے موت نازل ہوتی ہے اس مرض کے مریض انسان کے خون سے کسی جانور کو
سیلا کے مطابق ٹیکا لگایا جاوے تو اس مین اس مرض کا نمود اور ہلاکت ہوتی ہے -

ایک راوی ٹروسیو نامی اس مرض مہلک سے انسانون کے تلف ہونے کے اندازہ کرنے
کے لئے ذیل کی نظیر پیش کرتا ہے کہ "گھوڑون کے بال تجارت کے لئے تیار کرنے کے دو چھوٹے
کارخانون مین کہ جن مین صرف چھ یا آٹھ مزدور کام کرتے تھے اور جہان پر دس سال کے عرصہ
مین بیس مزدور اس مرض خاص یعنے مہلک بثور کے نمود کے باعث مریض ہو کر فوت ہوئے -

اندرونی انتھراکس انسان مین یہہ مرض انسان کے اندرونی آلات مین اس وقت
نمود ہوتا ہے کہ جب مرض انتھراکس سے مردہ جاندارون کے خون و گوشت وغیرہ کے خشک
ہونے پر اُن کے مہین ذرے بذریعہ ہوا ششش مین داخل ہون یا اس مرض سے مریض جاندارون
کا گوشت یا خون وغیرہ کے اکل سے یہہ سم معدہ اور انتون مین داخل ہو کر انکو متاثر کرتا ہے - اس
مرض سے ششش متاثر ہونے پر جو مرض کہ پیدا ہوتا ہے گو دراصل وہ مرض انتھراکس ہی ہے
لیکن اسکو واجا سارٹرز ڈزیز یعنے بال تیار کرنے والون کا مرض کہتے ہین اس مین ششش اور
اس کے ہمسایہ بافتون مین سخت سوجن اور کثرت جریان خون پیدا ہوتا ہے اور ساتھ ہی اکثر دماغ

و شکم کے آلات یعنے معدہ و انتڑیں وغیرہ متاثر ہونے کا سبیل پیدا ہوتا ہے اور بڑے بڑے ورد و تکلیفات
مین مریض مبتلا ہوکر دو سے چھہ دن کے عرصہ مین اُس کے غیر متحمل تکلیفات سے اسکو سبکدوش کرنے کے لئے
موت بترحم نازل ہوکر بیچارے مریض کو رہا کرتی ہے -

جب یہہ سم معدہ و انتڑون کو متاثر کرے تو ان آلات مین اور اُن کے ہمسایہ دوسرے آلات
اور بافتون مین سخت سوجن اور جریان خون پیدا کرکے بزودی تمام موت نازل ہوکر مریض کو اس کے
غیر شفا و لامتحمل تکلیفات سے آزاد کرتی ہے -

دوم مرض گلانڈرز اور فارسی یہہ جانداروں کا ایک زبردست شدید و مہلک مرض متعدی
اور وبائی ہے یہہ مرض خون یا حیوانی نظام جسم مین ایک مخصوص سم کے داخل یا اُس مین پیدا ہونے
کے باعث نمود ہوتا ہے اس سم سے اولاً جانداروں کے تمام جسم کے خون مین ایک زندہ جو خورد بین سے نظر آنے والے اجسام جنکو زبان لیاٹن مین بیسیلس میلیس کہتے ہین بکثرت تمام پائے
جاتے ہین - یہہ مرض اکثر بد غذا - معمر حالت حیوان - کثرت محنت - بدنمکیبی و یابسے داشتی وغیرہ کے
باعث حیوان مفروضہ کے خون مین سمی مادون کے پیدا ہونے کی جہت سے نمود ہوتا ہے - یہہ مرض خصوصاً
گھوڑون و گدھون اور عموماً اکثر جانداروں مین پیدا ہوتا ہے - اگر ایک گلانڈرز سے مریض گھوڑے
کی ناک کی ریزش لیکر دوسرے گھوڑون کے جسم مین داخل کرین تو کسی مین یہی مرض گلانڈرز
اور کسی مین مرض فارسی پیدا ہوتا ہے باین لحاظ گو یہہ دونون مرض مختلف ہین مگر اُن دونون کا باعث
مرض سمی مادہ واحد یا ایک ہی ہے اس مرض سے مریض جانداروں کا بلغم و ریم وغیرہ ریزشات جن مین
اس مرض کا سم ہوتا ہے اگر دوسرے صحیح جاندار کے جسم مین براہ معدہ خالص یا بہمراہ غذا یا اس کو بطور
ٹیکا بذریعہ پوست کے داخل جسم کرین تو یہہ سم تمام جسم کے خون مین پھیل کر باعث مرض ہوتا ہے
پروفیسر کول میان صاحب بیان کرتے ہین کہ مین ایک تندرست گدھے کا شریانی خون یہان تک نکالا کہ وہ

نہایت سست و ناتوان یا بیدم ہو گیا اور بعد ازان مرض گلانڈرز سے ایک مریض گھوڑے کی گردن
کے شریان کا خون۔ گدھے کے گلے کے وریدین داخل کیا تو اس کل سے گدھے مین بڑی سرعت
اور نہایت شدت سے مرض گلانڈرز نمود ہوا اور اسی مریض گدھے کے ریزشات سے دوسرے
جاندارون مین ٹیکا لگانے سے کسی مین مرض فارسی اور کسی مین مرض گلانڈرز پیدا ہوا اس سے
صاف ظاہر ہے کہ یہ مرض صرف خون کے منتقل کرنے سے دوسرے جاندارون مین پیدا ہو جاتا ہے
اور مرض گلانڈرز سے ایک مریض انسان (جو اس مرض سے ایک مردہ گھوڑے کے چیرنے سے
اس مین اس مرض کا سم سرایت کرنے پر مبتلا ہوا تھا) کے بانڈی کی رطوبت یا خون سے دو گدھون
مین ٹیکا لگائے جانے پر وہ اس مرض مین مبتلا ہو کر فوت ہو گئے۔ ہمارے بیان کردہ کل امورات مذکورہ
حسب امتحان ڈاکٹر کیرارڈ ڈاکٹر ہیرنگ اور ڈاکٹر لیبلانگ کے پایہ ثبوت کو پہنچے۔ سالوتری ولیم ولیمس صاحب
کی طب حیوانات کے صفحہ ۱۴۲ مین اس مرض کے سم کا خون مین مخفی رہنے کے زمانہ کی کیفیت یون تحریر
ہے "اقسام کے باعث امراض مہلک سمیات کے مانند مرض گلانڈرز کے سم کو بھی جسم یعنے خون مین
ایک مخفی رہنے کا زمانہ یا عرصہ ہے (کہ جس عرصہ مین یہ سم خون مین ترقی کرتا ہے) جو عموماً بہت کم
یا تھوڑا ہوتا ہے۔ یہ زمانہ گدھے مین بعد اس کو ٹیکا لگائے جانے کے روز دوم یا سوم اس کے جبڑے
کے نیچے کے غدودین سوجن و نرمی پیدا ہوتی ہے اور روز سوم سے ششم تک اس کی ناک سے
ریزش جاری ہوتی ہے اور بعض اوقات کہ یہ وہ مرض کا مخفی زمانہ بعد اس سم کے خون مین داخل ہونے
پر ایک سے تین بلکہ چھ ہفتون یعنے بیالیس دن تک ہوتا ہے سوائے اس کے ایک جانور مین اس کے
ٹیکا لگائے جانے پر بعد پورے ہونے تین مہینون کے عرصے کے یہ مرض نمود ہوا۔

شدید مرض گلانڈرز سخت لرزہ اور بخار سے شروع ہوتا ہے ناک سے ریزش بہتی ہے
ناک کے لعاب دار جھلی یا اس کے اندرونی پوست یا استر مین بڑے بڑے پھوڑے پیدا ہوتے ہین جن سے

بکثرت ریزش بہتی ہے جبڑے کے نیچے کی غدودیں سوجھکر اُن میں سڑن پیدا ہوکر پھوڑے پیدا ہوتے ہیں۔ ناک کے نتھنوں میں سخت سوجن پیدا ہونے سے ناک کا سوراخ بند یا چھوٹا ہوکر سخت وقت تنفس پیدا ہوتا ہے اور چہرے کے سب غدودین سوجھکر اُنمیں سڑن پیدا ہوتی ہے جس سے وہاں بڑے بڑے غار پیدا ہوکر ایک قلیل عرصہ میں روح حیوان اپنے قالب خاکی سے کنارہ کش ہوجاتی ہے۔

مرض فارسی شدید حالات میں یہہ بھی مانند گلانڈرز کے لرزہ اور بخار سے شروع ہوتا ہے مابعد جانداروں کے پاؤں پر سخت سوجن پیدا ہوتی ہے جس سے جانور لنگ کرتا ہے اس کے چہرہ سے سخت تکلیف عیاں ہوتی ہے رفتہ رفتہ یہہ سوجن کم ہوکر وہاں کے غدودین اور دوسرے بافتوں میں سڑن پیدا ہوکر بڑے بڑے پھوڑے پیدا ہوتے ہیں جن سے بکثرت تمام ریزش بہتی رہتی ہے اور جانور مرجاتا ہے بعض وقت مرض فارسی مرض وجع مفاصل کے طور پر پیدا ہوتا ہے اور بعض وقت سوجن گردن پر نمود ہوکر معاً موقوف ہوجاتی ہے اور پھر جسم کے دوسری جگہوں مثلاً سینہ شکم وغیرہ میں نمود ہوتی ہے اور یہی حالت بعض اوقات بغیر تبدیل ہونے کے مہینوں جاری رہکر بالآخر اس مرض کے مذکور خاص علامات نمایان ہوتے ہیں۔

انسان میں گلانڈرز اور فارسی یہہ مرض خصوصاً حیوانات کا ہے جو انسان میں اقسام کے وجوہات پر منتقل ہوجاتا ہے مرض گلانڈرز میں سخت بخار پیدا ہوتا ہے اور جسم کے اکثر مقامات خصوصاً چہرہ اور مفصلوں کے اطراف کی غدودین سوجھتی ہیں ناک کے اندرونی پوست یا لعاب دار جھلی میں جلن پیدا ہوکر سڑن پیدا ہوتی ہے خون آمیز ریزش کثرت سے بہتی ہے جبڑے کے زیرین اور گردن کے غدود سوجھہ پھولکر اُن میں خراب قسم کی سڑن پیدا ہوتی ہے مرض فارسی میں انسان کے تمام جسم کے عروق جاذبہ اور غدودین پھولکر اُن میں سخت درد پیدا ہوتا ہے اور اس مرض میں اندرونی جسم کے آلات بھی متاثر ہوتے ہیں اور شدید بخار پیدا ہوتا ہے بشدید حالات میں مرض گلانڈرز اور فارسی

دونوں امراض ہمیشہ مہلک اور زود فنا ہوتے ہیں اور کہنہ حالات میں کسی قدر امید مریض کے بچنے کی ہوتی ہے۔

سوم مرض سپٹی سیمیہ یعنے جسم حیوان کے خون کی عام سمومیت جو خصوصاً گھوڑے اور سینگ دار جانداروں میں اور عموماً سب قسم کے جانداروں میں پیدا ہوتا ہے یہہ ایک سخت مہلک متعدی اور زود فنا مرض ہے اس مرض سے متاثرہ حیوانات کے خون میں زندہ مہین اجسام بکثرت پیدا ہوتے ہیں اس سم کے مخفی رہنے کا زمانہ نہایت قلیل ہوتا ہے اکثر مادہ جانداروں میں بعد وضع حمل ایک مخصوص مہلک سم کے داخل جسم ہونے پر یہہ مرض پیدا ہوتا ہے اس مرض کا سم کسی سبب سے جسم انسان میں داخل ہونے پر بجنسہ یہی مرض کے نمود کا باعث ہوتا ہے۔

چہارم ایکیزی مہ کنٹی جی اوڈرا یعنے گھر دنبہ کا مرض۔ یہہ مرض عموماً کھر دار جانداروں میں اور مرغان خانگی میں پیدا ہوتا ہے یہہ ایک سخت متعدی وبائی بخار دار مہلک اور نہایت عام وقوع مرض ہے مریض جانداروں کے خون میں سم موجود رہتا ہے خون میں اس کے مخفی رہنے کا زمانہ ایک سے تین بلکہ چار دن تک اور اکثر چھتیس گھنٹے ہوتا ہے مریض جانداروں کے دودہ پینے سے ہمیشہ منہ حلق معدہ و روداوں میں چہالے پیدا ہوتے ہیں اس مرض کا سم بہمراہ خون یا گوشت داخل جسم ہو کر منہ معدہ و انتوں میں چھالے وغیرہ پیدا کرتا ہے۔

پنجم مرض ملک سکنس یہہ عموماً سب جانداروں میں اور خصوصاً پروردہ جانوروں میں پیدا ہوتا ہے یہہ مرض خون میں کثرت سے ننھے ننھے ذروں کے پیدا ہونے پر نمود ہوتا ہے۔ مریض جانداروں کے خون میں مہین زندہ اجسام بکثرت پائے جاتے ہیں اس مرض کے سم کا خون میں مخفی رہنے کا زمانہ غالباً دو تین دن سے کم نہیں ہوتا دودہ بلکہ گوشت کے کھانے سے انسان میں یہہ مہلک مرض پیدا ہوتا ہے۔ یہہ ایک سخت متعدی مرض ہے۔

ششم کیاٹل پلیگ اسکو رنڈر پسٹ بھی کہتے ہیں یہہ مرض خصوصًا گائی بیل اور بچھڑون
مین اور عمومًا سب چرند جاندارون مین پیدا ہوتا ہے - یہہ بدرجہ غایت متعدی ہے - اور مہلک وبائی
زود فنا - عام وقوع - اور بخاردار مرض ہے - اس مرض مین مہین زندہ خوردبین سے نظر آنے
والے اجسام بکثرت تمام خون مین پاسے جاتے ہین اور اس مرض کے سم کا خون مین مخفی رہنے کا
زمانہ عمومًا دو سے تین دن اور بعض اوقات اکیس دن تک ہوتا ہے اس مرض کا سم انسان مین منتقل
ہونے پر ایک مرض خاص مین نمود ہوتا ہے -

ہفتم پلورونیوموینہ - یہہ مرض اکثر سینگ دار جانورون مین پاسے جاتا ہے یہہ ایک عام مرض
وبائی اور دیردرست شکایت ہے جس مین شش متاثر ہوتا ہے اس مرض کا سم خون مین مخفی رہنے
کا زمانہ دس دن سے تین یا اس سے زیادہ یا کئے مہینے ہوتا ہے اور یہہ ایک انسان مین منتقل
ہونے والا مرض ہے ممکن ہے کہ جاندارون کے خون مین ہمارے مذکورۃ الصدر بیان شدہ
مہلک سمیات امراض کے مخفی رہنے کے زمانے مین ان کا گلا گھوٹ کر یا طریقہ اسٹننگ وغیرہ انسانی
خوراک کے لئے اُن کے مردہ کرنے سے معمولًا رواج پر اُن کے جسم کا مسموم خون اُنکو فوج یا جسم
کے سب اعتمالی خون کے خارج از جسم نہ کرنے کے وجہ خارج از جسم حیوانات نہو کر اِن کے گوشت
مین اس مسموم خون کے بعد موت کے معمولی جذبیت کی وجہ اُس کے خورش پر انسان مین غالب
ہے کہ مذکورۃ الصدر جاندارون کے امراض مہلکہ کا وقوع اور باعث ہلاکت ہو -

سبب دوم صورت دوم عام امراض کے سمیات کا خون مین پیدا ہونے کی وجہ اُس کا غیر قابل غذا ابراے انسان ہونا

حیوانات کے مرض کی حالت کی ناسمجھی اور حیوانی غذائی تجارت پیشہ اشخاص کی خود غرضی خصوصاً غیر مہذب خونخوار انسانوں میں وقوع امراض کے لئے ایک بڑی بھاری شئے ہے جس سے ہزاروں قیمتی جانیں تلف ہو اور آیندہ ہونیکا احتمال ہوتا ہے ہمارے کل مذکورہ بیان کنندہ امراض کے علاوہ عموماً جسم حیوانات کے سب عضوؤں مقامی اور طبعی عام امراض مثلاً بعض بخارات اور امراض آلات اور خصوصاً ان کی ذات خون اور ظروف خون کے متعدد امراض مثلاً کثرت دم یعنی خون میں سرخی پیدا ہونا مرض رقّت و انشقاق الی پیپ و سوزش آورده اور شرائین وغیرہ جن کے تفصیلاً بیان کو طوالت کے خوف سے ہم یہاں تحریر نہیں کر سکتے ایسے ہیں کہ جن سے مریض ہونے پر جانداروں کے خون میں اقسام کی باعث اخلاط و سخت مضر مادے مدام پائے جاتے ہیں اگر جانداروں کو ان امراض سے مبتلا حالت میں بھی بطریقہ اسلام ذبح کر دیا جاوے تو خون جسم کے خارج ہو جانے سے ان کے کل انسانی غذائی عضو یا آلات سے خصوصاً گوشت کا لا مضر ہو جانا ممکن ہے عموماً کیا انگریزی کیا یونانی غرض جملہ اطبا انسان و حیوانات کے قریب قریب کل امراض کا وجود خون کے مسموم ہو جانے پر ہی اطلاق کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہر قوم و ملت کے اطبا نے اکثر امراض کے علاج میں فصد یعنی جسم مریض کے موجودہ مسموم خون کو سینگی یا جونک یا نشتر سے بہا دینے یا ان باعث اخراج امراضی مادوں کو بذریعہ خون خارج از جسم کر دینے کو اکثر امراض کے شفا کے لئے تجربۃً مفید تجویز کر رکھے ہیں۔

سبب سوم جانداروں کے خون میں احتمالاً اقسام کے کیڑے اور ان کے تخموں کی مدام موجودگی کے احتمال پر اس کا غیر لائق غذا ہونا۔

سالوتری ولیم ولیمس کی طب حیوانات کے صفحہ ۲۷۷ سے صاف خیال ہے کہ اقسام کے کیڑے جو حیوانات کے معدہ و انتوں سے گردش خون یا خون میں داخل ہوتے ہیں اور بعض کیڑے انتوں کو چھید کر جسم کے خون میں داخل ہوتے ہیں اور بعض جسم کے خون میں اپنا پورہ ڈیل ڈول حاصل کر کے اسی خون میں بود و باش اختیار کرتے ہیں۔ سالوتری ولیم ولیمس صاحب اس موقع پر کہتے ہیں کہ مجکو دو جانور کے دل اور شریانوں میں کیڑوں کی موجودگی بذات خود دیکھنے کا موقع حاصل ہوا۔ ہم یہاں سالوتری ولیم ولیمس صاحب کے طب حیوانات کے باب ۳۷ سے بعض کیڑوں کا بیان جو انسان کی خوردنی حیوانات کے خون وغیرہ میں پائے جاتے ہیں ہمارے ناظرین کے وقفیت کے لئے اس غرض سے ذیل میں تحریر کرتے ہیں کہ خون کے استعمال کرنے یا غیر مذبوح جانداروں کے گوشت کے کھانے کے رواج سے انسان میں تکلیفات و امراض کے واقع ہونیکا اندازہ بخوبی کر سکیں۔

اول اسٹرانگلس فلاریہ قسم کے کیڑے یہ کیڑے یا اُن کے تخم ہمراہ غذا جانداروں کے معدہ میں داخل ہوتے ہیں اور معدے میں ہاضمہ کے تغیرات اُن پر غیر موثر ہونیکی وجہ وہ محفوظ رہکر وہاں سے انتوں میں داخل ہوتے ہیں اور انتوں سے کیل یا کیموس یعنے غذائی اصلی ماہیت کے ہمراہ وہاں کے عروق جاذبہ کی معرفت خون میں داخل ہوتے ہیں اور اب خون میں اپنا پورا ڈیل ڈول حاصل کر کے یا تو اس میں ہی قیام کرتے ہیں و یا بعض اوقات بذریعہ خون کے گردش کے پھیپھڑوں میں داخل ہوتے ہیں یہ کیڑے خصوصاً بھیڑ و بکریوں میں پائے جاتے ہیں۔ جب ان کیڑوں کا دخول معدے میں ہوتا ہے بد بو دار اور خونی لوتھڑے انیر دست جاری ہوتے ہیں اور جب شش کی بافت بافتوں کے ہوائی نلیوں میں داخل ہوتے ہیں تو سخت تکلیفات میں مبتلا ہو کر حیوانات فوت ہو جایا کرتے ہیں ان کیڑوں کے اس مرض کو اصطلاح طب حیوانات میں ہُوز یعنے کیڑوں کا مرض شش کہتے ہیں۔

دوم کُنڈو وائے کہ جب ان کیڑوں کے انڈے متاثر حیوانات کے انتوں سے گردش خون میں

قیام کرتے ہین جن کے قیام سے جگر کی ایک مہلک شکایت پیدا ہوتی ہے۔

پنجم اسٹرانگیلس گگیس قسم کے کیڑے یہ کیڑے چار پایے گھوڑ ون وغیرہ مین اُن کے گردے۔ مثانہ اور آنتون کی ملفوفہ جھلی کے اندر بذریعہ خون کے داخل ہوکر اقسام کے تکلیفات کے باعث ہوتے ہین۔

ششم فلاریہ پاپی لوزہ قسم کے کیڑے بیل و گھوڑون وغیرہ کی آنکھ کے اندرونی حصہ مین آنتون اور شش کی ملفوفہ جھلیون مین اور شکم کی جھلیون اور دماغ کی جھلیون مین بذریعہ خون وہان داخل ہونے سے پاے جاتے ہین اِن کیڑون کے آلات مذکورہ کے جھلیون مین بمود بد اقسام کی تکلیفات پیدا ہوتی ہین۔

ہفتم اسٹرانگیلس آرمیٹس قسم کے کیڑے خصوصاً گھوڑون مین اُنکی آنتون بلبہ اور فوطون مین بذریعہ خون یا گردش خون کے وہان داخل ہونے پر پائے جاتے ہین اور اکثر اِن کیڑون کے تخم بمعرفت پانی کے معدے و آنتون مین اور یہان سے خون یا ظروف خون مین ہوتے ہین اور یہ اکثر شریانون مین خلو پیدا کرکے وہان پر جبفت کرنے کے لایق آغاز ہوکر آنتون مین پھر واپس جاتے ہین اِن کیڑون سے بھی اکثر درد و تکلیفات پیدا ہوتے ہین۔

ہشتم اسٹرانگیلس سنگامس قسم کے کیڑے یہ مرغان خانگی کے پھیپڑہ کے ہوائی نالیون مین اور نرخرہ مین بمعرفت غذا خون مین اور خون سے اِن آلون مین داخل ہوتے ہین۔ اِن سے بھی کم و زیادہ تکلیف ہوکر جاندار اکثر مر جاتے ہین۔

نہم ڈسٹوما ہیپاٹسی او لیٹم قسم کے کیڑے یہ مینڈھیون بکریون وغیرہ چار پایون مین اُن کے پتے یا پتے کے نالیون مین پائے جاتے ہین۔ اس قسم کے کیڑون سے بعض اقسام جاندارون کے دل اور ظروف خون یا خون مین قیام کرتے ہین۔

دہم سسٹی سیرس بوبس قسم کے کیڑے ۔ سینگ دار چارپایون کے گوشت مین بذریعہ معدہ آنتین اور خون کے داخل ہوتے ہین ۔

یازدہم سینورس سری بریلیس قسم کے کیڑے ۔ چرندجانورون کے وات دماغ مین بذریعہ معدہ وآنتین اور خون کے وہان داخل ہوکر مقیم ہوجاتے ہین ۔

دوازدہم عیکینوکاکس وییٹیرموزم قسم کے کیڑے جاندارون کے جگرودل شش اور ہڈیون مین بذریعہ معدہ آنتین اور خون کے داخل ہوتے ہین ۔

سیزدہم سسٹی سرکس ٹینیوکالس قسم کے کیڑے مینڈہیون کے جگر اور اُن کے صفراوی نالیون کے دیوارون مین شش دل اور آنتون کی ملفوفہ جھلیون مین سینہ اور شکم کے درمیانی پردون مین بذریعہ معدہ آنتین وخون کے داخل ہوتے ہین ۔

چہاردہم ٹینیہ انفنڈی بولی فارمس ۔ پانزدہم ٹینیہ پراگلوٹینیہ ۔ شانزدہم ٹینیہ کراسولا ۔ ہفدہم ٹینیہ مالیس ۔ ہشدہم ٹینیہ لیالنسی اولیٹہ ۔ نوزدہم ٹینیہ سٹیگرا ۔ بستم ٹینیہ سیونوزہ ۔ بست ویکم ٹینیہ فیاسی ابنیٹہ ۔ یہ سب قسم کے کیڑے عام مرغان خانگی عام مرغان آبی کبوتر اور دوسرے خانگی پرندون کے خون وغیرہ مین پائے جاتے ہین ۔ اِن سب کیڑون کے نمود پر مسبوق الذکر جاندارون مین اکثر ہلکے یا سخت وہلک امراض نمود ہوتے ہین ۔ اب ہمارے مذکورالصدر کیڑون کے بیان سے ہم پر صاف منکشف ہوتا ہے کہ خون کے اصالتاً یا غیر مذبوح جاندار کے گوشت مین خون کی بعد موت کی معمولی جذبیت پر اُس کے غذاء خورش کے رواج پر انسان مین مذکورۃ الصدر بیان کنندہ کیڑون کے تخم معدہ وآنتون سے خون مین داخل ہوکر وہان کے قیام سے اپنے ڈیل ڈول مین ترقی پاکر اقسام کے تکلیفات وامراض کے باعث ہوسکتے ہین یا یہہ کیڑے دیا اُن

کے انڈے انتون سے داخل خون جسم انسان ہوکر وہان اپنی اصلی ہیئت یا بالکل دیگر آغاز پاکر افعال کے تکلیفات کے باعث بھی ہو سکتے ہین یا داخل خون جسم ہوکر کسی مخصوص مرض کی صورت مین نمود ہوتے ہون۔ ان کیڑون کا بوقت پکوائے جانے گوشت کے گرمی سے مرکر لامذہب ہونے مین بڑا احتمال یا اکثر غیر ممکن ہے۔ اس امر مین دیکھو ڈاکٹر فٹ صاحب کی ذاتی رائے لحم خنزیر کے نقص چہارم بیان کرم خنزیر کے اخیر حصہ مین۔

سبب چہارم جاندارون کے بعض مخصوص سمی اشیاء کے خوراک کی عادت پر خون کا مسموم ہوکر غیر قابل غذا برائے انسان ہونا۔

ڈاکٹر لائین صاحب اپنی کتاب مڈیکل جورس پروڈنس مطبوعہ ۱۸۹۵ء عیسوی کے صفحہ ۱۳۷ مین یون تحریر کرتے ہین کہ چند حیوانات سمیات کے اثر سے محفوظ رہتے ہین جو سمیات کہ انسان میں بشدت تمام یا نہایت بدا اثر پیدا کرنے کے باعث ہوتے ہین۔ کبوتر اکثر افیون کی سمیت سے مسموم نہین ہوتے اسیطرح ملک کینیڈا کے تیترون مین بر بیری کے خورش پر جو ایک قسم کا سم قاتل ہے کوئی نقصان نہین پایا جاتا۔ خرگوش بلاؤ ونہ اور راقوون ڈران کرائی سیانتی حم سم ہلاہل نباتات کے خورش پر اُنکی سمیت سے موثر نہین ہوتے اور تُولکن پرندپر کچلہ سا سخت ہلاکت زہر کی سمیت بالکل موثر نہین ہوتی اسیطرح بکریون مین عموماً اقسام کے سمی یا مضر نباتات مثلاً مدار۔ دھتورہ۔ افیون۔ سینڈ۔ سورنجان۔ تنباکو وغیرہ وغیرہ کی خورش پر کوئی سمی علامات پائے نہین جاتے اس قسم کے زہری نباتات کو کھاتے ہوئے جاندارون کا مسموم خون

یا سانتاً و یا مردہ یا اُن کے غیر مذبوح حالت میں بہمراہ گوشت انسان کے کھانے میں آوے تو وہ اِن سمیات
کی پوشیدہ سمیت کی وجہ مسموم ہو کر بڑے بڑے تکلیفات اُٹھاتا ہے و بعض اوقات ہلاک بھی ہو جاتا
ہے بعض سمی حشرات الارض جنکی پیدائش خصوصاً گھانس و پات وغیرہ نباتات میں ہوتی ہے اور اکثر
بہمراہ گھانس و پات چرند جانداروں کے کھانے میں آتے رہنے کی عادت ہو جانے پر اکثر اُن میں
کوئی مضرت عیاں نہیں ہوتی و لیکن ایسی سمیت جانداروں کے خون میں چندے یا بدیر باقی رہتی
ہے اِن حالات میں جانداروں کا خون اصالتاً یا اُن کے بعد موت و یا اُن کے غیر مذبوح حالت
میں اس خون کے گوشت میں جذب ہو جانے پر اُسکی خورش سے اقسام کی تکلیفات کا سخت احتمال رہتا
ہے اسیطرح اکثر پرند اور مرغانِ خانگی سانپ. بچھو. مکڑی. مکھیاں و زنبور وغیرہ قسم کے
زہریلے کیڑے او اقسام کے زہری پتنگے بغیر کسی نقصان کے ہضم کر جاتے ہیں جن کے دودہ یا غیر
مذبوحہ گوشت انسان کے خورش پر مضر کر تکلیفات ہو سکتے ہیں۔ اکثر حشرات الارض سے خصوصاً دیمک میں سخت
سمیت کا احتمال رہتا ہے کیونکہ یہ ایک ایسا بلانوش کیڑا ہے جو سب زہری نباتات سوائے اس کے
مردہ حیوانات اور انسان کے مردہ اجسام کو بعد دفن اُن کی حالت سڑن میں جبکہ اُن میں اقسام کے
مضر سمیات پیدا ہوتے ہیں کھا کر باقی رہتا ہے اور غالباً اُن سب پرندوں میں بھی سمیت کا احتمال ہو
سکتا ہے جو دیمک کو کھایا کرتے ہیں۔ عموماً پرندوں کے خون میں چونہ اُن کے کنکر و پتھر کی خورش
کی عادت کی وجہ مدام بکثرت پایا جاتا ہے جو چونہ اُن کے انڈوں کے اندرونی اصلیت کو بیرونی سردی
اور ہوائے گرمی اور بیرونی صدمات سے محفوظ رکھنے کے لئے بطور ایک پوست یا پوشش بیرونی
سیپی چھلکوں کے مرتب کرنے میں کام آتا ہے تو یہ چونہ پرندوں کے معمولاً ذبح کرنے کے رواج
سے بہمراہ خون خارج از جسم ہو کر اُن کے گوشت کو اپنے لازمی کثافت سے پاک کرتا ہے ہر شئی
(سوائے بعض پرندہ کیڑوں اور اُن کے تخموں او بعض زندہ ہیں خوردبین سے نظر آنے والے

اجسام کے جو خون مین ہاضمہ کے تغیرات سے محفوظ رہکر اصالتاً داخل ہوتے ہین) جسکو کہ خواہ انسان وحیوان داخل معدہ کرتے ہین تو اسکی اصلی ماہیت بذریعہ فعل ہاضمہ مرتب ہوکر بمعرفت انتون کے خون مین بتدریج داخل ہوتی جاتی ہے اور جب یہہ ماہیت لایق جسم ہو تو تب جسمی عضو و آلات کی بنا و تولد کے مرتب کرتے ہین حسب ضرورت مستعمل ہوتی جاتی ہے اور جب کبھی یہہ لایق جسم نہو تو خون اس ماہیت کی سمیت سے سبکدوش ہونے کے لئے ششُ گُردے و پوست جسم وغیرہ مین جس طرح کہ یہہ سمیت اُس مین انتون سے بمرور داخل ہوتی جاتی ہے اُسی طرح بتدریج یا بار بار اس سمیت کے ذخیرہ کو پہنچا دیا کرتا ہے تو آلات مذکورہ اس سمیت خون کو براہ تنفس و پیشاب و پسینہ کے رفتہ رفتہ خارج از جسم کرتے ہوئے جسم کو اُن سمیات کے لازمی صدمے سے محفوظ یا اسکو صحیح و سالم رکھنے کے ساعی ہوتے ہین۔ یہہ سمیت خون سے خارج ہونے کے لئے حسب مقدار سم کے کم یا زیادہ عرصہ کی ضرورت یا اکثر کم از کم کئی گھنٹون کی ضرورت لاحق ہوتی ہے بعض قسم کے سمیات داخل خون ہوکر بخلاف خارج از خون ہونے کے اکثر اُس مین مجموع ہوتے ہین اور بعض آہستہ آہستہ کئی ایام مین خون یا جسم سے خارج ہوتے ہین۔

غالب ہے کہ اِن سب حالات مین ایسے مسموم خون کے اصالتاً خورش یا مردہ یا غیر مذبوح جاندارون کے گوشت کے اکل پہ انسان مین باعث تکلیفات و ہلاکت ہو تو ایسے خون کے لازمی احتمالات کے دفع کی غرض پر جاندارون کے گوشت کو معزول نہ سمیت کرنے کے لئے بخلاف انکو واجا گلا گھونٹ کر یا سر پر صدمہ پہنچا کر مردہ کرتے اور اُن کے اجسام کا لازمی مسموم خون کے جذب جسم کرنے کے ساعی ہونے کے گر انکو حسب رواج اہل اسلام ذبح اس غرض پر کر دیا جاوے کہ اُن کا مدام لایق احتمال مسموم خون اُن کے جسم سے خارج ہو کر اُن کے اجسام خصوصاً گوشت کو اس احتمالی سمیت سے سبکدوش کر کے انسان کے لئے غیر مضر غذا بناوے تو

کیا یہہ عمل ہمارے مضر صحت پسند غیر مذبوح خوار اقوام کی صحت قایم و برقرار رکھنے کے لئے واجب القدر اور لایق رواج نہوگا فالنتظر و یا اولی الانظار بعض جانداروں کا خون خصوصاً مشکی ہرن اور خرگوشش - کبوتر - مرغان خانگی - تیتر - لوہے اور بٹیر وغیرہ اگر اصالتاً یا بعد موت خون کے لازمی جذبیت پر ہمراہ گوشت انسان کے کھانے مین آویتو بدرجہ غایت حرارت پیدا کرتا ہے اور بعض اوقات سخت باعث مضرت بھی ہوتا ہے عموماً مشک کی بدرجہ غایت حار خاصیت سے توہر کوئی واقف ہین جو کہ نر آہو مشکی کے جسمی خون سے مانند دوسرے جسمی رطوبات کے بمعرفت اُس کے ناف اور فوطون کے درمیان کے غدودون سے بصورت سیال ایک کیسہ مین مجمع رہتا ہے جسکو خشک کرنے پر مشک کھلاے جاتا ہے خرگوشش کے خون کا نسبتاً اور حیوانات کے خون سے زیادہ تر حار ہونیکی وجہہ یہی ہے کہ وہ دوائے خصوصاً امراض اطفال مین استعمال کیا جاتا ہے -

عموماً کل جانداروں کا خون نسبتاً اُن کے گوشت کے اپنی طبیعت مین زیادہ تر حار ہوتا ہے اور جملہ درندے اپنے شکار کردہ جانداروں کے خون کو بمقابلہ اُن کے گوشت وغیرہ کے اکثر بڑی رغبت سے کھایا کرتے ہین جسکی مدام خورش کی عادت پر اُن مین یہی اسی کی حار خاصیت کی وجہ خصوصاً بدرجہ غایت تیزی خود غرضی - لاتحملی - جنگی جوئی - شرارت و غیر ہمدردی وغیرہ سے بد افعال پیدا ہوتے ہین تو کیا اس خون کی غذائے استعمال پر انسان مین نہایت نازیبا و بد اخلاق افعال اُنکو پیدا ہونے کا کامل اطمینان نہین ہوسکتا - ڈاکٹر جارج بلاک صاحب کی کتاب گیڈ تو طبعت کے صفحہ ۱۳۸ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یوروپ مین خون کے غذائے استعمال کا رواج عام طور پر جاری ہے - ایک مرکب غذا جس مین خنزیر اور بز کا خون معہ چربی جسکو زبان انگریزی مین بلاک پوڈنگ کہتے ہین اکثر کھایا جاتا ہے اس موقع پر ڈاکٹر جارج بلاک صاحب فرماتے ہین کہ ہمراہ خون ایک زائد مقدار مین نشاستہ دار روغنی یا چربی دار اجزا اس مین پوری یا ضروری

غذائیت کے پیدا کرنے کے لئے شامل کرنا لازم آتا ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خون کے اصالتاً
غذائی استعمال کے رواج پر اس کے پورہ پرورش دار ہونے کی خاصیت خاص کی وجہ انسان
مین نقص پرورش کے جہت پر اقسام کے درد و تکلیفات پیدا ہون عموماً خون مین اقسام کے
جسمی بناوٹون اور لعابات و ریزشات کے مرتب کرنے والے مختلف ذائقہ کے اجزا کے
شامل رہنے سے اگر اسکو غذاءً استعمال کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ یہہ ایک بدمزہ اور غیر مرغوب
و مکروہ الطبع شئی ہے سوا اس کے بو خون کی نسبتاً کوئی اور جسمی بناوٹون کے بدرجہ غایت
بساندی جس کے سونگھنے سے طبیعت مین سخت غثیان پیدا ہوتا ہے اور یہہ بو اس کے
پکو لیے جانے پر بھی کم نہین ہوتی اور نہ ذائقہ اس کا درست ہو سکتا ہے۔ اگر بالفرض اس کو پکوا کر
کھایا جاوے تو یہہ دیر ہضم ہونے کی جہت پر اکثر درد و قولنج نفخ شکم وغیرہ پیدا کرتا ہے اور
بعض وقت ہلکے دست جاری ہوتے ہین اور سخت حالات مین شکم مین بوجھ طبیعت مین سستی
قی و دست درد سر تشنگی سینہ مین سوزش غثیان وغیرہ غرض جملہ قصور ہاضمہ کے علامات
پیدا ہو جاتے ہین انسان مین قصور ہاضمہ سے بد نتائج کا واقع ہونا لحم خنزیر کے نقص
پنجم مین مرقوم ہے۔

انڈین میڈیکل رکارڈ مورخہ ماہ می (پہلی) ۱۸۹۶ع کے صفحہ ۲۰۲ مین بعنوان جانداروں کا خون
بطور غذا استعمال شدہ اسسٹنٹ سرجن جے کرشن داس صاحب یون تحریر کرتے ہین کہ چند
ایام کے قبل ایک دیسی شخص بنام بھگنو جس کی عمر قریب پچاس سال کے ہوگی میرے دواخانہ مین آیا اس
کے شکم مین درد اور شکم بدرجہ غایت پھولا ہوا تھا مین نے اس شخص سے اتنا سخت درد شکم
ہونے کی وجہ دریافت کیا تو اس نے کہا کہ یہہ یک بیک پیدا ہوا آخرش اس کا سبب مجھکو معلوم ہوا
کہ خون بُز کو حسب ذیل پکوا کر اس شخص نے پچھلی رات کو کھایا تھا یعنے خون بُز کو ایک پیالہ مین وقت

ذبح مجموع کیا اور بعد جم جانے کے اسکو توسے پر مع روغن نمک و مصالح بھونکر ایک بڑی مقدار
مین کھایا - ہمارے معزز انصاف و صحت پسند ناظرین کہا یہہ سب ہمارے بیش قیمت و لایق قدر مسبوق الذکر امورات
خون سکے غذائے استعمال کو اوسکے مضر صحت ہونیکے تیقن پر حضرات انسان کو متروکی کے جانب رجوع یا اسکو مجبور کرنے
کیلئے کافی تشفی نہین ہو سکتے - یہی وجہ ہے کہ اصول اسلام مین خون کو اُس کے جملہ بیان کنندہ مذکورۃ الصدر لازمی و
احتمالی مسمومیت ہمارے لئے موجب تکلیفات و امراض و ہلاکت ہونیکے تیقن پر غذاءً حرام ٹہرایا گیا اور اس لازمی و احتمالی مسموم
و فاسد خون سے حیوانات کے اجسام کو معزول بہ ہمیت و ہمارے لئے غذاءً لایق استعمال کرنیکی جہت سے انکو ذبح یعنے گلے
کے دونون جانب شریین اور آوردہ کو (جو دل یعنے خزانہ خون کے نہایت قریب ترین اور جن سے جسم کا قریب
قریب کُل خون بزودی تمام خارج از جسم ہو جا سکتا ہے) کاٹنا اس غرض پر مقرر کیا گیا ہے کہ انکے تمام جسم کا لازمی
اور احتمالی مسموم و فاسد خون اخراج پا جاوے - مخفی مباد مچھلیون کے تمام جسم کا خون انکے وقت نزع یا چند لمحے
قبل از مرگ (خلاف انسان و حیوانات کے کُل خون کے جسم مین جذب ہو جانے کے) اُن کے شُش یا گلپھڑون
مین مجموع یا جذب ہو جاتا ہے جو غیر لایق غذا ہے اور جنکو نکالکر پھینکدینے سے کسی قسم کا احتمال یا خونی ہمیت
مچھلیون مین باقی نہین رہتی ہے غالباً یہی سبب ہے کہ مچھلیون کو ذبح کرنا چاہئے نہین قرار دیا گیا -

ہمارا اسلامی طریقہ ذبح نسبتاً گلا گھونٹنے - سر یا گردن پر زخم لگانے - گردن کے منکے
توڑنے - قتل کرنے براہ آنکھ دماغ کو صدمہ پہنچانے - گرم یا سرد پانی مین ڈبونے - دست و پا
باندھکر آگ مین ڈالنے زندہ قطع و برید کرنے وغیرہ جو جاندارون کو مردہ کرنے کے جدید طریقہا سے
مہذب اقوام غیر کے ایک ایسا ہے کہ جس مین علاوہ جاندارون کے اجسام کو معزول بہ ہمیت کرنے
اور بہترین طبی فوائد کے پورہ حصول کے ہمارے لایق ترس و رحم جاندارون کو غیر جائز و ناروا
اور فضول و گران مذکورہ بے رحمانہ طریقون کے وقت عمل کے غیر متحمل تکلیفات موت سے معزول کرنا
بھی مدنظر رکھا گیا ہے جو ہر ذی رحم انسان کا شیوہ یا اُسپر یہہ امر واجبات سے متصور ہو سکتا

ہے۔ جانداروں کو بالا مذکور شدہ غیر واجب طریقوں سے موت نازل کرنے اور ان طریقوں
سے جانداروں میں ایذا و تکلیف کا اندازہ ہم پر انسان و خواہ حیوانات پر موت نازل ہونے کے
طبعی طریقوں کی وقفیت سے حاصل ہو سکتا ہے۔

ہمارے جدید حکمت مغربی کے معتبر طبوں میں جسم انسان و یا حیوان پر کل امراض اور
جملہ صدمات سے موت نازل ہونے کے صرف تین طبعی طریقہ لکھے ہیں۔ اول طریقہ موت بمعرفت شش
بوجہ تنفس کے بند ہونے کے۔ دوم طریقہ موت بمعرفت دماغ بوجہ بیہوشی طاری ہونے
کے۔ سوم طریقہ موت بمعرفت دل بوجہ گردش خون کے موقوف ہونے کے۔

طریقہ اوّل موت بمعرفت شش بوجہ تنفس کے بند ہونیکے

اس قسم کی موت میں وہ سب اسباب شامل ہیں جن سے ہوا شش میں داخل ہونے سے
مانع ہو۔ مثلاً گلا گھونٹنا پانی میں ڈبونا وغیرہ عموماً اقسام کے پرند وغیرہ جانداروں پر یہی تنفس
بند کرکے ان پر موت نازل کرنیکا طریقہ اکثر ممالک ایشیا یورپ اور امریکہ وغیرہ کے غیر مذبوح
خوار انسانوں میں رائج ہے۔

اس قسم کی موت میں جسم انسان و حیوانات کے وہ سمی مادّے (دیکھو بیان خون
کے مضر مادوں کا اخراج بذریعہ تنفس کے) جو خارجی فعل تنفس سے انسان میں اس کے پھیپھڑہ
کے قریباً ستر کروڑ اور پچاس لاکھ خانوں (جو حیوانات و پرندوں میں ان کے حسب مقدار جثہ کم
یا زیادہ ہوتے ہیں) سے ہر منٹ میں اٹھارہ اوقات (یا حیوانات میں اس سے کم یا زیادہ اوقات)
اقسام کے مضر سمیات جن سب سے صرف مہلک سم کاربانک آسڈ کی مقدار انسان میں فی گھنٹہ
قریباً تین تولہ ساڑھے چھ ماشہ ہوتی ہے خارج از خون ہو کر جسم کو ان مضر مادوں کی لازمی سمیت

سے سبکدوش کرتے ہین جب کبھی تنفس بند یا جاری نہ رہے تو یہہ سمّی مادّے بہمراہ خون
خارج از جسم ہو کر خصوصًا اپنی سمیت سے بمعرفت گردش یا دوران خون دماغ کو جو مدبر بدن
اور حاکم جسم ہے مسموم یا اُسکو مفلوج باین غرض کرتے ہین کہ اُسکی مفلوجی یا مُردنی سے
خون کی گردش جو دماغ کے بالکل زیر حکومت ہے بند ہو جانے پر جسم انسان و یا حیوان
پر نقص پرورش وغیرہ کی وجہ موت نازل ہو جاوے اگر کوئی ایک جاندار کو مردہ کرنے کے لئے
اُس کا تنفس بند کر دیا جاوے تو اُس کے سینہ و شکم کے عضلاتون مین سُکڑاہٹ پیدا ہو کر
وہ سخت ہو جاتے ہین اگر پرند جاندار ہو تو بشدت پھڑپھڑاتا ہوا یا چرند جاندار ہو تو بشدت تڑپتا
ہوا اپنی ناک کو لا اپنی اور نتھنون کو پھیلا کر اور زبان منہہ سے نکالکر بڑی یاس و امید سے اپنی
زیست برقرار رکھنے کے لئے متواتر دم لینے کی نہایت سخت کوشش کرتا ہے آنکھین خون کے
رس جانے سے سرخ اور بسبب سخت وحشت کے کشادہ و بے حرکت یا گھورتے ہوئے نظر
آتی ہین یہہ سب سخت وحشت انگیز حالات چندے یا حسب مقدار و طریقہ رُکاوٹ تنفس کم و زیادہ
(نرگاؤ مین کم از کم بارہ سے ۵ منٹ) جاری رہکر دوران سر تشنج یعنے اعضا مین سخت جھٹکے
پیدا ہو کر بدحواسی اور بیہوشی مین اخیر ہوتے ہین مابعد بول و براز اکثر قطع ہو کر کل زندگی کے
ظاہری آثار موقوف ہو جاتے ہین اور اب دل و نبض یا گردش خون چندے جاری رہکر موقوف ہو جانے
پر جاندار مردہ ہو جاتا ہے اور ایک نرگاؤ پر یہہ مردنی بیس ۲۰ سے تیس ۳۰ منٹ مین طاری ہوتی ہے
اس طور پر مردہ کئے ہوئے چرند جاندارون کی قابل رحم روح نالہ بیداد کرتی ہوئی بڑے بڑے
وحشت انگیز درد و صعوبات مین گرفتار (بز و بھیڑ چودہ اور نرگاؤ تیس منٹ یا کبھی اس سے زیادہ وقت
مین) بحالت غیر جائز مجبوری اپنی عزیز جائے قیام یعنے جسم سے کنارہ کشی اس لئے ہوتی ہے کہ وہ
ذی سمجھ و ادراک و ذی عقل و ذی نطق حیوانات خود پسند کی غذا ہو اور بے زبان مظلوم و معصوم کا ظالم

خود غرض اور نفس پرست پر احسان شرمناک باقی رہے۔

جانداروں کو اس طور پر مردہ کر کے حاصل کیا ہوا گوشت بد ذائقہ بد رنگ یعنے گہرہ سیاہی مائل سرخ و سخت نفرت خیز یا بساندی بو اور کسیقدر لجلجہ ہوتا ہے اور یہہ تبدلات گوشت مین خون کے جذب رہنے کی وجہ پیدا ہوتے ہین۔ عموماً اس طور پر مردہ شدہ جانداروں کے گوشت مین بہت جلد سڑن و عفونت پیدا ہو کر وہ غیر قابل غذا ہو جاتا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ گرم ممالک کے موسم گرما مین اس طور پر مردہ شدہ جانداروں کا گوشت چودہ سے چوبیس گھنٹوں مین عفونت پیدا کر کے غیر قابل غذا ہو جاتا ہے۔

طریقۂ دوم موت بمعرفت دماغ بوجہ بیہوشی طاری ہونیکے۔ اس قسم مین عموماً وہ سب اسباب شامل ہین کہ جن کے ذریعہ سے دماغ کو صدمہ پہنچا کر اس کے مفلوجی کے باعث ہو کر حیوان مفروضہ پر موت نازل کرین۔ مثلاً سر پہ پتھر یا لکڑی وغیرہ سنگین شئی مارنا یا تیز نوکدار شئی آہنی سے دماغ پر صدمہ یا زخم پہنچانا۔ دماغ کو کوئی نوکدار آہنی شئی سے بمعرفت آنکھ کے زخم یا صدمہ پہنچانا گدی مین تیز نوکدار آلہ کے زخم سے دماغ پر صدمہ پہنچانا لنشتًا ان سب طریقوں کے ہمارے مہذب و رحم دل ہمدرد اقوام یورپ و امریکہ وغیرہ دماغ کو براہ چشم یا گدی سر و یا کھوپری پر زخم پہنچا کر جانداروں کو مردہ کرنیکے طریقہ کو بہترین سمجھ کر فی الحال اپنے مین رواج دے رکھے ہین دماغ کو ضرب سے صدمہ پہنچا کر جانداروں کو مردہ کرنے کے لئے اکثر ممالک یورپ امریکہ وغیرہ مین ایک نیزہ سا لوہے کا ہتھیار استعمال کرتے ہین جسکی لامبائی قریب چھ فیٹ یعنے چار ہاتھ لی اور گندگی یا قطر ایک یا دو انچ کا اور اس لکڑی ایک انتہا مانند نیزہ کے نوکدار ہوتی ہے اس ہتھیار سے جانداروں کے سروں پر زخم لگاتے ہین جو اکثر چوک کر جسم کے دوسرے جائیوں پر مثلاً گردن وغیرہ پر لگنے سے جانور مضروبہ پر سخت درد و تکلیفات سے ایک مدت دراز مین موت نازل ہوتی ہے اس طریقہ کو زبان انگریزی مین

اسٹننگ کہتے ہیں اور اس طریقہ اسٹننگ سے ایک مدت قلیل میں جانداروں کو مردہ کرنے کے لئے
آلۂ مذکور سے متواتر جب تک کہ وہ مردہ نہو جاوے ضرب کرنا لازم آتا ہے جو نہایت تکلیف دہ اور بے
رحمانہ طریقہ متصور ہوسکتا ہے اس طریقہ میں موت حسب مقدار صدمہ دماغ پر جلد یا آہستہ پیدا ہوتی ہے
اور ملک انگلستان وغیرہ میں آلہ مذکور کے زد سے اگر جانور مضروبہ جلد نہ مرجاوے تو ایک نہیں لکڑی
یا بیت آلہ مذکور سے سر پر ہوئے ہوسے زخم کے درمیان داخل کرکے دماغ کو سامنے پیچھے تک
بمعہ حرام مغز کے چھیدتے یا پھاڑتے ہیں تاکہ اِن حاکم و منتظم جسم آلون کے پھٹ جانے پر جانور
مضروبہ کے تمام جسم پر مفلوجی اور گردش خون میں رکاوٹ پیدا ہو کر جلد مرجاوے اور یہاں
جانداروں کے مردہ کرنے کے اس طریقہ کو کیپٹن وسٹیابول اپنی کتاب گیڈ ٹو میٹ انسپکشن
یعنے کتاب راہ نمائے معائنہ لحم کے صفحہ چہارم مطبوعہ لندن ۱۸۹۴ء میں یوں تحریر کرتے ہیں اگر
آلہ مذکور کی زد سے مضروبہ جاندار مرنہ جاوے تو اُس کے سر کے زخم سے دماغ اور حرام مغز میں
ایک نہیں بینت اس لئے داخل کرتے ہیں کہ جانور مضروبہ کے جسم پر معاً مفلوجی عاید ہو کر مردہ ہوجاوے
مابعد دو یا تین منٹ کے اُس کے گلے کو کاٹ دیا کرتے ہیں تاکہ خون جسم سے نکل جاوے
پہلے تو اس طریقہ اسٹننگ میں سر پر سنگین و نوکدار آلہ آہنی سے کھوپری کو توڑ کر دماغ پر زخم کئے
جاتا ہے اور اگر اس طریقہ کے ایک ضرب سے مقدار معین کھوپری توڑ کر زخم نہ پیدا ہو یا ٹھیک چوک کر جسم کے دوسرے مقامات پر لگ جاوے تو اس آلہ خوفناک سے
متواتر ضرب کیجاتی ہے حتی کہ جانور مضروبہ پر متعدد زخموں کی وجہ بے ترحم موت نازل ہو جاوے
یا بعد زخم دماغ پر گردش خون موقوف اور جسم زود مفلوج ہو کر موت جلد نازل ہونے کے لئے جانور
مجروحہ کے دماغ کو بمعہ حرام مغز بذریعہ بید کے پھاڑ دیا جاتا ہے اتنے بڑے بڑے بے
رحمانہ امورات کے قطع نظر بعض ہمارے مشہور مہذب مخبر بوجہ خود انسان جانور مجروحہ کو
اُس کے گھائل ہونے کے دو یا تین منٹ کے گذر جانے پر اُس کے بعد موت اُس کے

جسم کے خون کے خارج کرنے کے بے سود غرض پر اُس کے گلے کو کاٹ کر انسانی خود غرضیون اور اُس کے آزار دہی اور بے رحمانہ حرکات کا خاتمہ کر دکھلاتے ہین اول تو اِن طریقون سے جاندار انتہا درجہ کی تکلیف مین ایک عرصہ دراز تک مبتلا رہتے ہین اور ثانیاً اُن کے اجسام سے پورہ پورہ خون نسبتاً اہل اسلام کے طریقۂ ذبح کے خارج نہین ہوتا - چنانچہ طریقۂ ذبح مین ۹۰ فی صدی خون خارج ہو کر جانور مذبوحہ (بھیڑ و بز و آہو) بدرجہ غایت تین منٹ اور دس سکنڈ مین بالکل مردہ ہو جاتا ہے (دیکھو طریقۂ سوم) اب ہم یہان اپنے ذاتی تجربہ کو درکنار کرتے ہوئے ذیل مین طریقہاے مذکور سے موت نازل ہونے کا زمانہ اور خونی اخراج کی مقدار کو ایک عیسائی ڈاکٹر ڈمبو صاحب کا تجربہ مندرجہ انڈین میڈیکل ریکارڈ مطبوعہ یکم جون ۱۸۹۵ء کے صفحہ ۱۷ سے تحریر کرتے ہین - ڈاکٹر ڈمبو صاحب فرماتے ہین کہ جب جانداروں پر موت بحسب طریقۂ اسٹننگ نازل کیا جاوے تو حالت نزع پندرہ سے بیس منٹ تک جاری رہتی ہے اور جملہ جسم کے خون سے اٹھانیس فی صدی خون خارج ہوتا ہے اور سرد ممالک مین (جہان برفباری ہمیشہ ہوتی ہے) ایسے مردہ کئے ہوئے جانداروں کا گوشت تیرہ دن سے زیادہ نہین رہ سکتا ہے اور اگر بعد دماغ پر ضرب یا صدمہ پہنچانے کے جانور مضروبہ کے گلے کے ظروف خون کو کاٹ دیا جاوے تو ایسا جاندار ایک عرصۂ دراز تک تکلیف پاتا ہے اور اُس کے جسم سے چوبن فی صدی خون خارج ہوتا ہے اور ایسا گوشت صرف پندرہ دن تک اچھا رہتا ہے - گو ہم قبول کرتے ہین کہ بطریقۂ اسٹننگ مردہ شدہ جانداروں کا گوشت نسبتاً تنفس بند کر کے مارے ہوئے جانداروں کے گوشت سے البتہ کسیقدر ٹھیک ہوتا ہے تاہم بدذائقہ - بدرنگ بدبو یا نفرت خیز کریہی بو اور کم و زیادہ لجلجہ ہوتا ہے جو ہندوستان سے گرم ممالک مین جلد غیر لائق غذا ہو جاتا ہے -

سوم طریقہ موت بمعرفت دل بوجہ گردش خون کے موقوف ہونے کے۔ ہم پر اگلے ہر دو بیان کنندہ طبعی طریقہاے موت سے ظاہر ہوتا ہے کہ دماغ کو صدمہ پہچانے اور تنفس بند کرنے سے مراد صرف گردش خون کو بند کرنے کے ساعی ہونا ہے کہ جس واحد طریقہ سے ہی جسم پر موت نازل ہوتی ہے یہان اس امر کی ثبوتی کے لئے ہم سالوتری ولیم ولیمس صاحب کی طب حیوانات کے صفحہ ایک سو گیارہ کی تحریر زیرین پیش کرتے ہین۔ سالوتری ولیم ولیمس صاحب فرماتے ہین کہ حیوانی زندگی کی مداومت ناممکن التفریق طور پر ملحق ہے۔ جسم مین خون کے متواتر گردش کرنے پر جب تک کہ خون کی گردشن جسم مین جاری رہتی ہے تب تک حیوانی زندگی قایم و برقرار رہتی ہے اور جب پھر خونی گردش موقوف ہو جاوے تو حیوانی زندگی کنارہ کش ہو جاتی ہے۔ ہمارے جاندارون پر مختلف طریقہاے نزول موت کے تحقیقات دراصل ہمکو متوجہ کرتے ہین ان مختلف راستون کے دریافت کی جانب کہ جن کے ذریعہ سے خون کی گردش کی کامل موقوفی سرزد ہوتی ہو۔ اب پھر امر مسلم الثبوت ہو چکا کہ جسم حیوان کے خون کی گردش کی موقوفی سے ہی اُسپر موت نازل ہوتی ہے تو اب ہم دریافت کرتے ہین اُن سب غیر مذبوح خوارہٖ نوع انسان سے جو درعوض براہ راست خون کو خارج از جسم کرکے اُس کی گردش کے زود مانع یا موقوف ہونے کے باعث ہوکر جاندارون پر سہل موت نازل کرنے کے اسلامی طریقہ لایق قدر کے عملدرآمد کے درعوض اُن کے سر و بیخ زخم پہنچا کر یا تنفس کو بند کرکے ان کے گردش خون کو ایک زمانہ دراز مین ان صورتون سے موقوف کرنے کے ساعی ہوکر اُن پر ایک نہایت خوفناک و لایق ترس و رحم موت ایک زمانہ دراز مین واقع کرناکیا انسانی ہمدردی کے مزیل اور اُس کے بغیر لازمی خود غرضیون اور اُس کے ایذا دہی کا غایت درجہ متصور نہین ہو سکتا فرض کرین کہ کوئی ایک شریان خصوصًا بڑی مثلًا سیدھے بازو کی کٹ جاوے تو اُسکی کٹی ہوئی انتہا سے خون بہنا شروع ہوتا ہے اور پھر خون جس سرعت سے خارج از جسم ہوتا جاتا ہے تو ساتھ اُسی سرعت کے دل جسم کے

دوسرے اعضا میں منقسم ہونے والے خون کو بطرف عضو جسکی شریان کٹ گئی ہو بار بار روانہ اس
غرض پر کرتے جاتا ہے کہ خون کے پرورش دار خاصیت سے بازو ۔ ساعد و ہاتھ محروم نہ رہکر مردہ
یا لایق عضو دیگر نہ ہو جاوے اگر کٹی ہوی شریان کی انتہا سے سیلان خون موقوف نہ ہوکر جاری رہے
تو دل جسم کے دوسرے اعضا میں منقسم ہونے والے خون کو یہانتک بطرف عضو جسکی شریان کٹی ہو روانہ
کرتے جاتا ۔ حتی کہ قریب قریب تمام جسم یا جملہ جسمی خون کا ایک بڑا حصہ خارج از جسم ہوکر جانور مفروضہ
پر موت نازل ہو جاوے اگر نسبتاً بازو کے شریان کے کوئی ایک شریان جو بڑی بھی ہو اور دل یعنے
خزانہ خون کے قریب تر بھی ہو تو ایسے شریان کے کٹ جانے سے خون جسم سے بزودی تمام اور
بمقدار زاید خارج ہونیکی وجہ جانداروں پر جلد موت نازل ہوتی ہے اگر کوئی ایک شریان جو علاوہ
بڑی اور دل کے قریب ہونے کے اپنے محاذی عضو کے ہم پلہ شریان سے اتنی قربت رکھتی ہو کہ ضرورتاً ایک
وقت واحد یا ایک دستے میں دونوں کٹ سکیں تو اُن کے کٹ جانے پر خون بہ عجلت تمام ایک نہایت قلیل عرصہ
میں جسم سے خارج ہوکر بہ سرعت تمام حیوان مفروضہ پر موت نازل ہو جاتی ہے ہمارے جانداروں پر
اُن کے جسمی خون کو کامل طور پر خارج کرکے انپر زود و سہل موت نازل کرنے کے لئے مذکور تعریفات سے
ملحق شریانیں کے لئے اُن کے اجسام میں تجسس کیا جاوے تو ہمکو صرف گلے کے شریانوں کے دوسرے
کوئی اور نہیں پائے جاوینگے جانداروں کا گلا اُن کے جسمی خون کو خارج کرکے انپر سہل اور بہ عجلت تمام موت
نازل کرنے کے لئے اُن کے اجسام میں ایک واحد جا ہے جس کے کاٹنے سے علاوہ مہردو
جانبی بڑے اور دل کے قریب ترین شریانوں کے دو بڑے وریدیں معہ نرخرہ جو ہوائی نالی ہے کٹ
جاتے ہیں ۔ گلے کو کاٹنے کے واحد عمل سے گردش خون اور تنفس کی موقوفی اور بوجہ نہ گردش
کرنے خون دماغ میں فلوجی غرض ہر سہ طریقہا ئے طبعی موت مذکورہ ایک وقت واحد میں حاصل ہوکر بہت
قلیل عرصہ میں حیوان مفروضہ پر موت نازل کرنے کا باعث ہوتا ہے ۔

عموماً اکثر درندے اور شکار کرنے والے پرندے اپنے مضبوط تیز ولانبے خدادا دانت ومنقارون
سے اپنے شکاری جاندارون کو بہ سہولت اور زود مردہ کرنے کے غرض پر نسبتاً تمام جسمی جگہون کے یہی
گلے کو پھاڑکر خون کو بہا دینے کی قدرتاً تعلیم پائے ہوئے ہین - یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام اپنے خورشی
جاندارون کے اجسام کو خون کے کل لازمی اور احتمالی سمیت سے پاک اور انہیں زود و سہل موت نازل کرنے
کے لئے یہی گلے کو کاٹنا جسکو اصطلاحاً ذبح کہتے ہین تجویز کر رکھے ہین اگر اہل اسلام کے حسب طریقہ
ذبح ایک تیز و حسب ضرورت لانبی ہتھیار سے گلے کے درمیانی حصے مین اڑے طور پر ایک ایسی جنبش طاقت
سے کاٹین کہ گلے کے دونون جانبی شرائین اوداج اور وہ بمعہ ہوائی نالی اور مری یعنے غذائی نالی کے قطع ہو
جاوین اور گلے کے پیچھے کے استخوان جن کو گردن کے منکے کہتے ہین جن منکون کے درمیانی استخوانی
نالی مین حرام مغز یا صلب رہتا ہے کٹ نہ جاوے تو اس عمل سے حیوان مذبوحہ کے جسم کا قریب قریب
سب خون یعنے ۹۰ فی صدی ایک ادنیٰ عرصہ نصف منٹ سے ڈیڑھ منٹ مین خارج ہو جانے سے
جانور مذبوحہ (بھیڑ - بز - آہو) بدرجہ غایت تین منٹ اور دس سکنڈ (منٹ کا ساٹھوان حصہ)
مین بالکل مردہ ہو جاتا ہے اور بیہوشی جانور مذبوحہ پر ۳ سے ۴ سکنڈ مین طاری ہوتی ہے
اور ایسے مذبوحہ جاندار کا گوشت ہندوستان سے گرم ممالک کے موسم گرما مین کہ جب حرارت آفتاب
ایکسو چھ سے بارہ بلکہ بیس تک مطابق فارن ہیٹ صاحب کے مقیاس الحرارت کے ہوتی ہے تو
کامل ڈیڑھ سے دو دن یا چھتیس سے اڑتالیس گھنٹے تک اچھا اور بحفاظت رکھا جاوے تو تین یا چہار
دن تک غیر لائق غذا نہین ہوتا اور موسم سرما مین کہ جب گرمی آفتاب ستر یا اٹھیانو درجہ تک ہو تو اگر
بحفاظت رکھا جاوے تو چار دن تک اچھا اور چھ دن تک غیر لائق غذا نہین ہوتا ہے - حسب تجربہ ڈاکٹر
ڈبسو صاحب (انڈین میڈیکل ریکارڈ مطبوعہ یکم ماہ جون ۱۸۹۵ء کے صفحہ ۴۱۷) اگر بطریقہ اسٹنگ و معہ
گلا کاٹنے کے حیوان کشتہ کے جسم سے چون فی صدی خون خارج ہو کر اس کا گوشت سرد ممالک مین

پندرہ دن تازہ رہ سکتا ہے تو اس حساب سے ہمارے طریقۂ اسلام سے ۹۰ فی صدی خون خارج شدہ جاندار کا گوشت سرد ممالک مین تیس دن رہ سکتا ہے اور طریقۂ یہودیہ (جس مین صرف گلے کے ظروف خون کو کاٹ کر خون بہاکر جاندار کو مردہ کئے جاتا ہے) سے حیوان کشتہ شدہ کے جسم سے بہتر فی صدی خون خارج ہوکر اسکا گوشت سرد ممالک مین اٹھارہ دن تازہ رہ سکتا ہے تو اس حساب سے ہمارے طریقۂ اسلام سے ۹۰ فی صدی خون خارج شدہ جاندار کا گوشت سرد ممالک مین ساڑھے بائیس دن رہ سکتا ہے۔ اگر جانداروں کو قتل کردیا جاوے تو اس عمل مین صلب کے کٹ جانے پر جسم سے متعلق تعلقات دماغ کے دور ہو جانے کی وجہ تمام جسم مین مفلوجی اور گردش خون مین رکاوٹ پیدا ہوکر حالت ذبح کے خونی اخراج کے مانند خون خارج از جسم نہین ہوسکتا یہی وجہ ہے کہ اسلام مین بوقت ذبح صلب کا کاٹنا منع کردیا گیا ہے۔ اور نرخرہ یا ہوائی نالی کے کاٹنے سے عمل ذبح مین غرض یہ ہے کہ حیوان مذبوحہ کے فعل تنفس مین کمی خصوصاً خون جسم کے خارج ہوتے رہنے کے زمانہ مین پیدا ہوکر مذبوحہ جانور پر بزودی موت نازل کرنے مین مدد کرے

ولحم الخنزیر۔

اور (حرام کیا) گوشت سور کا

یہہ امر شان و عظمت اسلام کے خلاف ہوتا بلکہ اُسپر ایک تاریک دہبہ ہوتا جو کبھی اس ناپاک جانور کا گوشت غذاءً اُس مین جائز قرار دیا جاتا۔

لحم خنزیر کے غذاءً استعمال کی برائیون کو ہم ذیل کے ہفت نقصون پر منقسم کر کے ثابت کرینگے کہ یہہ انسان کے لئے ایک ناجائز و نہایت مضر اور لایق ترک غذا ہے۔

نقص اوّل۔ خنزیر اپنی غلاظت خواری و نجاست پسندی سے دایم المریض ہونا

نقص دوم۔ لحم خنزیر مین حسب ضرورت عام مفید جسم انسان اجزا کا نہونا۔

نقص سوم۔ لحم خنزیر مین گندمالی سمیت کا موجود رہنا۔

نقص چہارم۔ لحم خنزیر مین متعدد کیڑون کا وجود پایا جانا۔

نقص پنجم۔ لحم خنزیر کا جملہ انسانی غذائی اشیاء سے دیر ہضم ہونا۔

نقص ششم۔ لحم خنزیر مین بکثرت چربی پائی جانا۔

نقص ہفتم - لحم خنزیر کی خورش بعض مخصوص امراض اور ایک سم کا خون میں مقدار زاید پیدا ہونا جس سم کو کاربالک آسڈ کہتے ہیں -

بیان نقص اوّل

خنزیر کا اپنی غلاظت خواری و نجاست پسندی سے دائم المریض ہونا - انسان کے جملہ خورشی یا غذائی حیوانات بلکہ عالم مخلوقات کے کل جانداروں کی ہیئت مجموعی اور اُنکی عادات کا تصور نسبتًا خنزیر کی شبیہ و عادات سے کیا جاوے تو یہہ علاوہ ایک بد وضع بد شکل سست و کاہل ہونے کے - سردار گروہ حیوانات ناپاک بھی متصور ہوگا - یہہ اپنے وقت ولادت سے ہی ایک شدت کا غلاظت خوار ہی نہیں بلکہ روے زمین کے زمرۂ حیوانات ناپاک میں یہہ ایک بڑا ضرب المثل زبردست بسیار خوار و بلا نوش جاندار ہے جو اپنی ازلی خواہش اشتہا کو فرو کرنے کے لئے کھیتوں اور ڈھیریوں وغیرہ خصوصًا غلیظ جگہوں سے خواہ اُن میں کیسی ہی غلاظت یا نجاست کیوں نہو اپنے اسی لایق شکم میں بھر لیا کرتا ہے یہہ اقسام کی غلاظت اور نجاستیں کھا جاتا ہے اور ان ہی کھائے ہوئے نجاستوں سے پیدا شدہ غلاظتیں یعنے خود کے بول و براز میں جو بدرجہ غایت نجس و ناپاک ہوتے ہیں لت پت یا اُن میں ہمیشہ ڈوبا ہوا رہتا ہے - الغرض یہہ ایک زندہ مجسم تودۂ غلاظت جاندار ہے - پس جب یہہ خیال کیا جاوے کہ ہمارے اجسام کے ہر ہر فرد عضو و آلات ماحصل انہیں اجزا کے ہیں کہ جنکو ہم اپنی خوراک کئے ہوں یا یہہ ہماری غذا کے خاص ترکیبی یا تبدیلی وجود ہوں تو کیا یہہ خنزیر خوار کے تصور کو کافی نہیں کہ اُس کے جسم کے متعدد اعضا و آلات سے (جنکو کہ وہ نہایت پاک و صاف سمجھتا ہے) کوئی ایک اس زندہ مجسم تودہ غلاظت جاندار کے نجس و ناپاک گوشت سے مرتب شدہ ہو ہر ایک انسان بے کم و کاست خصوصًا نجت شدہ اشیا وغیرہ یا نقد

کاایک مجموعہ یا ذخیرہ ہے یا وہ اپنے معدہ وخوردہ طعام کاایک جزاصل یا اختصار ہے ۔

انجیل جدید کتاب متی کے باب ہشتم کے بتیسوین آیت سے عیان ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جو تحقیقاً ایک جلیل القدر پیغمبر ہو گزرے ہین ان ناپاک جانورون کو فقط دیوؤن اور شیاطین کے غرق آب کرنے کے لئے ہی کام مین لائے تھے پس یہہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ انکو اس سے کسی زیادہ مفید کام کے لئے استعمال کرسکین یہہ عموماً مانا گیا ہے کہ جو شئی جس لایق ہوتی ہے وہ اسی طور پر مستعمل ہوتی ہے ۔ سوائے اس کے دیکھو انجیل عتیق کتاب لویٹیکس کے باب یازدہم کی ہفتم آیت کو جس کا ترجمہ یون ہے " اور خنزیر جس کا کھر چرا ہوا ہے لیکن وہ جگالی نہین کرتا اس لئے وہ تمہارے لئے ناپاک یا منع ہے " ہم قبول کرتے ہین کہ کیا انسان وکیا حیوان بلکہ روئے زمین کے کل موجودات ایک خاص کام کے لئے مبعوث ہوئے ہین ولیکن ہم بعض وجوہات کے نظر کرتے ہوئے یہہ بھی کہینگے کہ زندہ مجسم تودہ غلاظت جاندار یعنے خنزیر ہرگز کھانے کے لئے نہین پیدا کیا گیا جس طرح قدرت نے سطح زمین کے پانی کو انسانی وغیرہ تفرخات سے قابل کثیف وناپاک ہونے کے احتمال پر اقسام کے آبی حشرات الارض کو اس مین مبعوث کر کے اسکی مدام صفائی وپاکی کے باعث ہوئی اسیطرح ہماری زمین مسکونہ کے انسانی وغیرہ لازمی روزمرہ کی غلاظتون کو دور کرنے کے لئے چند جاندارون کو پیدا کر رکھے ہین ۔ منجملہ ان سے اقسام کے پرند مثلاً ۔ ابابیل ۔ چغد ۔ الو ۔ مینا ۔ اور اقسام کے چڑیان ۔ گدین ۔ اور چیلین وغیرہ کے ذمہ داریون سے مقرر ہے کہ وہ اقسام کے مردہ اور قریب المرگ حشرات الارض اور مردہ جاندارون کو اپنی غذا بنا کر زمین اور ہوا کو جو بوجوہات معقول خصوصاً انسان کے لئے ہی پیدا شدہ نظر آتی ہے پاک وصاف رکھین تاکہ انسان کے لئے انکی بوسیدگی باعث مضر صحت نہو اسی طرح بھیڑئے اور شغال وغیرہ اقسام کے درندون پر حکم ہے کہ وہ عموماً مردہ حیوانی اجسام کو بوسیدگی وگلنے کے قبل اور خصوصاً مریض وناتوان اور ضعیف یا قریب المرگ جاندارون کو ان کے قبل از مرگ شکار کرکے

اکل کیا کرین تاکہ اُن کے بعد مرگ اُن کے اجسام کی بوسیدگی کی مضرت سے انسان محفوظ رہے الباقی خاص انسان کے روزینہ لازمی غایت درجہ کی نجس و مضر غلاظت یعنے براز جو رکھے رہنے سے خصوصاً اُس کے لئے بدرجہ غایت مضرت بخش ہے گو یہ عملہ بڑی وسعت رکھتا تھا تاہم قدرت نے اس زبردست اور وسیع عملہ کو جہانتک ہماری موجودہ سمجھ ہماری رہبری کرتی ہے ہمکو نظر آتا ہے کہ ایک ہی قسم کے حیوان یعنے خنزیر کو مبعوث کر کے اُسی کے سپرد کیا اور طرفہ یہ کہ ایک واحد جاندار کو قوت اشتہا اتنی عطا کیا کہ وہ روزینہ کئے انسانون کے براز کے ہضم کر جانے پر بھی اپنی خداداد خواہش خورش کو پوری نہ کر سکے انسان وغیرہ مین بسیار خواری کے غایت درجہ کو ظاہر کرنے کے لئے خنزیر کی خورش تمثیلاً زبان زد خلایق ہے ۔ حکمات قدرت کے زمرۂ حیوانات مین ایک یہی واحد جاندار ہے جو صرف انسانی براز پر ہی اپنی زندگی قایم و برقرار رکھ سکتا ہے ہندوستان مین بعض بیدار مغز و کفایت شعار اہل دہ جاروب کشون کی بغیر میسری اور قلت کی وجہ انسانی مضر غلاظت یعنے براز سے اپنا قریہ صاف و پاک رکھنے کے لئے تا حال قدرت کی تقلید پر چند خنزیر پال رکھا کرتے ہین ۔

براز ایک نہایت متعفن غلاظت ہے یا یہ اُن بے بو یا خوش بو ہمارے غذائی اشیا کا ایک حصہ ہے جو انسان کے عموماً کھانے مین آئے ہون ۔ اب جائے غور ہے کہ اُس مین وہ بدبو یا تعفن جو دوسرے حیوانی مادّون کی سڑاہٹ سے ہوتی ہے کہان سے اور کیسے پیدا ہوتی ہو جس طرح دخانی انجنون کی ساخت کے اہنی پرزے جو بوجہ کثرت حرکت کے گھس جایا کرتے ہین اسیطرح انسان کے غیر موقوف جسمی اعمال و حرکات سے جو جسمی ساخت یا آلات کے حصے یا اجزا گھس کر بے کام ہو جاتے ہین وہ حیوانی خاکستر مثلاً بول و براز وغیرہ کے ہمراہ اخراج پاتے ہین جن کی شراکت بول و براز مین تعفن یا بدبو کے باعث ہوتی ہے خصوصاً براز مین علاوہ غذائی اشیا کے آبی و چکٹ قسم کا تھوک لعاب معدہ صفرہ لعاب لبلبہ لعاب امعاء خوردہ ۔ لعاب امعاء کلان جن سب رطوبات کی ترکیب مین

اقسام کے اجزا شریک رہتے ہین - سواے اسکے ان تمام آلات مذکور اور زبان منھ اور حلق کے لعاب دار جھلیون کے وقت ہضم غذا کے رگڑ وغیرہ سے برباد شدہ حصہ اور وہ مضر مرکبات جو لعابات مذکور اور ان کے اجزا اور غذائی اجزا کے لازمی ملاپ سے کیمیائی تبدیلات کے واقع ہونیکی وجہ پیدا ہوتی ہون پاے جاتے ہین - باین وجہ یہہ اقسام کے مضر جزیات جسم وغیرہ کا ایک مرکب مادہ ہے جس کے غیر مفید اور مضر جسم ہونیکی وجہ طبیعت جو ایک بڑی صلاح کار و مدبر بدن ہے اسکو جسم سے ایک وقت مقررہ پر خارج کر دینے کے لئے انسان کو نہایت مجبور کر دیتی ہے جب کبھی یہہ مادہ اپنے وقت مقررہ کے اندر کسی طبعی یا خارجی سبب کے وجہ خارج از جسم نہ ہو تو اس کے یعنے براز کے باعث اخراج یا مضر مادے جسم مین جذب ہو جاتے ہین تو تب اس حالت کو ہم قبض کے نام سے موسوم کرتے ہین جس شکایت مین براز کے باعث اخراج و مضر مادے جسم مین جذب ہو جانے سے وہ خشک ہو کر غیر مقررہ اور دراز اوقات پر بڑی تکلیف وایذا سے بہ حیثیت سدہ ان کے خارج از جسم ہوتا ہے اور ان مضر مادون کا جسم انسان مین جذب ہونا یعنے بوجہ قبض ذیل کی تکلیفات پیدا ہوتی ہین جنکو ہم بڑے نامی گرامی طبیب ڈاکٹر ٹیانر صاحب کی طب (جو حکمت انگریزی کی ایک نہایت معتبر طب ہے) کے جلد دوم صفحہ اکیسو چوالیس سے یہان درج کرتے ہین "بوجہ قبض اقسام کی تکلیف وہ جسمانی و دماغی شکایتین پیدا ہوتی ہین - انسان کی ذہنی قوت پست ہو جاتی ہے اور یہ شکایت کسیقدر کہنہ ہو جاوے تو مریض کی قوت حرکت یا قدرت ریاضت پوری زائل ہو جاتی ہے یعنے وہ نہایت سست و مجہول ہو جاتا ہے اور اکثر نہایت تکلیف دہ درد سر پیدا ہوتا ہے اور کم و زیادہ جسم کے مختلف جگہون مین بے برداشت عصبی درد پیدا ہوتا ہے اور غیر قایم تخیولات و بیہودہ خیالات پیدا ہوتے ہین - اور یہہ تخیولات اکثر اس مین مستقل طور پر بھی قایم ہو جاتے ہین - اب مقام غور ہے کہ یہہ براز خنزیر کا خورد نمک ہو کر اس مین کس قسم کی مضرت اور امراض پیدا کرنیکا باعث ہو سکتا ہے علی الخصوص خنزیر کا ایک ضرب المثل سست و کاہل ہونا بھی برازی خوراک کے ہی وجہہ بیان مذکور سے ثابت ہوتا ہے - ہم قبول کرتے ہین کہ

انسانی پاخانہ میں جو زہر ہے البتہ نہایت کم مقدار میں غذائیت ہوتی ہے ولیکن اُس کے مضر مرکب مادے کسی اور پر کسی حیوان کے لئے مفید ہو نہیں سکتے ملک امریکہ کے ایک مشہور حکیم ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب ہیلتھ ہوم بک کے صفحہ چھپن و ستاون میں خنزیر کو ایک غیر تندرست جانور ٹھہراتے ہیں اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۵۵ میں درج ہے کہ ناپاکی یا غلاظت پسندی ایک سبب الامراض وبائیہ وغیرہ ہے اور خلاف اُس کے پاکی و صفائی ایک وجہ مانع امراض ہے اس سے عیاں ہے کہ غیر تندرستی انسان و حیوان میں خصوصاً بوجہ انکی ناپاکی و ناصفائی اور غلاظت پسندی کے پیدا ہوتی ہے اور یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ غیر تندرست انسان و حیوان بوجہ متواتر مختلف حملہ امراض کے زود فنا ہو کر کم عمر ہوتا ہے اور وہ یہ خنزیر ہمکو علم حیوانات سے امر مذکور کی پوری تصدیق ہوتی ہے علاوہ ازیں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ ناپاک جانور بوجہ غلاظت پسندی کے اپنے سے کم قد و قامت یا کم جثہ کے حیوانات سے نسبتاً کم عمر ہوتا ہے اس امر کی تصدیق کے لئے ہم ذیل میں بمقابلہ خنزیر کے عمر کے چند جانداروں کی عمر درج کرتے ہیں جو نسبتاً خنزیر کے کم جثہ ہوں اور پاکی و صفائی پسند بھی ہوں۔ چنانچہ خنزیر کی عمر سات سے آٹھ سال تک ہوتی ہے خلاف اس کے خرگوش کی عمر سات سے آٹھ سال تک پروردہ بلی کی عمر دس سال تک پروردہ کتے کی عمر سو سال تک خنزیر صحرائی کی بیس سال تک سگ آبی کی پچاس سال تک اور جنگلی بلی کی عمر چھبیس سال تک ہوتی ہے سوا اس کے حشرات الارض میں مگس خانگی جو مانند خنزیر کے شدید غلاظت خوار و نجاست پسند ہوتی ہے اور جسکی عمر چند روز یا بیس دن سے زیادہ نہیں ہوتی۔ خلاف اس کے چیونٹیاں گو بحیثیت جسمانی مگس خانگی سے نہایت چھوٹی ہوتی ہیں ولیکن وہ نسبتاً مگس خانگی سے پاکی پسند ہونیکی وجہ کم از کم ایک سال تک زندہ رہتی ہیں علاوہ ڈاکٹر فٹ صاحب کے قول مذکور کے اس ناپاک جانور کا کم عمر ہونا ایک ایسا امر ہے کہ اُس کے غیر تندرست اور دائم المرض ہونے پر صریح دلالت کرتا ہے۔

ہم اب صفائی و پاکی کے فوائد اور غلاظت و نجاست کے نقصانات سے ظاہر کرتے ہیں صفائی و پاکی

سے مراد وہ پاکی اور صفائی ہے جو جسم انسان و حیوان اور اُن کے متعلق افعال و امور سے الحاق رکھتی ہو
فرض کریں کہ کوئی ایک شی یا جاے پاک و صاف ہو اور کوئی ایک شی یا جاے جو ناپاک و صاف ہو جب
کبھی ہمکو دیکھنے کا موقع ملے تو شی یا جاے پاک و صاف سے طبیعت میں ایک خاص قسم کی تازگی اور
لطف و مسرت حاصل ہوگی اور برخلاف اس کے شی یا جاے ناپاک و غلیظ سے طبیعت میں ایک
خاص قسم کی بے لطفی یا بدمزگی و کشیدگی یا بے چینی اور نفرت پیدا ہوگی گو ان دونوں حالتوں میں
شی یا جاے مفروضہ اور ہمارے اجسام سے کوئی لگاؤ یا تعلق بھی کیوں نہو۔ اگر ہم پاک یا ناپاک شی
یا جاے مفروضہ سے طبیعت میں انقلاب مذکور کی وجہ کے جانب رجوع ہوکر بغور دیکھینگے تو ہم صاف منکشف
ہوگا کہ وہ قوت جسکو قدرت نے انسان و جانداروں کے اجسام میں بطور ایک صلاح کار یا مدبر مقرر کر رکھی ہے
کوئی مفید یا جہت خاص سے پاک یا ناپاک شی یا جاے مفروضہ سے انکی طبیعتوں میں حالات مذکور الصدر پیدا
کرکے ان کے لئے کسیکو موزون اور کسیکو غیر موزون ہونیکی راہ نمائی کرتی ہے عموماً انسان و خواہ حیوانات
کے وہ طبعیات جو پاکی و صفائی پسند ہوتے ہیں ہمیشہ چست و چالاک مستعد و خوش وضع و خوش نما عام مرغوب
تندرست اور باعمر ہوتے ہیں خلاف اس کے ناپاکی و ناصفائی پسند طبعیات عموماً غبی۔ کاہل سست۔ لاپروا
بدوضع۔ بدہئیت۔ غیر مرغوب۔ ناتندرست۔ دایم المرض اور کم عمر ہوتے ہیں۔

ناپاکی و ناصافی خصوصاً انسان کے لئے ایک بلاے عظیم ہے جس کے سبب اس کے متعدد اخلاقی حالات
میں علاوہ صحتی امورات کے سخت فتور پیدا ہوتا ہے عموماً روے زمین پر پاکی و صفائی پسند اقوام سے ایک قوم
ڈچ باشندہ ہالینڈ جو مشہور ہیں جن کے اکثر اخلاق و حالات اپنا نظیر نہیں رکھتے وے نہایت سیدھے جفاکش
ہنرمند مستعد کفایت شعار با تدبیر و تندرست گنے جاتے ہیں خلاف اس کے ناصافی و ناپاکی پسند انسان اکثر
غبی سست مجہول۔ کند ذہن۔ بد لحاظ۔ لاپروا۔ غیر ہمدرد۔ دایم المرض و کم عمر ہوتے ہیں۔ صفائی و پاکی
کے دستور العمل سے اقسام کی علتیں و برائیاں ہمارے نفس و جسم کے دور ہوجاتی ہیں اور اسکی وجہ انسان

کی طبیعت اکثر اپنے موزون خیالات اور اخلاقی امورات سے خود آگاہ ہوجاتی ہے یا اس قسم کے خیالات اور اخلاقی حالات کی ترقی کی قدرت اُس مین خود بخود پیدا ہوجاتی ہے۔ اور یہہ پاکی وصفائی صحیح وسالم خیالات کی ایک قدرتی خوراک ہے خدائے پاک پاک پروردگار عالم قدوس۔ داور یا ایزد پاک ہولی گاڈ[۱] یعنے خصوصاً لفظ پاک ہر مذہب وفرقہ مین اس وسیع زمین و آسمان کے خالق برحق کے عظیم الشان ومتبرک اور پیارے نام کے ساتھہ ملحق کرنا گویا اس لفظ خاص یعنے پاکی کی عظمت وبہتری کو عیان کرتا ہے۔

یہی ہمارے وجوہات مذکورہی ہین کہ ہم دنیا کے مشہور مذاہب مین پاکی وصفائی کو ایک رکن مقدم یا رکن ضروریہ سے دیکھتے ہین۔ نظر برین اگر ہم خیال کرین تو معلوم ہوگا کہ ہماری موجودہ عبادات جو اصل اصول مذہب ہین منقسم ہوتے ہین دو قسمون پر۔ اوّل معاونی یا جسمی جو مقدم اور ادنیٰ ہے جس مین صرف غسل وضو وغیرہ جسمی صفائی شریک ہے جو خصوصاً روحی عبادات کی معاون ہے جس سے روح اس قدر تقویت سہولت وفرحت یا خصوصیت حاصل کرتی ہے کہ اپنے متعلق امورات کو بخوبی ادا کرسکے دوم اصلی یا روحی جو قسم اعلیٰ ہے اور جو بغیر غسل وضو کے ادا ہو نہین سکتی اس مین روح صفائی وپاکی سے فرحت سہولیت یا خصوصیت کی حالت مین پاک کتاب آسمانی کے مقررہ مقدس آیات کے ورد زبان سے اُس خالق کل موجودات اور مالک بے نیاز کو جو تحقیقاً سزاوار حمد وشکر ہے حاضر وناظر سمجھتا ہوا نہایت ادب کے ساتھہ اپنے عجز نما حرکات مین مشغول ہوتا ہوا حمد وشکر جو لب لباب عبادات ہے بجالاتا ہے پاکی وصفائی کی عظمت متبرک قرآن مجید کے مختلف مقامات کے اکثر آیات سے ثابت ہے۔ چنانچہ سورۂ بقر رکوع ۲۷ سے ہم ذیل کی آیۃ پیش کرتے ہین۔ آیۃ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ المُتَطَھِّرِیْنَ۔ ترجمہ۔ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالونکو اور دوست رکھتا ہے پاکی کرنیوالونکو اگر ہم مذہب اسلام سے عبور کرکے دنیا کے اور مذاہب کی جانب رجوع ہو کر مثلاً مذہب اہل ہنود پیش نظر رکھکر غور کرین تو ہمکو صفائی وپاکی عین مذہب کی صورت پر دیکھنے کا موقعہ حاصل ہوگا تمثیلاً

[۱] بمعنی پاک خدا۔ انگریزی۔

روزانہ اشنان جو جسمی صفائی ہے عموماً اہل ہنود مین بطور ایک خاص مذہب کے داخل ہے یہان تک کہ وے
بغیر روزانہ اشنان کے نہ تو اپنی غذا تیار کر سکتے ہین اور نہ کھا سکتے ہین اور نہ انکا معمولی پوجا و سندھیا
جو اہل ہنود مین بطور ایک خاص طرح عبادت کے ہے ادا ہو سکتا ہے پوجا و سندھیا کے ترک کرنے پر وہ ا ستثنے
ملزم نہین گروانے جاوینگے جیسا کہ اشنان کے ترک کرنے پر ہو سکتے ہین پاکی و صفائی کی عظمت کی تصدیق
ہمکو شام بید (جس کا شمار اہل ہنود کے نزدیک کتاب آسمانی سے ہے) کے ذیل مین شلوک یا شعر سے
ظاہر ہوتی ہے شلوک اُچار پرتھم دھرمہا، اِت بید نُوشاسنہ۔ ترجمہ۔ پاکی و صفائی ایک مقدم یا اول
دھرم یا مذہب ہے اور یہہ بید کا حکم ہے۔ عموماً قوم عیسائی پاکی و صفائی کی فضیلت بہ این مبالغہ بیان کرتے
ہین یعنے کلین لی نس اِس نکسٹ ٹو گاڈ لی نس۔ یعنے صفائی و پاکی خدا پرستی کے مطابق ہے۔

قوم یہود اور اہل آتش پرست پاکی و صفائی کے پورے پورے پابند ہین بلکہ یہہ ایک اُن کا
خاص امر مذہبی مقرر ہے۔ اور اقسام کے غیر مہذب و وحشیا قوے ان پاکی و صفائی کے پابند اور اسکی
قدر کرتے ہین یہان تک کہ اکثر جاندار و پرند اپنے اجسام و بال و پر صاف کرتے و رکھتے ہین سوائے اس کے
وے اپنے قیام گاہ ہمیشہ صاف و ستھرے جگہون پر تجویز کر رکھتے ہین۔ بلی۔ کتے۔ شیر۔ گائی
بیل۔ بھیڑ و بکری وغیرہ اپنے اجسام پر ذرہ سی نجاست وغیرہ کے لگنے سے چاٹ کر صاف کر دیتے
ہین۔ الغرض جملہ اعلی مخلوقات جہان مین ایک یہی خنزیر ہے جو اپنی وقت ولادت سے تا دم مرگ ادنی
غلاظتون کی تو کیا اصل بلکہ دنیا بھر کے خراب قسم و مضر غلاظتون سے لاپروا رہا کرتا ہے۔ غالب ہے
کہ اس ناپاک جانور کے نجس گوشت کو غذا خورش کے رواج پر اقسام کے امراض و مضر صحت واقعات
اور اخلاقی فتورات وغیرہ کے انسان مین لاحق ہونے کا یقیناً احتمال ہوتا ہے۔

بیان نقشہ دوم

لحم خنزیر مین حسب ضرورت عام مفید جسم انسان اجزا کا نہ ہونا جسم انسان کی بناوٹ یا پرورش اور زندگی کے لئے اس کے ہر غذائی شئی مین ذیل کے اجزا ایک مناسب مقدار مین فراہم چاہیئے یہہ اجزا سواے پانی کے جملہ تین ہین - اول البیومنیٹ اجزا - یعنے وہ اجزا جو سواے بافتہاے دماغ کے کل جسم کے نرم بافتین مثلاً گوشت و پوست وجھلیان وغیرہ جو جسم کے کل لازمی افعال وغیرہ سے گھس پس کر برباد ہو جانے پر اُن کے مرتب یا مرمت کرنے مین مستعمل ہوتے ہین - مثلاً گیہون مین گلوٹین یعنے وہ مادہ جو بعد نشاستہ نکال لینے کے باقی رہتا ہے اور انڈون مین سفیدی دوم اقسام کے ارضی اجزا وان اجزا سے جسم مین بافتہاے دماغ اور ہڈیان مرتب ہوتی ہین - یہہ اجزا مثلاً کھانا نمک اور دوسرے نمکیات وچونہ وغیرہ سوم جسم کے لازمی حرکات کے لئے ضروری گرمی یا حرارت غریزی پیدا کرنے والے اجزا مثلاً نباتی غذا یعنے گیہون وچانول وغیرہ مین شکر ونشاستہ اور حیوانی غذا مین چربی ہم ذیل کی جدول مین چند عام مستعمل گوشتہاے حیوانات کے مذکورہ عام مفید جسم غذائی اجزا کے مقدار کو بمع لحم خنزیر کے عام مفید جسم غذائی اجزا کے مقدار کے ڈاکٹر جارج بلاک صاحب کے گیڈ تو ہلت یعنے راہ نماے صحت کے صفحہ ۱۳۳ سے یہان درج کرتے ہین -

[illegible]	(١) البیومنیٹ اجزا یعنے وہ اجزا جن سے جسم انسان کا گوشت پوست وغیرہ بنتا ہے -	(٢) ارضی اجزا یعنے وہ اجزا جن سے بافتہاے دماغ وہڈیان جسم کی بنتی ہین -	(٣) چربی یعنے حرارت غریزی جسم مین پیدا کرنیوالے اجزا	پانی
بیف یعنے لحم گاو	١٥،٠	٥،٠	٣٠،٠	٥٠،٠
مٹن یعنی گوشت بز وگوسفند	١٢،٥	٣،٥	٤٠،٠	٤٤،٠
پورک یعنی لحم خنزیر	١٠،٠	١،٥	٥٠،٠	٣٨،٥
بیکن یعنی نمکین لحم خنزیر	٠،٨	١،٣	٧٠،٠	٢٠،٠

اس جدول سے ظاہر ہے کہ لحم خنزیر مین نسبتاً لحم گاؤ و بز و بھیڑ کے کل نرم بافتہاے جسم انسان مثلاً گوشت و پوست وجھلیان بننے کے لائق اجزا کم اور دماغ اور ہڈیون کو مرتب کرنے والے اجزا بدرجہ غایت کم ہوتے ہین - اسیطرح یہہ کہ لحم خنزیر مین گرمی پیدا کرنے والے اجزا نسبتاً لحم گاؤ و بز و بھیڑ کے گرمی پیدا کرنے والے اجزا سے بہت زیادہ ہوتے ہین -

لحم خنزیر مین خصوصاً بافتہاے دماغ وہڈیان بننے کے لائق اجزا کا بدرجہ غایت کم اور حرارت غریزی پیدا کرنے والے اجزا کا بدرجہ غایت زیادہ ہونا ایک نہایت حیرت خیز امر ہے اور ان دونون اجزا کی مقدار مین یہہ ایک اتنا بڑا اختلاف ہے کہ ہمارے دنیا بھر کا غذائی حیوانات کے گوشت سے کسی ایک مین پایا نہین جاتا -

انسان کے قدرتاً عقل و فراست وغیرہ اعلی دماغی قوتون سے لیس بڈا کا جاندارون کے مزین ہونیکی وجہ اسکو ایک ایسی غذا کی ضرورت ہوتی ہے کہ جسمین بشمولیت جسم کے دوسرے بکار آمد اجزا کے وہ اجزا بھی ایک کافی و یا ایک ضروری مقدار مین شامل ہون جو کہ دماغی تصرفات اور اس کے مرتب کرنے مین بکار آمد ہون -

لحم خنزیر مین دماغی تصرفات اور اس کے مرتب کرنے والے اجزا کا بدرجہ غایت کم رہنے کی وجہ خصوصاً انہین ذہنی یا دماغی محنت کش و علم دوست اقوام یوروپ و امریکہ وغیرہ کے لئے سخت باعث مضرت ہے جو اس کے رواج خورش کو اپنے مین رایج رکھے ہون -

بیان نقص سوم

لحم خنزیر مین گندہ مالی سمیت کا موجود رہنا

حیوانات کے قدیم تاریخی معلومات سے یہہ ثابت ہے کہ خنزیر نسبتاً کل حیوانات کے مرض گندہ مالی سے

خصوصاً متاثر ہوتا ہے - یہہ ایک خاص خنزیری مرض ہے جس سے انسان کے مریض ہونے پر اُس کی خصوصیت کی عوام مین شہرت یا سہل آگہی کے لئے بجاے کسی ایک خاص نام کے قدماے اہل یونان اسکرافیولا بمعنی خنزیر کے گلے کی سوجہہ پکارا کرتے تھے جو آج تک رائج ہے - اسیطرح خنازیر یعنے مرض گنڈمال جوکہ مشتق ہے لفظ خنزیر کا اصطلاح عرب مین خصوصاً عوام کی آگہی کے لئے رائج ہے - بعض امراض ایسے ہین جو لازمی یا میراثی یا مخصوص طور پر اکثر جانداروں مین خصوصاً نمود ہوا کرتے ہین - مثلاً بلیون مین تشنجی جھٹکے کتون مین دیوانگی اور خارش - گھوڑون مین متعدی وہملک مرض گلانڈرز اور فارسی اور ہیوز یعنے گھوڑون کا درد شکم جسکو کرکری کہتے ہین اور مرغان خانگی مین گیپس (مرض گیپس مین مرغان خانگی منہہ پھاڑ پھاڑ مر جاتے ہین) اور رسولڈ یعنے اُن کے سرون کا ورم کرجانا اور نابینائی اسیطرح مرض خنازیر خنزیر کا ایک خاص طبعی یا خلقی مرض ہے یا اس مرض کے وقوع کا سمی مادہ بطور خود پیدا ہونے کے لئے جسم خنزیر ایک لایق وجود ہے -

ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک کے صفحہ اٹھاون مین یون تحریر کرتے ہین کہ "وہ سب امراض جو نمود ہوتے ہین دوسرے جاندارون مین سواے خنزیر کے معمولاً خنزیر خوارون مین ایسے لقوے کئے گئے ہین کہ قصابون کے دہوکہ دہی کے آگے ہی انکو اُن کے قطع و برید سے روکدیا جاوے اور احکام سلطنت (ملک امریکہ وغیرہ مین) کا برتاو بھی سواے لحم خنزیر فروشون کے انہی پر سخت ہے جو دوسرے مریض جاندارون کا گوشت فروخت کرتے ہون - اس کا سبب کچھہ تو یوجہہ نہ معلوم ہوسکنے ہر وقت بسرعت تمام خنزیر کی گنڈمالی سمیت کے اور کچھہ تو بوجہہ خنزیر خوارون کے لحم خنزیر مین گنڈمال اور رسولیون وغیرہ کی موجودگی کے دانستہ بے پروائی ہے یہی حکیم اپنا چشم دید ماجرا یون بیان کرتا ہے کہ شہر سنسناٹی واقع امریکہ کے مسلخون مین ان جانورون کے گلون کو بینتے لیجاتے ہوئے دیکہا جن سب سے چند خنزیر ایسے تھے کہ جن کے اجسام مین متعدد رسولیان مقدار مین ایک چھوٹے سیب سے لیکر ایک بڑے

مقدار کے کرم کلہ تک موجود تھے اور اسی شہر کے قصابون کے کہنے سے معلوم ہوا کہ اس قسم کی رسولیان اکثر اندرون
گوشت خنزیر بھی پاے جاتے ہین جنکو قطع کرنے سے ایک پیپ سا مادہ خارج ہوتا ہے ــــــ اس قسم کے
بیمار و پھولے ہوئی لاشین فروخت کرنے کے لئے تیار کی جاتی ہین۔ اور اِس کے کہنے سے شرم آتی ہے کہ اِنکا
گوشت ہمارے بڑے بڑے شہرون مین ایک نہایت عام غذائی اشیا سے ہے یہی حکیم کا بیان ہے کہ
چند سال کے آگے ایک متمول شخص جو رہنے والا قریب راکنگہام ورجینیہ واقع امریکا تھا کہ جس کے پانچ کم عمر جانور اور متعدد
دودھیلی گائیان ضائع ہوگئین بوجہ انکو باہم چروانے کے اسی جاے پر کہ جہان اُس کے خنزیر چروا ے جاتے تھے
یہہ ثابت ہوا کہ خنزیر غلّون کے ٹھوٹیان یا ٹٹّے کھاے یا زیادہ تر انکو جانب کر زمین پر پھینکدیے اور یہہ ٹٹّے گائیون
کے کھانے مین آئے جس کے بسبب ایک قلیل عرصہ مین اُن کے تمام جسم مین خراش پیدا ہوئی اور اُنھون نے اپنے سر پن
رگڑنا شروع کیا اور اُن کے گلے سوجھ و پھول گئے اور وے ایک قلیل عرصہ مین مرگئے یہہ انکی بیماری کو شدید
مرض گنڈمال کہتے ہین اور اِس مرض منحوس کی سمیت ناپاک خنزیرون کے پس خوردہ یا چابے ہوئے ٹٹّلون کے
کی معرفت گائیون کے جسم مین داخل اور بشکل شدید مرض گنڈمال کے ظاہر ہو کر اُن کے موت کے باعث ہوا ایک صحیح انسان کے
لئے گنڈمالی مریض سے باہم ارتباط اِس مرض کے متاثر ہونے کے احتمال پر اکثر حکمتہً ناجائز ہے تو ایسے گنڈمالی یا اس مرض
کے سمیت سے پر لحم خنزیر کو اصالتاً بطور غذا استعمال یا جسم مین داخل کر لیا جاوے تو کتنا سخت احتمال اس مرض کے
وقوع کا ہوسکتا ہے۔ جب سم مرض گنڈمال بیرونی طور پر گردن اور وہان کے غدودون مین نمود ہوتا ہے تو اُسکو
گنڈمال اور جب جسم کے اندرونی مختلف آلات مین پیدا ہوتا ہے تو گو نام اُن امراض کے مختلف ہوتے ہین لیکن عموماً اُن سب
امراض کو اصطلاح طب مین ٹیوبرکیولار ڈزیز یعنے امراض سل کہتے ہین مرض سل یا تپ دق جو اُس کے سخت مہلک
ہونے کی وجہ جو ہر کوئی جانتے ہین اس مرض مین جو مادہ کہ شش سے بذریعہ کھانسی و بشکل پیپ و بلغم خارج ہوتا ہے وہ
یہی گنڈمالی مادہ یا سم ہے جب یہہ گنڈمالی امراض جسم کے کسی حصہ مین نمود ہون تو بیچارہ مریض کو بڑے بڑے دردو
تکلیفات جسمانی مین ایک مدت دراز تک مبتلا رکھکر بالآخر اکثر یا تو جام اجل نوش کرواتے ہین یا کبھی ایک مدت دراز کے دردو

تکلیفات جسمانی یہی انسان میں معذوری بدشکلی اور بدوضعی اُس کے تاحین حیات باقی رکھکر رجوع بہ صحت ہوتے ہیں افسوس ہے کہ یہہ یہان تک ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ اپنی صحت یاب مریض مفروضہ کے آیندہ نسلوں میں بھی نمود ہوہو کر ان کے لئے ایک عرض موروثی ہوجاتے ہیں۔ عموماً ہمارے محققین علم طب اُن گنڈمالی یا مختلف امراض سل کو اُن کے نسلاً در نسلاً نمود ہونے کے خاصیت خاص کی وجہ اُن سب موروثی طور پر نمود ہونے والے سیکڑون امراض پر زیادہ ترجیح دیتے ہیں جو آجتک ثابت ہوئے۔

ڈاکٹر رابرٹ صاحب اپنی طب طبع ہشتم کے صفحہ دوسوستانوے میں یون فرماتے ہیں کہ یہہ امراض زیادہ تر بچوں اور کم عمر انسانوں میں نمود ہوا کرتے ہیں اب اس سے عیان ہے کہ یہہ امراض اکثر انسانی درخت کے ترو تازہ اور بارور وغیرہ ہونے کے قبل ہی اُس کو صفحہ ہستی سے نابود کردیا کرتے ہیں۔ ہم ذیل میں اُن اقالیم کو درگزر کرتے ہوے جہان کثرت سے لحم خنزیر غذاءً استعمال ہوتا ہے فقط اُن ممالک کے سالیانہ تعداد اموات ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں جہان نسبتاً یہہ غیر صحیح گوشت غذاءً کم مستعمل ہوتا ہو۔

رجسٹرار جنرل سرکار برطانیہ اور ایرلینڈ کے اٹھارہ سو چھیاسٹھ سال کے رپورٹ سے ظاہر ہے کہ اس سال ان ممالک کی آبادی دوکروڑ بارہ لاکھ دس ہزار اور بیس تھی جن میں تعداد اموات سب قسم کے امراض سے پانچ لاکھ چھہ سو اسی اور نو وقوع میں آئی اُس تعداد اموات سے بہتر ہزار چار سو پچیس یعنے مختلف قسم کے امراض کے سر ششں اموات کو ایک موت صرف چار قسم کے گنڈمالی امراض سے جو نہایت عام ہیں بہ حسب ذیل وقوع میں آئے

۱۔ ٹیبیز میسنٹیریکا یعنے گنڈمالی ٹرہاوٹ غدود شکم ـــــــــــــ ۶۳۷۷
۲۔ مرض گنڈمال ـــــــــــــ ۲۹۰۱
۳۔ مرض سل یا تپ دق ـــــــــــــ ۵۵۷۱۴
۴۔ ہیڈروکفلس یعنے گنڈمالی اجتماع آب اندرون دماغ ـــــــــــــ ۷۴۳۳
جملہ ـــــــــــــ ۷۲۴۲۵

ہماری تحریر بالتصدر ہماری تحریک خیال کو کافی ہے کہ اقسام کے گنڈمالی امراض سے صرف چار نہایت عام قسم کی گنڈمالی
امراض کے وجہ ہمارے مذکورالذکر کثیر التعداد اموات وقوع مین آئے تو اگر باقی مختلف اقسام کے سینکڑون گنڈمالی
امراض سے فوت شدہ انسانون کی گنتی ہوکر اُن مین شامل کئے جاوین تو تعداد اموات جدول مذکور سے بہت ہی
زیادہ شمار مین آتی ہوتی اگر ہم اِس گنتی مین اُس تعداد انسان کو بھی شامل کرین جو اِن ناپاک امراض سے مریض
ہوکر پنجۂ اجل سے چھوٹ گئے ہون تو ہمپر صاف منکشف ہوگا کہ جس طرح ہندوستان مین بخارات نسبتًا اور
دوسرے امراض کے ایک عام امراض گنے جاتے ہین اسیطرح گنڈمالی امراض نسبتًا جملہ انسانی امراض کے انگلستان
مین ایک نہایت عام بیماریون سے ہین اور جس طرح باشندگانِ ہند کے لئے اکثر بخارات ہی عام وجہ موت کا
ذریعہ ہوتے ہین تو اسیطرح انگلستان کے باشندون کے لئے گنڈمالی امراض ہی عام وجہ موت کا ذریعہ ہوتے ہین
ہین - قطع نظر انگلستان کے ہم اگر کوئی دوسرے اقلیم کے انسانون مین بوجہ خنزیر خواری کے گنڈمالی امراض
سے مریض ہونیکے حالات کے جانب رجوع ہوکر تجسس کرین تو ہمکو کلکتہ کے طبی اخبار انڈین میڈیکل ریکارڈ کے
پرچہ یکم اپریل ۱۸۹۵ء کے صفحہ ۲۰۶ سے معلوم ہوگا کہ اقلیم امریکہ کے مہذب شہر نیویارک مین جہان لحم خنزیر بکثرت
تمام غذاءً استعمال ہوتا ہے کئی متعدد گنڈمالی امراض سے صرف ایکہی قسم کے گنڈمالی مرض کی وجہ جسکو ٹیوبرکلوزز
(جس مرض کا بیان ہم اس بیان سوم کے اخیر مین تحریر کرینگے) کہتے ہین - ۱۸۹۵ء سال کے اول سہ ماہی کے
کسی ایک ہفتہ کے نہایت قلیل عرصہ یعنے سات یومیہ مدت مین اس مرض خاص سے جملہ ایکسو تہتر (۱۷۳) انسان مریض
ہوکر ایکسو گیارہ پنجۂ اجل کے شکار ہوئے گو ہم قبول کرتے ہین کہ سلی وگنڈمالی امراض بعض اوقات اُن انسانون
مین بھی پائے جاتے ہین جو لحم خنزیر غذاءً استعمال نہ کرتے ہون جسطرح جملہ حکماؤن کا اتفاق اس امر پہ ہے کہ موروثی
میلان ناقص غیر صحیح یا بد غذا غلاظت پسند عادات مرطوب یا خراب ہوا ذہنی محنت تفکرات اور دوسرے اسباب
جن سے خون مین بگاڑ پیدا ہوتا ہے انسان مین موجب اِن امراض کے وقوع کے ہوتے ہین (اور یہ امر ہی بالکل ثابت
ہے کہ خنزیر مین مرض گنڈمالا یا اس مرض کا سم اُس کے غیر صحیح یا بد غذا (براز انسان وغیرہ) اور لا انتہا غلاظت پسند

عادات کے باعث پیدا ہوتا ہے) تو بقول حکما یہہ امراض اُن انسانوں مین بھی نمود ہونا ممکن ہے جو بد عادات مذکورہ
کے عادی ہوں باوجود اس کے کہ وہ اس غذائے ناپاک کے استعمال سے دست بردار ہی کیوں نہوں لیکن یہہ مرض
ناپاک خصوصاً خنزیر خوار انسانوں مین نسبتاً غیر خنزیر خوار انسانوں کے کثرت سے نمود ہونا اور اُن کے لئے عام وجہ
موت کا ذریعہ ہونا ہمارے لئے ایک نہایت صریح دلیل ہے کہ ہمارے حکماؤں کے مذکور الصدر بیان کنندہ ان امراض
کے اسباب وقوع کے اور شمولیت اس ناپاک لحم خنزیر کے خوراک کے خنزیر خواروں مین یہہ امراض اس قدر
کثرت سے ہوا کرتے ہین ورنہ غیر خنزیر خواروں کے مانند یہہ امراض اُن مین بھی شاذ ونادر ہوئے ہوتے ان
امراض کے سالیانہ تعداد اموات کے شمار کے لئے اگر ہم روے زمین کے سب باشندوں کو دو حصوں پر ایک
وہ جو غذائے لحم خنزیر استعمال کرتے ہوں اور ایک وہ جو اُس سے پرہیز کرتے ہوں منقسم کرکے یہاں ہمارے
روزانہ مشاہدوں کی مدد سے اندازہ کرین۔ تو غالباً گنڈمالی وسلی امراض سے زیادہ تر اموات اُن ہی انسانون
مین پائے جاوینگے جو لحم خنزیر اکثر غذائے استعمال کرتے ہوں اس امر کی تصدیق کے لئے ہم ڈاکٹر فٹ صاحب و ڈاکٹر
ڈریسڈیل صاحب و ڈاکٹر مجرنڈ صاحب کی تحریر ذیل دربارۂ اہل یہود مقیم لنڈن کے گنڈمالی وسلی امراض سے
مریض نہونا کافی ہے۔

ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک مین بہ بیان مرض گنڈمال یوں فرماتے ہین کہ "اس مرض کے جملہ اسباب
وقوع سے لحم خنزیر کی خورش بھی ایک سبب ہے" اور ڈاکٹر ڈریسڈیل صاحب برٹش میڈیکل جرنل جلد اول ۱۶ /
اپریل ۱۸۸۹ء کے صفحہ ۸۱۵ مین یوں تحریر کرتے ہین کہ "ملک پیارس واقع فرانس مین مرض سل سے جملہ اموات
۹۸۰۰۸ - اور دوسرے مختلف قسم کے گنڈمالی امراض سے ۴۸۱۷ - اموات وقوع مین آئے جن کا جملہ پچاس
ہزار آٹھ سو پچیس ہوتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ان ایام (سنہ ۱۸۸۸ء) مین ملک پیارس کے جملہ اموات کے
حصہ چہارم کے قریب اموات گنڈمالی امراض کے وجہ وقوع مین آئے اور ملبورن واقع آسٹریلیہ اور گلاسگو واقع
انگلستان مین مرض سل سے متاثر چارپایوں کے گوشت کے خوراک کی وجہ ان امراض کا انسان مین نمود

ہونا تصور کئے گیا ہے۔ اور میرا ذاتی تجربہ در بارہ اہل یہود جو کہ مقیم ہیں لنڈن کے ایسٹ اینڈ میں یون ہے کہ یہان کے اہل یہود کا مرض سل سے فوت ہونا تحقیقاً ایک نہایت شاذ و نادر واقعہ ہے اور یہہ لوگ جنکو سب کوئی جانتے ہین بہت مخصوص ہین قسم گوشت کے خرید کرنے مین جسکو کہ وہ غذاءً استعمال کرتے ہین" اور یہان ڈاکٹر ڈرلیسڈیل صاحب فرماتے ہین کہ "ہمارے بڑے بڑے شہرون مین مرض سل کی اس قدر کثرت کی پوری تحقیقات کی جاوے کیونکہ یہہ سخت لایق افسوس ہے کہ ایک واحد مرض سے یہہ اتنی خوفناک بربادی ہماری قوم پر نازل ہو بغیر عملدرآمد اُن جملہ تدبیرات کے جو اس مرض کے روک کے لئے تجویز کئے جاوین" ڈاکٹر ڈرلیسڈیل صاحب بحوالہ ڈاکٹر بھرنڈ صاحب برٹش میڈیکل جرنل جلد اول ۴ مئی ۱۸۸۹ء کے صفحہ ۱۰۳۸ مین یون فرماتے ہین کہ "ہونڈس ڈچ واقع لنڈن کے غریب یہودیون مین بھی مرض سل سے مریض نظر آنا تحقیقاً نہایت شاذ و نادر واقعہ ہے حالانکہ یہہ مرض جاے مذکور کے دوسرے باشندگون مین بکثرت تمام پایا جاتا ہے" اور ڈاکٹر بھرنڈ صاحب عموماً مختلف امراض سل و گنڈمال کے نمود کی کثرت مرض سل سے مریض چارپایون کے گوشت اور دودھ کی خورش کی وجہ تصور کرتے ہین اور وہان کے یہودیون کا ان امراض سے شاذ و نادر مریض ہونا اس مرض سل سے مریض گوشت کے نہ کھانے کی حفاظت پر تصور کرتے ہین ڈاکٹر ڈرلیسڈیل صاحب کی مذکورۂ بالا راے کہ یہہ یہودیون کا مخصوص ہونا قسم گوشت کے خرید کرنے مین اور ڈاکٹر بھرنڈ صاحب کی راے مرض سل سے متاثر چارپایون کے گوشت کے نہ کھانے پر لنڈن کے مقیم غریب یہودیون کا مرض سل سے متاثر ہونا کہانتک قابل اعتبار ہے ہمکو قبول کرنے مین تامل ہے کیونکہ شہر لنڈن مین اول تو جانورون کو ڈاکٹرون نے بغور امتحان کرکے صحیح و تندرست نظر آتے ہوئے جانورون کو ہی انسانی خوراک کے لئے مردہ کرنے کی اجازت دیتے ہین اور ثانیاً بعد کشتن اُن کے تمام گوشت اور جملہ آلات وغیرہ کو بذریعہ خوردبین وغیرہ کے بغور ملاحظہ کرکے اگر قابل خوراک یعنے صحیح و تندرست ہو تو فروخت کرنیکی اجازت دی جاتی ہے ورنہ سلی وغیرہ امراضی تغیر و تبادل سے مشتبہ گوشت و آلات وغیرہ گڑوا دئے جاتے ہین

جانوروں اُن کے گوشت کے اس قسم کے طبی معائنہ و تحقیقات کے لئے یوروپ کے ہر مہذب شہر میں متعدد ڈاکٹر
وسالوتری وغیرہ مقرر ہیں اور اس میں ہر سال ایک صرفہ کثیر ہوتا ہے تاہم اس بلاے مرض سل گنڈمال سے
اہل یوروپ خصوصاً خنزیر خوارون کو نجات نہیں ملتی جانورون کے گوشت کا یہہ طبی معائنہ شہر لنڈن مین
بوجہ اُس کے دنیا بہر مین ایک واحد متمول شہر ہونے کے بڑی غور و فکر و سختی و بہت صرفہ سے انجام دیا جاتا
ہے اب مقام غور ہے کہ جو گوشت طبی طور پر بعد معاینہ انسان کے خوراک کے لئے غیر مضر مقرر ہو کر عوام
مین فروخت ہوتا ہو تو اس سے ایک قوم خاص (خنزیر خوار) کا اسکی مضرت یا مرض سل اور گنڈمال مین مبتلا ہونا
اور ایک قوم دیگر (اہل یہود) جو کہ غیر خنزیر خوار ہین اس بلاے بے درمان سے محفوظ رہنا ایک امر حیرت خیز و غیر معمولی ہے
اور اس حیرت خیز معاملہ کی وجہ اہل یہود کا مرض سل سے متاثر گوشت کا نہ کہانا اور انکا قسم گوشت کے خرید کرنے مین خصوصیت
تصور کرنا گویا اس امر خلاف کو قبول و ثبوت کرنا ہے کہ لندن کے غریب و غیر واقف علم طب یہودیون کا قوت ادراک و طاقت
شناخت صحیح و غیر صحیح یا سلی مادون سے پُر گوشت کے پہچاننے مین صرف شہر لنڈن کے علم طب سے غیر واقف
عوام پر ہی سبقت نہیں رکہتی بلکہ ان سب مقیم لنڈن طبی مخصوص تعلیم یافتہ سالوتری اور ڈاکٹرون پر فوق رکہتی ہو
جو کہ اپنے ادراک اور طاقت شناخت کو قدیم و جدید بڑے بڑے نامور حکماؤن کے قابل اطمینان تجربون کے
وسیع ذخیرون سے آراستہ اور اپنی انسانی محدود بصارت کو (برخلاف شہر لنڈن کے مفلس یہودیوں کے)
آلات مثلاً خوردبین کے ذریعہ سے وسعت و کشادگی حاصل کر کے عموماً اقسام کے امراض اور خصوصاً سلی مادون
سے پُر جاندارون کے گوشت کو کامل طور پر شناخت کرنے کے سہل ذرائع حاصل کئے ہون ہمارے حسب تحقیقات
و اطلاع اُن تمام ممالک مین جہان اہل یہود جاندارون کو بطور خود بطریقہ خاص مردہ نہ کر سکتے ہون یا جہان اہل
اسلام کا طریقہ ذبح رائج نہو یا جہان غیر مذبوح یا طریقہاے غیر مثلاً اسٹننگ وغیرہ سے مردہ شدہ حیوانات کا
گوشت فروخت ہوتا ہو ایسے سب مقامات مین اہل یہود کا مجبوراً دستور العمل یہہ ہے کہ وہ اس گوشت کو خرید
نہین کرتے کہ جسکی روئیت و رنگت و بو وغیرہ قریب قریب اس حیوان کے گوشت کی رنگت و روئیت و بو وغیرہ کے

مطابق ہو کہ جسکو وے اپنے طریقۂ خاص سے مردہ کرکے خون کو اُس کے جسم سے خارج کرتے ہون علاوہ ازین

اہل یہود کا قسم گوشت کے خرید کرنے مین خصوصیت بوجہ انگلستان کے قصاب خانون یا فروخت گاہون مین

باہم فروخت ہونے گوشت ہاے حیوانات بمعہ لحم خنزیر کے ہے کیونکہ جسطرح لحم خنزیر اہل اسلام کے لئے منع ہے اسی

طرح اہل یہود کے لئے بھی منع ہے اور مردار خوار باشندگون کے ممالک مین مردہ جاندارون کے گوشت

کے فروخت ہونے کے احتمال پر لنڈن کے فروخت گاہون کے گوشت کو اہل یہود بغور و ملاحظہ خرید کرتے ہین

کیونکہ کھانا مردہ جاندارون کے گوشت کا اُن کے لئے منع ہے (دیکھو انجیل عتیق کتاب لوٹیکس کے فصل یازدہم

کے اکثر آیتون کو) حاصل کلام اہل یہود کی خصوصیت قسم گوشت کے خرید کرنے مین صرف مذہبی بنا پر ہے نہ کہ

جس طرح ڈاکٹر ڈریسڈیل صاحب خیال کرتے ہین ہم سہولیت بیان کی غرض پر انسان پر نازل ہونے والے

کل گنڈمالی امراض کو ایک بیرونی یا نمایان دوم اندرونی یا غیر نمایان جملہ دو حصون پر منقسم کرکے ظاہر کرینگے کہ یہہ

امراض کس درجہ مہلک اور تکلیف دہ ہین۔

اولاً بیرونی گنڈمالی امراض کا بیان۔

(۱) مرض گنڈمال ۔ زبان لیاٹن مین اسکو اسکرافیولا یعنے خنزیر کے گلنے کی سوجھہ عربی و فارسی مین

خنازیر۔ ہندی مین گنڈمال یا کنٹ مال کہتے ہین۔

بہ بیان مرض گنڈمال ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک مین یون فرماتے ہین کہ "یہان طبی کدالی

زن کھودتا ہے جڑون کو اُن کل امراض کے پورہ نصف حصہ کو جو عموماً انسان پر نازل ہوتے ہین یعنے انسان پر نازل

ہونے والے کل امراض کے نصف حصہ گنڈمالی امراض شمار کئے گئے ہین۔ اس مرض مین جبڑے کے نیچے اور اُس کے

زاویہ کے غدودین بہ نسبت اور جگہون کے غدودون کے اکثر متاثر ہوتے ہین اولاً ان غدودون مین ایک

مجہول یا سست سوجھہ پیدا ہوتی ہے جس سے اُن مین بڑھاوٹ ہوتی ہے اور یہہ بڑھاوٹ بغیر کسی سرخ

وتکلیف کے مہینون یا برسون تک جاری رہکر جب کبھی کسی خلل کے بہ سبب مرض ترقی کرے اور غددوون مین
مراونٹ کا میل ہو تو طبیعت بگڑتی ہے۔ مریض کہ جسکی طبیعت شروع سے غیر صحیح تھی اب مہرج اور بیچین ہوجاتی
ہے۔ ایک پست قسم کا بخار شروع ہوتا ہے اشتہا جاتی رہتی ہے کان ناک اور آنکھ سے غیر صحیح ریزش یا پیپ
جاری ہوتا ہے اور اکثر لڑکیون مین ان کے زنانی آلات سے ایک تکلیف دہ ریزش جاری ہوتی ہے اب غدود اور
اطراف کے نرم بافتون مین سڑن پیدا ہوتی ہے اس کے ساتھ ہی اندرونی جسمی آلات مثلاً شش جگر گردے
وغیرہ مین گنڈمالی مادہ کی پچہر کا اکثر میل ہوتا ہے اس مرض کی خاص عفونت سے مریض اور اسکی خویش واقارب
وغیرہ کو سخت نفرت پیدا ہوتی ہے مابعد ایک مدت دراز مین یا تو یہہ ایک بدشکل کھرنڈ یا داغ باقی رکھکر اِلتیام پاتا
ہے یا اس کے ساتھ دوسرے اندرونی خلل پیدا ہونے پر مریض سفر دارالبقا کو اختیار کرلیتا ہے۔

(۲) گنڈمالی پھوڑے۔ یہہ اکثر بعد سڑن گنڈمالی غدوودون کے نمو ہوتے ہین یہہ اکثر گردن
بازو۔ اور لبون پر ہوتے ہین۔ اور بدقت اور بدیر اِلتیام پاکر بدنما کھرنڈ باقی رکھتے ہین۔

(۳) گنڈمالی ونبلیان۔ یہہ بوقت سڑن گنڈمالی غدوودون کے وہان کے اطراف کے نرم بافتون مین
پیدا ہوتے ہین اور انسان کے زیادہ تکلیف دہی کے لئے یہہ بھی مانند گنڈمالی غدوودون کے بدیر پیپ کرتے
ہین اور بعض اوقات گہرے اور بے ترتیب ہوتے ہین تو اُس وقت اُن مین بڑے بڑے ناسور پیدا ہوسکتے ہین
اگر یہہ ونبلیان جب کبھی جسم کے لامبے ہڈیون پر مثلاً بازو۔ ساعد۔ ران اور پنڈلیون پر نمو ہوتے ہین تو
اُن ہڈیون مین سڑن پیدا ہوتی ہے اور یہہ بھی بدقت اور بدیر درست ہوتے ہین اور درست ہونے پر بھی
نہایت بدنما کھرنڈ باقی رہتا ہے۔

(۴) ہڈیون کی گنڈمالی سڑن۔ یہہ ایک نہایت تکلیف دہ مرض ہے جس مین سڑنے والی ہڈیان
سوجتی ہین۔ اور جلد جسم جوان کے اوپر ہو سوجتا اور سرخ ہوجاتا ہے بخار آتا ہے یہہ تکلیف تھوڑی
یا زیادہ مدت جاری رہکر بعدہ پوست کے سڑ کر دور ہوجانے پر ہڈیون مین سڑن پیدا ہوکر مردہ ہڈی کے

ھیں چھین ٹکڑے نکلنا شروع ہوتے ہیں یہہ مرض اپنے ہمسایہ بافتون کو بھی خراب کر دیتا ہے خصوصاً جب مفصلون کے قریب کے ہڈیاں متاثر ہوتی ہیں تو مفصلون کو بھی اپنے شریک کرکے خراب کر دیتے ہیں۔

۵۔ **گنڈمالی آشوب چشم** یہہ شکایت شیر خوار یا کم عمر بچون میں پیدا ہوتی ہے اُس میں دونون آنکھ ایک وقت واحد میں متاثر ہوتی ہیں اور آنکھ سرخ اور آنکھ کے پردہ قرنیہ پر چھوٹی چھوٹی پھنسیان پیدا ہوکر پھوٹ جانے پر وہاں پھوڑیاں پیدا ہوتی ہیں۔ روشنی کی برداشت بالکل موقوف ہوجاتی ہے جس کے سبب بچہ ہمیشہ پوپٹے بند کر لیا کرتا ہے اور اکثر تاریکی میں رہنے کا قصد کرتا ہے آنسو بکثرت جاری ہوتے ہیں سخت تکلیف اور درد ہوتا ہے ناک و سوراخون میں درد و تکلیف ہوتی ہے۔ لبین سوجھ جاتی ہیں کانون کے اندر اور باہر پھوڑے پیدا ہوتے ہیں اس مرض کے بعد شفا مریض کی بصارت میں خلل یا وہ اندھا ہوجاتا ہے۔

۶۔ **لعاب دار جھلیون کی گنڈمالی سٹرن**۔ لبون کے اندر کی چکنی چمکدار اور شفاف پوشش کو لعاب دار جھلی کہتے ہیں۔ اس شکایت میں لب کان ناک کے لعابدار جھلیاں کم یا زیادہ سٹر جاتی ہیں اور ان میں درد و تکلیف پیدا ہوتی ہے۔

۷۔ **تخم فوطہ کی گنڈمالی سٹرن**۔ اِس میں تخم فوطہ بہ سبب گنڈمالی مادہ کے بچھر کے بے ترتیب طور پر بڑھاوٹ کرتا ہے اور بعد چند ایام کے پھوٹ جاتا ہے اِس کے ہمراہ فوطہ بھی سٹر کر اُس میں سوراخ ہوجاتا ہے اور اِس سوراخ کے باہر پھوٹا ہوا تخم فوطہ باہر نکل آتا ہے اکثر اُس کو کاٹ کر نکالدینے پر مریض اچھا ہوجاتا ہے اگر بروقت علاج نہوا اور اُس کے ساتھ امراض شریک ہوجاویں تو روح مریض ان تکلیفات سے سبکدوش ہونیکے لئے اپنے قالب خاکی سے کنارہ کش ہوجاتی ہے۔

۸۔ **گنڈمالی مرض مفصل**۔ اِس میں مفصلون کی ہڈیاں و نرم بافتیں سوجھ جاتی ہیں یا مفصل نرم ہوکر بے ترتیب ہوجاتے ہیں اس کے پوست میں سوجھہ و بالیدگی پیدا ہوتی ہے اب مفصل کی رنگت ایک خاص

قسم کی ہوجاتی ہے تو اسکو زبان انگریزی مین وہیٹ سویلنگ یعنے سفید سوجھ کہتے ہین الحاصل مفصل مین پیپ
پیدا ہوکر ادہر ادہر پھوٹ کر نکل جانے پر متعدد ناسور باقی رہجاتے ہین اور متاثرہ مفصل ایک مدت سے بیحرکت
رہنیکی وجہ اس جانب کے عضو مین نوبت حرکت بالکل مفقود ہوجاتی ہے عام طبیعت مین کم یا زیادہ فتور واقع
ہوتا ہے جسم کے اندرونی آلات مین گنڈمالی مادہ بھیرنے کا میلان ہوتا ہے اگر ایسا ہو تو بیچارہ نیم مردہ
مریض پر موت زود نازل ہوکر اسکو ایک مدت دراز کے درد و تکلیفات جسمانی سے رہا کردیتی ہے

دوم اندرونی گنڈمالی امراض کا بیان

کوئی بافت جسم انسان مین ایسی نہین کہ جس مین یہہ منحوس امراض نمود نہ ہوتے ہون تیرہ سو ستر
مختلف گنڈمالی مریضون کے مشاہدہ سے ذیل کے اندرونی آلات مین ان امراض کا واقع ہونا ثابت ہوا
جنکو ہم بحیثیت اُن کے موثر ہونے کے یکے بعد دیگرے درج کرتے ہین - اول شش مابعد آنتین -
انتون کے غدود - نرخرہ - لمفیاٹک گلانڈز یعنے جسم کے غدودین بروونکی ملفوفہ جھلی - طحال گردے
شش کی ملفوفہ جھلی - جگر جیرہ ہوا - ہڈیان تولید وتناسل کے آلات دماغ اور اسکی ملفوفہ جھلیان
مجرہ بول - دل کی ملفوفہ جھلی - معدہ پوست جسم - جسم کی مچھلیان یا گوشت زبان فیرنگس و انیڈ افیگس
یعنے غذا کو منہ سے معدہ مین پہنچانے والی نالی للبلبہ اور دل یہہ گنڈمالی مادہ بحیثیت اپنے رنگ کے
ایک خاکی دوسرا زرد جملہ دو قسم کا ہوتا ہے خاکی مادہ متاثرہ آلات مین بشکل چھوٹے چھوٹے متعدد اور
سخت دانون کے نظر آتا ہے اور زرد قسم کے دانے بڑے بڑے اور متعدد اور اکثر نرم ہوتے
ہین متاثر آلات مین ان دونون قسم کی بھیر سے اُن کے اطراف کے نرم و نازک بافتون مین بڑا تغیر و
تبدل واقع ہوتا ہے جس سے متاثرہ آلات اپنا فعل برابر ادا نہین کرسکتے ہو حالات انسان مین بڑے
بڑے درد و تکلیفات وغیرہ کی صورتون مین نمایان ہوتے ہین ہم ذیل مین چند نہایت عام مشہور اندرونی

گنڈمالی امراض تحریر کرتے ہین۔

اولاً شش کا گنڈمالی امراض سے متاثر ہونا۔ اطبا نے اس کے کئی اقسام مقرر کئے ہین ان سب سے ایک مشہور قسم وہ ہے جسکو زبان لیاٹن مین ٹیوبرکیولر تھیسیز یا تھیسیز پلمونیلس یعنی لاغری اور زبان انگریزی مین کنسمشن یعنے جسم کو کھا لینے والا یا برباد کردینے والا مرض کہتے ہین۔ فارسی وعربی مین مرض سل و تپ دق کہتے ہین یہہ ایک قریباً لا علاج اور سخت مہلک مرض ہے جس کے صرف نام ہی سے خود خوف طاری ہوتا ہے۔ ڈاکٹر فٹ صاحب کی کتاب پلین ہوم ٹاک کے صفحہ دوسو پچپن مین درج ہے کہ مشتہر شدہ فوت و پیدائش کے کاغذات شمالی امریکہ و فرانس و انگلنڈ سے ظاہر ہوتا ہے کہ عالمگیر امراض وبائیہ کے غیر موجودگی کے ایام مین ممالک مذکورہ کے جملہ اموات کا ایک ثلث حصہ بوجہ امراض شش کے ہوتا ہے اور بچون مین یہہ تعداد زیادہ تر ہوتی ہے یہان ڈاکٹر فٹ صاحب خیر تک کہتے ہین کہ کیا یہہ تعداد اموات دراصل مسلول مریضون کے ہین سنہ ۱۸۶۶ء مین ملک انگلستان کے جملہ اموات یعنے بہتر ہزار چہار سو پچیس اموات سے پچپن ہزار سات سو چودہ اموات اس مرض خاص کی وجہ صادر ہونا ثابت کرتا ہے کہ یہہ انگلستان مین ایک نہایت عام مرض ہے اس مرض سے ہزارون خاندان تباہ ہوگئے اور ہر سال ہوئے چلے جاتے ہین اس کے نام سے ہزارون کے کان کھڑے ہوتے ہین اور کانپتے ہین اکثر یورپ مین کسی کو مسلول یا مدقوق یعنے مریض تپ دق کہنا ایک بڑا دشنام یا انسان کی طبیعت مین کراہیت یا رنج پیدا کرنے والا ایک زبردست حملہ سمجھا جاتا ہے یہہ انسان کے لئے ایک ایسی سخت بلائے عظیم ہے کہ جس سے مریض ہونے پر اسکو لابُد سفر دار البقا کو اختیار کرلینا لازم آتا ہے یہہ ایک خاص موروثی مرض ہے جو مریض مغروضہ کے نسلاً در نسل باقی رہتا ہے اور حسب تجربہ ہر تین مسلول سے ایک مین موروثی طور پر اس کا موجود ہونا ثابت ہوا ہے اس مرض مین گنڈمالی مادہ اکثر شش کے اوپر کے حصہ کے مختلف جائیون مین خون سے بمقدار کثیر بھر جاتا ہے اس مادہ کی بھر کی ہر ج

سے انسان مین ایک خشک اور ہلکی کھانسی شروع ہوتی ہے رفتہ رفتہ یہہ کھانسی ترقی کرتی ہے
اور جب یہہ بچھہ ہوا گنڈمالی مادہ نرم ہو کر اپنے اطراف کی شش کے مہین ونازک بافتون کے ہمراہ پیپ
آمیز بلغم کی صورت مین خارج ہوا کرتا ہے تو پستی اس درجہ شروع ہوتی ہے کہ ادنیٰ ریاضت سے
مریض کا دم چڑھہ آتا ہے یہہ گنڈمالی بچھہ مع ساخت شش بشکل ریم و بلغم خارج ہو جانے پر انکی جاے یا شش
مین بڑے بڑے غار یا قعر پڑ جاتے ہین اور ان غارون مین اکثر کھانسی وغیرہ کے صدمہ سے شقین
پیدا ہو کر اکثر سیرہاے سیر خون شش سے براہ منھہ وناک خارج ہوتا ہے بعض وقت یہہ خون خارج
ہوتے وقت مجرہ ہوا مین منجمد ہو جاتا ہے تو تب مسلول کا دم رک کر دفعتاً خاتمہ بالخیر ہو جاتا ہے ورنہ خون
کے بار بار نکلنے سے مریض پست و ناتوان ہوتا جاتا ہے۔ خون کا شش سے نکلنا جسکو زبان عرب
مین نفس الدم کہتے ہین ایک بڑی بھاری علامت اس مرض مہلک کی ہے اب اسکو خصوصاً چربی غذایا
چربیدار اشیا سے نہایت نفرت پیدا ہوتی ہے (دیکھو نقص ششم یعنے لحم خنزیر مین کثرت چربی کی وجہ
اس کے خوردن سے ایک خصوص مقصود ہاضمہ پیدا ہو کر موجب مرض سل کا ہونا) اور کم یا زیادہ ہاضمہ
کی طاقت زایل ہو جاتی ہے اب جس طرح ایام گزرتے جاتے ہین اسیطرح اس مرض مین ترقی ہوتی
جاتی ہے ایک پست قسم کا بخار شروع ہوتا ہے اور ہر قسم کی غذا سے نفرت پیدا ہوتی ہے تشنگی
ہوتی ہے ناطاقتی اور جسمی لاغری روز افزون ہوتی ہے یہانتک کہ مریض کے پوست و استخوان باقی
رہجاتے ہین اس وقت اسہال یا دست شروع ہو کر مریض کی ناطاقتی کو اور زیادہ کرتے ہین مریض کے
غذا اسفل ورم کرتے ہین ان مین سوجھن پیدا ہوتی ہے اور اس وقت کھانسی سخت تکلیف دہ اور اخراج
بلغم بمقدار زاید ہوتا ہے بسبب کھانسی کے مریض چند منٹ سے زیادہ سو نہین سکتا مریض بار بار
بستر پر کروٹین بدلتا ہے جس سے اسکی سخت بیقراری ظاہر ہوتی ہے اور پسینہ بوقت صبح اتنا
جاری ہوتا ہے کہ مریض اس سے بالکل تر اور ناتوان ہو جاتا ہے اور بوقت شام مریض کو لرزہ آتا ہے

اُس کے عضو اسفل میں سخت درد اور جھٹکے شروع ہوتے ہیں اور اب وقت البول درد ایک نہایت درجہ کی پہنچتی
اور ایک قایم وسخت وقت تنفس شروع ہوتا ہے یہہ سب تکلیفات چند ایام جاری رہکر موت جو ایک واحد
ذریعہ مریض کے مذکور تکلیفات کے دور کرنیکا ہوتا ہے اُسپر نازل ہو کر بیچارہ ناتوان ہونیوالی جسم
مریض کو مذکور الصدر سخت درد و تکلیفات کے گران بوجھ سے سبکدوش کر دیتی ہے۔ اللّٰہم احفظنا۔

دوم رودون کے گنڈمالی امراض - اسمین مشہور و عام امراض دو ہیں ایک ٹیبیز منسٹریکا دوسرا ٹیوبرکیولا ریرٹونیٹس

(۱) **ٹیبیز منسٹریکا** یعنی جذب یا گداز ہونا رودون کو آپس میں ملحق کرنے والی جھلی کا یہہ ایک مہلک اور اکثر لاعلاج شکایت ہے یہہ کم عمر بچون میں نمود ہوتی ہے بنا اس شکایت کی کم یا زیادہ درد شکم سے ہوتی ہے رودون کے غدود بسبب گنڈمالی بچہر کے بڑہاوٹ کرنے پر شکم سوجتا ہے اور بڑا ہوتا ہے اور باقی تمام جسم نہایت لاغر علی الخصوص چوتڑ اتنے جذب ہوجاتے ہیں کہ بمشکل تمیز ہوتے ہیں بچہ کے جسم کا رنگ پھیکا اور وہ نہایت ناتوان اور پست ہوجاتا ہے اور جریان شکم پیدا ہوتا ہے آخر الامر ترقی جریان شکم کے ساتھ بچہ کم یا زیادہ عرصہ میں نہایت درجہ کا پست و ناتوان ہو کر بوجہ گنڈمالی بچہر کے شش و دماغ کے امراض سے فوت ہو کر ایک مدت دراز کے غیر متحمل درد و تکلیفات سے کنارہ کش ہوجاتا ہے۔

۲- **ٹیوبرکیولا ریرٹونیٹس** - یہہ بھی اکثر بچون میں ہوتا ہے اسمین ہلکی قسم کا شکم میں درد ہوتا ہے غذا سے نفرت ہوتی ہے بچہ نہایت پست و ناتوان ہوجاتا ہے شکم میں استسقا کے مطابق پانی بھرتا ہے آخر الامر آئیں اور دوسرے سلی یا گنڈمالی امراض کے شامل ہونے سے مریض اپنے مستعار قلیل ایام عمر کو پورہ کرتا ہے۔

۳- **دماغ کے گنڈمالی امراض** - اسمین گنڈمالی اجتماع آب اندرون سر یا استسقاء دماغ جسکو

زبان لیاٹن مین ہیڈر رکفلس کہتے ہین مشہور ہے یہہ بھی اکثر شیر خوار و نوزائیدہ بچون مین پیدا ہوتا ہے اسمین
بچہ کا جسم نہایت لاغر اور اجتماع آب سے سر بڑا ہو جاتا ہے چہرہ بہت ہی چھوٹا آنکھین بڑی بڑی و نمودار اور رجوع
نگاہ نیچے کی جانب ہوتی ہے بچہ ہمیشہ چراندا ہو کر چیختا ہے اور دانت چابنتا ہے اور اکثر احول ہو جاتا ہے اور نہایت
ناتوان اور غایت درجہ کی پستی ہوتی ہے آخر الامر تشنج یا فالج سے مریض یا تو حالت تشنج مین فوت ہو کر درد
و تکلیفات سے دور ہو جاتا ہے یا اگر فالج ہو اور افاقہ ہونے والا ہو تو ایک مدت مین درست بھی ہو جاتا ہے۔

چہارم وہ مرض جو گنڈمالی مادہ کے تمام جسم مین موجود ہونے پر پیدا ہوتا ہے اس
مرض کو اکیوٹ جنرل ٹیوبرکلوز کہتے ہین یہہ ایک عام طبعی مرض ہے اس مرض مین انسان صرف دو سے چھہ ہفتون
تک زندہ رہتا ہے علامات اس مرض کے روز افزون ناتوانی اور لاغری سے شروع ہوتے ہین مابعد لرزہ آتا ہے
سخت بخار شروع ہوتا ہے پسینہ کی اور ادرار کثرت ہوتی ہے کھانسی و سخت وقت تنفس ہوتا ہے اور اب مریض نہایت
ناتوان و لاغر ہو جاتا ہے ہزیان گوئی پیدا ہوتی ہے آخر الامر مریض یا تو بسبب بخار و یا دماغ و شش وغیرہ کے امراض
شامل ہونے کے وجہ راہی ملک بقا ہو جاتا ہے۔

نقص چہارم

لحم خنزیر مین متعدد کیڑون کا وجود پایا جانا ہے سالوتری ولیم ولیمس صاحب اپنی کتاب
طب حیوانات کے صفحہ ۵۹۰ مین یون تحریر کرتے ہین کہ خنزیر جنکو ہم سب جانتے ہین کہ اپنی خورد و نوش مین
کوئی خصوصیت نہین رکھتے ہین وجہ انکو اقسام کے حشرات الارض اور اُنکے تخم یا انڈے جن کا وجود و نمو داکثر
حیوانی وغیرہ مضر غلاظتون مین ہی ہوا کرتا ہے کھانے کے ہمیشہ موقع حاصل ہوتے ہین جسکی وجہ ان کے
جسم مین اقسام کے کیڑے پائے جاتے ہین انسان کے تا این زمان معلوم شدہ جملہ جانورون مین ایک ہی
خنزیر ہے کہ جس کے گوشت مین ملفوف شدہ بعض کیڑون کی خورش پر انسان مین ہلاکت و بدنتائج پیدا ہوے

ہین ہم اس بیان زود فہم کرنے کی غرض پر خنزیر کے جسم مین پاے جانے والے اقسام کے کیڑون کو دو قسم پر منقسم کرتے ہین ایک وہ کہ جن کی خورش پر انسان مین ہلاکت و بدنتائج پیدا ہوتے ہین - اور ایک وہ کہ جنکی مضرت کا تا حال کوئی تسلی بخش تجربہ حاصل ہوا ہے -

قسم اوّل - خنزیر کے جسم مین پاے جانے والے کیڑے جنکی خورش پر انسان مین ہلاکت اور بدنتائج پیدا ہوتے ہین یہہ جملہ دو ہین ایک ٹرکینہ اسپیرلیس دوسرا ٹینیہ سولیم -

(۱) ٹرکینہ اسپیرلیس یا کرم خنزیر - ہمارے جملہ اطباے یوروپ و امریکیہ وغیرہ اسپر متفق ہین کہ ٹرکینہ اسپیرلیس اُس ناپاک جانور کا ایک خاص کیڑا ہے یہہ ایک بال کے مطابق باریک بشکل سانپ سفید اپنے پر آپ پیچیدہ اور ایک مہین جھلی کی تھیلی مین ملفوف شدہ کیڑا ہے جو خصوصًا خنزیر کے مچھلیان یا گوشت مین اکثر اوقات بکثرت پاے جاتا ہے اس کیڑے کے حالات ہم یہان طب ٹیانہ طبع ہفتم جلد دوم کے ایکسو ستاون صفحہ سے لیکر درج کرتے ہین ان کیڑون کا وجود انسان مین اولًا ایک عجیب سفید دانہ دار گوشت انسان جو اتفاقًا ایک تشریح دان مسٹر ورمالڈ کے نظر آنے پر بعد امتحان پروفیسر اُووَن نے اٹھارہ سو پینتیس سن عیسوی مین یعنے بارہ سو تریپن سال بعد نزول آیت قرآن* ظاہر کیا اور ٹرائی کینہ اسپیرلیس اُسی پروفیسر کا بخشا ہوا نام اس کیڑہ کا ہے -

ڈاکٹر زنکر صاحب سنہ ۱۸۶۰ع یعنے بارہ سو اٹھتر سال بعد نزول آیت قرآن* ان کیڑون کے مرض مہلک کو انسان مین ظاہر کرنے کے باعث ہوے یہہ کیڑے گوشت مین بطور سیاہ و سفید بیضوی کِرکِرہ دانون کے پاے جاتے ہین اور اُنکی ملفوفہ تھیلی کے درمیان یا اس کے ساخت مین ان کیڑون کو بیرونی صدمات سے محفوظ رکہنے کے لئے کم یا زیادہ چونہ یا ایک مہین چونہ کا غلاف مانند پرندون کے انڈون کے بیرونی پوست یا چھلکے کے ہوتا ہے اگر ان دانون سے ایک کو چیر کر دیکہین تو اُن مین

*اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ

ایک یا کئی نوآغاز کیڑے دو یا اڑھائی بار اپنے پر آپ پیچیدہ نظر آتے ہین جنکو دراز کرنے سے ایک انچ
کا تیسوان حصہ گنے جاتے ہین اور انکی گولائی کا قطر ایک انچ کے ساٹھوان حصہ تک ہوتا ہے اور ایک
نوآغاز یا جفت کرنے کے لائق نر کیڑہ ایک انچ کا اٹھاروان حصہ اور مادہ ایک انچ کا آٹھوان حصہ لانبا ہوتا
ہے یہہ کیڑے خصوصاً لحم خنزیر مین اکثر پائے جاتے ہین جب ان کیڑون سے پر لحم خنزیر یا گرم خون
والے جاندار مثلاً چارپائے وغیرہ اور انسان کے کھانے مین آوے تو یہہ کیڑے بہمراہ گوشت داخل معدہ
ہوکر وہان اپنے اطراف کے گوشت اور ان کے ملفوفہ تھیلیون کے فعل ہاضمہ سے ہضم یا جذب ہوجانے
پر اس سے جدا ہوکر بغیر مرجانے کے معدہ سے آنتون مین داخل ہوتے ہین اور یہان دو دن کی مدت
مین یہہ کیڑے آغاز ہوکر انڈون سے حاملہ ہوجاتے ہین یہہ انڈے (جو اصل مین کیڑے ہی ہوتے
ہین مانند مگس خانگی کے نوزائیدہ کیڑون کے جو ہمکو گوشت پر نظر آتے ہین اور جنکو عوام ناسمجھی سے مگس
خانگی کے انڈے کہتے ہین) چھ سے آٹھ دن مین مادہ کیڑون کے شکمون مین تیار ہوکر بغیر کوئی پوشش کے
ہر ایک کیڑہ کے شکم سے سیکڑون پیدا ہوتے ہین اور یہہ نوزائیدہ کیڑے ایک مدت قلیل مین آنتون
کی دیوارون کو چھید کر جسم کے کل عضو و آلات کے گوشت یا نرم بافتون مین پھیل کر پندرہ دن کے
عرصہ مین اپنی جائے استقامت کے اطراف کے گوشت کی خوراک سے قد و قامت مین پوری ترقی کرتے
ہین اور اپنے ماں باپ کیڑون کے مطابق یہان ان کے قیام کے گزند یا ہرج کے باعث ایک تھیلی کے تیار ہونے
پر اس مین ملفوف ہو رہتے ہین ان نوزائیدہ بیشمار کیڑون کا جسم انسان مین داخل ہونا اسپر بہت خطرناک
حالتین پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے اور بعض حالتون کے نمود پر باعث ہلاکت بھی ہوتا ہے - ڈاکٹر ٹیانر
صاحب ٹیکہ مرض خنزیر کے مرض مہلک کی علامات یون بیان کرتے ہین "علامات اس مرض کے سخت یا ہلکے
ہونے کی حیثیت ان کیڑون کے اکل کی تعداد پر اور سوائے اس کے انکی مقدار نسل اور ان کے آنتون سے
جسم مین داخل ہونیکی تعداد پر منحصر ہے بحوالہ ڈاکٹر [illegible] صاحب یہہ یون ہے کہ سب سے پہلے یہہ شکایت عالمگیر

طور پر شہر برگ مین جو قریب مگڈی برگ واقع انگلستان شروع ہوئی اور اسوقت ایک عورت تھوڑا خام پخته
لحم خنزیر روٹی کے ہمراہ کھانے پر بیمار ہو کر مرگئی اور اُس کا بچہ اپنی ماں کے مستعلہ چمچہ کے چوسنے سے ہلکے طور
پر بمعرفت معدہ کے جسم مین کم داخل ہونے تو زائیدہ کیڑون کے علیل ہو کر درست ہوگیا حسب تحریرات متعدد
مورخون کے اس مرض کے شروع علامات موقوفی اشتہا اور ایک خاص قسم کی بے مزگی غثیان اور خواہش
قی ہوتی ہے جسمی طاقت زایل ہو جاتی ہے بعد ازان دست جاری ہونے ہین طبیعت مین سخت ناسازی
معلوم ہوتی ہے گردن بازو پنڈلیون مین درد وسختی پیدا ہوتی ہے یہہ درد وسختی بوجہ چھید نے اور
اور ہمراہ سفر کرنے ان نو آغاز کیڑون کے ہوتی ہے بعد اس کے ایک سخت بخار شروع ہوتا ہے چہرہ اور
آنکھ کے پوپٹے سوج جاتے ہین بد بو پسینہ بمقدار زائد نکلتا ہے اور چند ایام تک اعضا کی سختی ترقی
کرتی جاتی ہے حتی کہ تمام جسم کا گوشت یا مچھلیان دردناک اور نہایت محسن ہو جاوین تنفس لیتے وقت
یعنے اس فعل کو ادا کرنے والے مچھلیون مین سخت تکلیف ہوتی ہے اور نیند مطلق نہین آتی افسوس کہ
بیچارہ مریض اس ناپاک لحم خنزیر کے صرف کھانے کے ہی جرم مین رات و دن ایک سخت درد اور
تکلیفات جسمانی مین مبتلا ہو جاتا ہے اگر ان کیڑون کا حملہ سوئے ڈیا فورم یعنے سینہ اور شکم کے اندر
کے درمیانی پردہ پر ہو تو علامات مذکور کے ساتھ سخت تکلیف وہ ہچکی شروع ہوتی ہے اور جب
یہہ نرخرہ کی مچھلیون مین داخل ہون تو آواز بھاری ہو جاتا ہے بعض مریضون کے جسم کے خاص
خاص حصون مین نہایت عصبی درد پیدا ہوتا ہے جب کبھی زیادہ مقدار مین اس قسم کا لحم خنزیر جسمین ان کیڑون
کی موجودگی ہو اگر کھانے مین آوے تو تب ان کیڑون کی ایک کثیر تعداد جسم کی مچھلیون مین داخل ہوتی
ہے جب ایسا ہو تو مریض کا کل جسم مفلوج ہو جانے پر وہ ایک نہایت ردی حالت مین فرش بستر ہو جاتا
ہے چہرہ اور آنکھ کا ورم ایک ہفتہ تک جاری رہتا ہے بعد ازان اس کے زایل ہو جانے پر اول مریض
کے پوپٹے اور پنڈلیون پر آماس پیدا ہو کر مابعد شکم چھاتی وپیٹ وغیرہ سوج جاتے ہین اور چوتھے ہفتہ

کے اوائل ایام مین حالت مریض نہایت خراب اور لائق ترس رحم ہوجاتی ہے یعنے ان ایام مین مریض کی زبان خشک اور جسم مین نہایت سخت درد اور پسینہ بمقدار زاید نکلتا ہے منھ بدقت کھلتا ہے رات ودن نیند مطلق نہ آنیکی وجہ مریض نہایت بے چین اور اُسمین ہذیان پیدا ہوتا ہے آخر الامر موت اکثر اوقات حیوانی قوتون کے بدرجہ غایت زائل ہوجانے سے بیچارہ مریض پر نازل ہوکر ایک مدت دراز کے ناجائز اور غیر متحمل درد و تکلیفات کے بوجھ گران سے اُسکو سبکدوش کردیتی ہے اور اس مرض خاص [illegible] ذات الریہ پرہ ٹونیٹس (یعنے سوزش اُس جھلی کی جو معدہ جگر گردے طحال اور آنتین وغیرہ کو ملفوف کرتی ہے) پلوروزی یعنے دل اور شش کی ملفوفہ جھلی کی جلن سے سخت مہلک امراض اور استسقا پیدا ہوتا ہے کمزور حملہ مرض یا صحت پذیر حالات مین درد سوج اور جریان شکم موقوف ہوجاتا ہے وقت نفس کی تکلیف جاتی رہتی ہے نیند آتی ہے پرورش دار غذا کی خواہش ہوتی ہے جسمی قوت حرکت پیدا ہوتی ہے لیکن مریض غایت درجہ کا ناتوان اور اُس کے جسم کے بال گرجاتے ہین اور اس وقت کرم خنزیریہ مریض کے جسم کے مچھلیان یا گوشت مین خوش قسمتی سے اپنے تھیلیون مین ملفوف ہوجاتے ہین"

طب رابرٹ صفحہ ۳۹۶ مین لکھا ہے کہ بعض وقت اس مرض کی بنا ہیضہ وبائی یا مہرج سم مثلاً سنبل سپید کے مسموم انسان سے علامات یعنے قی و دست وغیرہ سے ہوتی ہے۔ سالوتری ڈاکٹر ولیم ویلیمس صاحب کی طب حیوانات کے صفحہ ۳۹۷ مین یون تحریر ہے کہ بعض مورخون کے حسب بیان خنزیر خود کبھی کبھی ان کیڑون کے مرض خاص مین مبتلا ہوتے ہین اور ان مین اس مرض کے خاص علامات موقوفی اشتہا مجھولی اور ہر قسم کی حرکات جسمانی سے سخت نفرت یا ناکامل طور پر جسمی اعضا مین مفلوجی پیدا ہوتی ہے اور یہی مرض ہے کہ انسان مین ایک نہایت شدید جانکنی طاری کرکے اُس وقت تک زندہ رکھتا ہے کہ موت ستر حم نازل ہوکر ان تکلیفات سے اسکو سبکدوش نہ کرے اور اسی کتاب کے صفحہ ۳۷ مین یون تحریر ہے کہ شاہی سالوتری دارالعلوم انگلستان کے حسب آزمایش ان کیڑون سے ایک متاثر خنزیر کے حالت

زندگی مین کوئی بدعلامات پائے نہین گئے لیکن متاثر خنزیر کو اُس کے بعد کشتن چیر کر دیکھنے پر اُس کے کل جسم مین قریب ایک کروڑ ساٹھ لاکھ زندہ شرائی کیسہ اسپیریلس کیڑے پائے گئے۔

ڈاکٹر ٹیانر صاحب مرض کرم خنزیر کے علاج میں یون فرماتے ہین کہ اس مرض کے علاج کے نتائج کسی طور پر خاطر خواہ نہین ہین اور نہ جسم یا گوشت انسان مین ملفوفہ کیڑون کے زائل یا اکھو ہلاک کرنے کے لئے ہی کوئی تسلی یا فائدہ بخش علاج ابتک معلوم ہوا ہے۔

ڈاکٹر ہرنبڈ صاحب اپنی کتاب فارن زک میڈیسنس مین بہ ضمن بیان اس کیڑے کے یون تحریر کرتے ہین کہ اسس مرض کا طبی معالجہ تا این زمان غیر سود مند ہے۔ طب ابرٹ طبع ہشتم کے صفحہ ۹۴ مین لکھا ہے کہ اس بیماری کے روک کے لئے لحم خنزیر کے خورش کو ترک کرین جوان کیڑون سے پُر مواد اُس کے فروخت کرنے کے آگے خوردبین سے ان کیڑون کی موجودگی یا غیر موجودگی کے لئے امتحان کرین اور اس سے بالکل محفوظ رہنے کے لئے ترک کرنا لحم خنزیر کی خورش کا ایک نہایت عمدہ طریقہ ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ صاحب کی رائے مذکورہ گو قابل قدر ہے مگر عوام مین اس رائے کی پابندی دشوار اور اُس کا رواج غیر ممکن نظر آتا ہے۔

ہم اس کیڑے کے باقی حالات ڈاکٹر فٹ صاحب کی کتاب پلین ہوم ٹاک کے صفحہ ۹۵ سے لیکر یہان درج کرتے ہین۔ "یہہ مرض کرم خنزیر ۱۸۵۵ء مین بطور عالم گیر ملک جرمنی کے چند حصون مین بڑی شدت سے نمودہوکر متعدد انسانون کے تلف کرنیکا باعث ہوا اور یہہ مرض اس شہر یعنے نیویارک وپنسلوانیہ واقع امریکہ کے اکثر حصون مین بسوائے مس کے بہت کثرت کے ساتھہ جانب مغرب اس اقلیم کے (کہ جس جائیون مین بکثرت تمام لحم خنزیر غذاً استعمال ہوتا ہے) واقع ہوکر بہت قیمتی جانون کے تلف کرنے کا باعث ہوا اور اس کرم خنزیر کی تحقیقات کے لئے شہر شیکاگو واقع امریکہ مین ایک مجلس طبی مقرر ہوکر بارہ سو خنزیر کے قتل پر امتحاناً ہر اٹھاون سے ایک مین ان کیڑون کی موجودگی ثابت ہوگئی اور اس مجلس کی صلاح یہہ تھی

کہ لحم خنزیر کو اتنا جوش دیا جاوے کہ یہہ کیڑے بالکل مرجاوین اس کام کے لئے اکیسو ساٹھہ درجہ کی گرمی کافی سمجھی گئی (پختہ شدہ لحم خنزیر کے کیڑے جنوبی افریقہ کے وحشیون کے بہونے ہوئے کیڑون کے مانند باذایقہ ہوتے ہون) اور دوسرے محققون کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ خنزیر خوار انسان ان کیڑون سے متاثر لحم خنزیر کے فی مربع انچہ کے داخل معدہ کرنے پر اٹھارہ ہزار کیڑے اکل کیا کرتے ہین اور ہر پچاس خنزیر سے دس مین یہہ کیڑے موجود رہتے ہین کہ ہمکو ایک اخبار ظرافتاً یون بیان کرتا ہے کہ اگر یہہ تحقیق ہے کہ ہر پچاس مغربی خنزیر سے دس ان کیڑون سے پُر رہتے ہین اور ملک جرمنی مین یہہ تعداد فقط فی صدی چار ہے جہان یا جن تمام جگہون مین عوام بوجہ مرض ان کیڑون کے بطور ایک مرض وبائیہ کے فوت ہوا کرتے ہین تو سوائے اُس بلا سے لحم خنزیر کے خوف ہیضہ وبائی بالکل ہیچ و ناحق ہے ان نہایت مہین کیڑون کا کڑوڑون کے کھانے مین آنا ایک مسئلہ دل لگی نہین کیونکہ وہ سب انسان جو ایک بڑی قیمت اپنی اس قسم کے غذا کے لئے صرف کرکے اکل کیا کرتے ہین اس لئے کہ یہہ لحم خنزیر کے کیڑے بعد ازان اُن کے اجسام کو اپنی غذا بناوین اور یہان تک کہ کھاوین انکو قبر مین علاوہ دوسرون کی خورش کے لئے انکو وہان پر رکھہ چھوڑنے کے تو تب یہہ دل لگی و قدر و منزلت اس لحم خنزیر کی صاف عیان ہوگی"

ترائی کینیہ اسپیرلیس یعنے کرم خنزیر لحم خنزیر مین پاے جانا اور یہہ کیڑے بہمراہ لحم خنزیر بعد خورش داخل جسم انسان ہوکر باعث مرض مہلک ہونا اور اس سے بیشمار انسانون کا فوت ہونا خنزیر خوار و غیر خنزیر خوار انسانون مین ایک بڑی بحث و مباحثہ کی تحریک کا باعث ہوا شہر برلن پایہ تخت پرنگال کے قصابون کی انجمن کے ایک جلسہ مین ایک طبی پروفیسر موسیو سالوتری ڈاکٹر ابن نامی اس غرض پر مقرر کئے گئے کہ وہ کوئی عمدہ تجویزات کے عملدرآمد سے کرم لحم خنزیر کے مرض خاص کے روکنے کی کوئی تدبیر سوچین ڈاکٹر ابن صاحب اس کل معاملہ کو خلاف وبے بنیاد دیکھکر ان کیڑون سے متاثر لحم خنزیر کے اُس مقدار کی خورش

پر اپنی خوشی ظاہر کئے جتنا کہ انکو دیا جاوے لیکن جب ایک ٹکڑا ان کیڑون سے پر لحم خنزیر کا اُن کے پیش کیا گیا تو وہ پس وپیش کرنے لگے اور یہہ مشہور کیا گیا کہ وہ اُس کے کھانے سے صاف انکار کئے ولیکن اس جلسہ کے شرکاء کے طعن وتشنیع کی وجہ وہ اُن کے پیش کردہ لحم خنزیر سے ایک چھوٹا ٹکڑا دانتون سے توڑ کر کھا گئے اور معًا بعد وہ تمام اُس مقام سے نکلکر قریب کے ایک دوا فروش کی دکان سے ایک ایسی زبردست دوائی متی لیکر کھا گئے کہ جس سے ہمارے باعلم ڈاکٹر کے احباب کو حالت نا امیدی مین اُن کے اچھے ہونے کے لئے ایک بڑی مشقت کو گوارا کرنا لازم آیا۔

قطع نظر جملہ امور وحالات مذکورہ کے بعض اشخاص ایسے ہین کہ کرم لحم خنزیر کے وجود اور نمو کو لحم خنزیر مین قبول کرتے ہوئے دعوے کرتے ہین کہ یہہ کیڑے لحم خنزیر کو خوب جوش دینے سے بالکل بے ضرر ہو جاتے ہین اس شبہ کے رفع کرنے کے لئے ہماری زیر مین تحریر ڈاکٹر کوین صاحب کی طبی لغت کی جلد دوم مطبوعہ جدید (۱۸۹۴ء) کے صفحہ ۵۲۶ ہم پیش کرتے ہین چنانچہ ڈاکٹر ایڈمنڈ ٹانسے پارکس صاحب اور جارج بجہنان صاحب یون فرماتے ہین کہ ان کیڑون سے پر لحم خنزیر کا غذاءً استعمال کرنا بدرجہ غایت خطرناک ہے کرم لحم خنزیر اور سسٹی سیرس یعنے کدو دانون کے تخم سے پر لحم خنزیر کے پکوائے جانے پر بھی اِن کیڑون کے موت کی امید نہونے کی وجہ اس قسم کے گوشت کو فروخت کرنے سے روکدیا جاوے"

عمومًا لحم خنزیر کو خوب جوش دیکر اُس مین بلفظہ کرم خنزیر کے موت کے ساعی ہونا عوام کے لئے ایک امر دشوار نظر آتا ہے کیونکہ باوجود اس گوشت کے حسب تشفی ہمیشہ پخت کرنے کے رواج اور صلاح کے علاوہ آمدیہ بھی تا حال اِن کیڑون کا مرض خاص اور ہلاکت خنزیر خوار انسانون مین ہمیشہ واقع ہونا ایک ایسا امر ہے کہ یا تو یہہ کیڑے بوجہ لحم خنزیر کے حسب معمول کم یا زیادہ دبیز یا گندہ ہونے کے پورے طور پر پخت ہو کر مردہ نہو سکتے ہون یا اُن کا گرمی سے ہمراہ گوشت مرنا ممکن نہو یا یہہ کیڑے

بعد پخت جسم انسان مین داخل ہونے پر بھی زندہ ہوسکنے کی قدرت رکھتے ہوں ہماری اس رائے کی تصدیق کے لئے ڈاکٹر جارج بلاک صاحب کی کتاب گیڈ ٹو ہلت کے صفحہ ۲۰۸ کی زیرین تحریر اور ڈاکٹر فٹ صاحب کی زیرین رائے کافی ہے کہ "لحم خنزیر کے ان کیڑون کو مارنا ایک نہایت دقت ناک امر ہے اور ان کیڑون سے متاثر لحم خنزیر کو ہرگز نہین کھانا جب تک کہ اسکو خوب جوش یا پکوایا نجاوے اگر خنزیر کے پٹھے کے نہایت اندرونی گوشت کا ایک ذرہ یا ایک نہایت کم مقدار ٹکڑا یا حصہ جو رہجاوے و بغیر جوش یا پکوائے جانے یا گرم ہونے کے قریب اُس گرمی کے پانی مین جو کھولتا یا جوش کرتا ہو تو ایسے گوشت کے انسان اکل کرنے پر اُس کے ہمراہ متعدد کرم خنزیر داخل معدہ ہوکر باعث مرض کرم خنزیر اور ہلاکت کے ہوتا ہے" یہہ البتہ ممکن نظر نہین آتا کہ گندہ لحم خنزیر کے اندرونی حصہ کو بھی بیرونی حصون کے مطابق کھولتے پانی کی گرمی یکسان پہنچ سکے۔

اس امر مین ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی ذاتی رائے کتاب پلین ہوم ٹاک بہ بیان لحم خنزیر یون تحریر کرتے ہین کہ "میری ذاتی رائے اس امر مین یہہ ہے کہ یہہ کیڑے اُن کے پکائے یا جوش دیکر کھائے جانے پر اسوقت تک جسم انسان مین پھر زندہ نہین ہوسکتے کہ جب تک اُس مین نجاستین یا غلاظتین اُنکی پرورش کرنے کے لئے اور انکو بارثانی زندہ کرنے یا انکی پیدایش ازسرنو کرنے کے لئے نہ موجود ہوں۔ یہہ عیان ہے کہ خنزیر ایک غلیظ و ناپاک جانور ہونے کے ہی وجہ یہہ کیڑے اُس مین بکثرت تمام خود بخود پیدا ہوتے ہین۔ اگر کسی انسان کو مرض گنڈمال ہو یا کسی دوسری شکایتوں سے خون کثیف یا غلیظ ہو یا خون مین کسی قسم کا فساد موجود ہو تو مردہ کرم خنزیر مین بارثانی زندہ ہونے اور ازسرنو نمود ہونے کی قابلیت اس قسم کے انسانی اجسام مین پیدا ہوجاتی ہے باز اُس کے کہ ان کیڑون کو کتنی ہی گرمی دیجاوے یا انکو بھونجا جاوے۔ یہہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ کیڑے خصوصاً بوسیدگی یا سڑاوٹ مین ہی پیدا یا نمود ہوتے اور پرورش پاتے یا سرسبز ہوا کرتے ہین اور جب کبھی وے

کسی ایک زخم یا پھوڑے مین موجود ہون تو وے وہان کے مریض جیسی جھلیون وغیرہ مین ہی رہکر کھاتے
و پیتے یا اپنا یہہ فعل وہان اداکیا کرتے ہین۔ اسیطرح مین یقیناً جانتا ہون کہ کرم لحم خنزیر کی بھی یہی
حالت یا کیفیت ہے"

(۲) ٹینیہ سولم یعنے کدو دانہ اکثر نامور حکماے یوروپ و امریکا وغیرہ کے بارہا تجربون کا نتیجہ
اس امر کو مسلم الثبوت کرچکا ہے کہ لحم خنزیر کے خوراک سے انسان کے شکمون مین کدو دانے پیدا
ہوتے ہین اور یہہ امر باضابطہ ساتھہ ثبوتی کے بارہا کتون اور قیدیون پر آزمایا گیا۔ ہم اب یہان پر
اس کیڑے کا بیان طب ٹیانز جلد دوم طبع ہفتم کے ۱۵۵ صفحہ سے لیکر درج کرتے ہین۔
اس کیڑے کو زبان لیاٹن مین ٹینیہ سولم انگریزی مین ٹیپ ورم اور اردو مین کدو دانہ کہتے ہین۔
یہہ کیڑے مقاماً انسان کے شکم یا آنتون مین پاے جاتے ہین۔ رنگ انکا سفید و زردی مائل
کبھی کبھی پانچ سے دس گز لانبے بلکہ اس سے اور زیادہ۔ اور قریب آدھی انچ کے چپٹے معمولی اللمبائی
اس کیڑے کی ایک دوا بچہ ہوتی ہے اس کے ایک انتہا پر جو کہ سر ہے چار منھہ ہوتے ہین جن کے بسبب
یہہ کیڑے امعہ کے لعابدار جھلی سے چسپیدہ یا اسکو پکڑے رہتے ہین حسب تحقیقات ڈاکٹر کچ منسٹر کے
ثابت ہوا کہ یہہ وہی کیڑے لحم خنزیر کے ہین جسکو زبان لیاٹن مین سسٹی سیرسن سلیولس کہتے ہین جو
اکثر خنزیر کے گوشت مین پاے جاتے ہین جنکا نام زبان انگریزی مین پورک میزل ہے جو لحم خنزیر
مین بطور معقید انڈون یا آغاز پیدایش کیڑون کے نظر آتے ہین۔ یہہ دانے بکثرت تمام پاکر وڑہا متاثر لحم
خنزیر مین پاے جاتے ہین۔ انسان مین کدو دانون کی موجودگی سے اکثر مدام خواہش غذا نا طاقتی
شکم مین درد۔ مثانے مین ہرج۔ دوران سر۔ کانون مین آوازین نوبات غشی یا بیہوشی۔ بیقراری
لاغری۔ ناک اور مقعد مین خراش پیدا ہوتی ہے ڈاکٹر ٹیانز صاحب بہ بیان اسباب کرم شکم اپنی طب طبع
ہفتم جلد دوم صفحہ ۱۵۶ مین منجملہ اور اسبابون کے بطور ایک عام سبب یون تحریر کرتے ہین کہ کدو دانون

کے انڈے یا آغاز پذیر کیڑون کا داخل ہونا معدہ مین بحبت استعمال کیجے یا بد حیوانی غذا خصوصاً لحم خنزیر
کے ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ ٹو ہلت کے صفحہ ۹۸ مین بہ بیان اس کیڑے کے یون تحریر
کرتے ہین کہ ان کیڑون کے بسبب انسان مین نہایت سخت مضرت بخش سوا اس کے مہلک نتائج پیدا
ہوتے ہین۔ مغربی اطبا کے تجربہ سے یہہ بات ثابت ہے کہ یہہ کدو دانے اہل ہنود کے شکمون مین بوجہ نہ
استعمال کرنے لحم خنزیر کے پائے نہین جاتے۔

قسم دوم خنزیر کے جسم مین پائے جانے والے کیڑے جنکی غورش پر اُنکی مضرت کا انسان مین
تا حال کوئی تسلی بخش تجربہ حاصل نہوا ہو ہم ان کیڑون کے حالات سالوتری ولیم ولیمس صاحب کے طب
حیوانات کے باب ۲۰۷ سے یہان درج کرتے ہین یہہ کیڑے جملہ تیرہ تا این زمان وقوع مین آئے
ہین۔

لارج تھارن ہڈ ورم یعنے بڑے کانٹے کے مطابق سر والا کیڑہ یہہ کیڑہ سور کی آنتون مین پایا
جاتا ہے۔ نر کیڑہ تین یا چار انچہ اور مادہ پندرہ انچہ سے دو فٹ تک لانبی ہوتی ہے۔ یہہ کیڑے ملک
جرمن اور فرانس کے جزائر کے خنزیرون مین بکثرت تمام پائے جاتے ہین اور جزائر برٹانیہ انگلستان کے خنزیرون مین کم پائے جاتے ہین پروفیسر
ورل صاحب اس کیڑہ کو خنزیر مین ایک نہایت عام اور نہایت مضرت بخش کیڑہ اپنے رپورٹ مین تحریر کرتے ہین اور صاحب
موصوف لکھتے ہین کہ یہہ کیڑے اکثر خنزیر کے آنتون کو چھید کر جسم کے دوسرے آلات مین قیام کرتے
ہین جس کے بسبب اُن مین خوفناک امراض پیدا ہوتے ہین اور بعض خنزیر کے آنتون مین ان کیڑون کے
چھیدنے سے اتنے سوراخ پائے جاتے ہین کہ جس کے بسبب یہہ کارخانون مین تجارتی ساسیج (گوشت
کا قیمہ بمعہ مصالحجات کے جھلیون یا آنتون مین ملفوف ہوا ہو) بنانے کے مستعمل نہین ہوسکتے ان کیڑون کی پیدائش
کی وجہ خنزیر بڑے بڑے تکلیفات مین مبتلا ہوتا ہے اور اکثر مر جاتا ہے۔

۲- اسکیرس سُوالہ قسم کے کیڑے سور کی آنتون مین پائے جاتے ہین۔

۳- اسپیرو بلیٹیرا اسٹر انگیلینیہ قسم کے کیڑے خنزیر کے معدہ مین نظر آتے ہین-

۴- اسپیرو اسکو ٹیسٹیہ قسم کے کیڑے خنزیر کے زبان کے گوشت مین پائے جاتے ہین-

۵- اسٹر انگلیس ڈینٹیٹس قسم کے کیڑے خنزیر کی انتون مین دیکھے جاتے ہین-

۶- اسٹر انگیلس پیارہ ڈوزس قسم کے کیڑے خنزیر کے نرخرہ اور شش کے ہوائی نالیون مین نظر آتے ہین-

۷- اسٹیفیا نیورس ڈینٹیٹس قسم کے کیڑے خنزیر کی گردن یا اس کے اطراف کی بافتون مین ہوتے ہین-

۸- ٹریکوکفلس قسم کے کیڑے خنزیر کے رودون مین پائے جاتے ہین-

۹- ڈسٹومہ ہیپاٹکم قسم کے کیڑے خنزیر کے پتے اور پتے کی نالیون مین پائے جاتے ہین-

۱۰- ڈسٹومہ اسپی لیانسی اولیٹم قسم کے کیڑے خنزیر کے پتے اور پتے کی نالیون مین ہوتے ہین-

۱۱- ڈسٹومہ اپی سیس قسم کے کیڑے خنزیر کے پھٹیلیون یعنے تمام جسم کے گوشت مین نظر آتے ہین-

۱۲- اسسٹرکس ٹینیوکالس قسم کے کیڑے خنزیر کے جگرا ور صفرائی نالیون کی دیوار ون مین اور شش دل اور آنتون کے ملفوفہ جھلیون مین اور اس پردہ یا جھلی مین جو سینہ اور شکم کے درمیان واقع ہے پائے جاتے ہین-

ہمارے مذکورۃ الصدر کیڑون سے کسی ایک کے جسم خنزیر مین پیدا ہونے پر وہ کم و زیادہ

تکلیف مین مبتلا ہوتا ہے اور اکثر نوبت بہ ہلاکت ہی ہوتی ہے ۔ اِن کیڑون سے پر لحم خنزیر یا اس کے اندرونی آلات وغیرہ کے کھانے جانے پر انسان مین بد نتائج پیدا ہونے کا تا حال با ضابطہ کوئی تجربہ نہین کیا گیا جو نہایت ضروری نظر آتا ہے ۔

۱۳۔ یونائیٹیڈ اسٹیٹس اقلیم امریکہ کے صیغۂ زراعت کے پروفیسر جان محیلی صاحب روزانہ بمبئی گزٹ تاریخ دوسری ماہ اپریل ۱۸۵۹ع کے پرچہ مین یون تحریر فرماتے ہین کہ مین چہار سال تک سرکار یونائیٹیڈ اسٹیٹس یعنے شمالی اقلیم امریکہ کے نصف حصہ جنوبی کے خنزیرون کا ممتحن رہا تو لحم خنزیر مین خوردبین سے ٹرائکینہ اسپرلیس کی موجودگی کے دریافت کے لئے امتحان کرتے وقت مجھکو ایک قسم کے کیڑون کی جماعت کثیر کا لحم خنزیر مین موجود ہونا ہر روز پایا گیا۔ شکل ان کیڑون کی لانبی اور دونون انتہا غیر نوکدار اور یہہ کیڑے اکثر اقسام کی صورت و شکل مین پائے جاتے ہین جو بعض وقت لانبے اور پتلے اور کبھین کوتے اور موٹے اور کبھی قریب قریب گول ہوتے ہین اور بعض اوقات اِن کیڑون کی تعداد خنزیر کے ایک واحد مچھلی مین لا انتہا ہوتی ہے اِن کیڑون کی مجموعی صفت بالکل ٹھیک ٹھیک ایک کیسہ کے مطابق پائی جاتی ہے جس کیسہ کے تمام ضلوع مین ہلالی شکل کے انڈے جو دراصل کیڑے ہوتے ہین بھرے رہتے ہین جنکی تعداد ایک واحد کیڑے یا کیسہ مین سیکڑون ہوتی ہے خیال کیا گیا ہے کہ یہہ کیڑے لا مضر ہوتے ہین جنکو مار کوس پیڈیم اور سوراس پریسین کہتے ہین ۔ اِن کیڑون کی لا انتہا تعداد کا ایک غذائی شئی مین پائے جانا اور انکی حالات زندگی سے ہمارا نہایت کم واقف رہنا ایک نہایت تعجب خیز امر ہے ۔ پروفیسر جان محیلی صاحب اور جملہ خنزیر خوار اقوام یوروپ و امریکہ وغیرہ کو ہمارے مذکورہ بارہ قسمون کے خنزیر کے جسمی کیڑون کے حالات زندگی سے ناواقف رہنے پر بھی سخت افسوس ظاہر کرنا لازم آویگا ۔ ہمارے خالق القوی درب العزت کے کل مخلوقات جہان مین کوئی ایک واحد جاندار سوائے خنزیر کے تا حال ایسا پایا نہین

گیا ہے جس میں کہ جسم اقسام کے کیڑوں کا جائے قیام پا سکتا ہو۔

نقص پنجم

لحم خنزیر کا جملہ انسانی غذائی اشیا سے دیر ہضم ہونا رو سے

زمین کے کل خنزیر خوار انسان یہہ بات جانتے ہین کہ لحم خنزیر دنیا کے جملہ انسانی خوراکی اجزا یا اغذیا سے زیادہ تر دیر ہضم ہے۔ اطبا نے بارہا اسکی تصدیق کی اور انہین اشخاص کا ذاتی تجربہ جو لحم خنزیر کو غذا استعمال کرتے ہین ہماری تصدیق کو کافی ووافی ہے۔

خضروفاہی شی جو جسم حیوان مین سوائے ہڈیون کے سخت تر ہوتی ہے اگر انسان کے کھانے مین آوے تو اس کے ہاضم ہونے کے لئے چار گھنٹے اور بیند رامنٹ کا عرصہ درکار ہوتا ہے خلاف اس کے لحم خنزیر کے ہضم ہونے کے لئے غضروفون کے عرصہ ہضم سے ایک گھنٹہ زیادہ یعنے لحم خنزیر پانچ گھنٹے پندرہ منٹ کے دراز عرصہ مین کہین ہضم ہوتا ہے۔ انسان کی غذا اس کے جسم کے لائق یا مرتب ہونے کے لئے جن آلات جسم مین مجموع ہوتی ہے اسکو معدہ اور انتڑیان کہتے ہین اور اس فعل کو جس سے کہ انسان کی غذا معدہ اور انتون مین ٹھیک لائق جسم ہوتی ہے قوت ہاضمہ کہتے ہین قوت ہاضمہ انسان کے لئے ایک بڑی خداداد نعمت ہے جس پر انسان کی زندگی کا پورا پورا مدار ہے۔ اسی کا سبب ہے کہ جس سے ہم سب بوقت پیدایش ایک ہاتھ بھر کے قدوقامت سے اپنے ڈیل ڈول مین اتنی ترقی حاصل کئے اور ہر قسم کے شعور سے سرفراز ہوے اسکی بدولت ہم اب چلتے ہین پھرتے ہین بولتے ہین سمجھتے ہین سنتے ہین اور دیکھتے ہین۔ غرض وہ سب انسانی افعال کی ادائی کی قابلیت ہم سب مین پائی جاتی ہے جسکی کہ ہم کو ضرورت ہے۔ الحاصل اگر ہم جسم انسان کو مثلاً ایک گھڑی مقرر کرین تو فعل ہاضمہ اسکی مین اسپرنگ (یعنی اپنے پر آپ پیچیدہ ایک پرزہ

گھڑی ہے جس کے پیچوں کو کنجی سے اُسمیں ملحق کردیا جاتا ہے۔ جس کے ملحق پیچوں کے بتدریج کھلنے رہنے
سے تمام گھڑی کے پرزوں میں قوت حرکت جو عین ذیروحی علامت ہے پیدا ہوجاتی ہے)۔
اسیطرح جسم انسان میں فعل ہاضمہ ہے جس کے چلنے یا برابر جاری رہنے سے جسم کے کل افعال
برابر جاری رہتے ہیں اور اس کا بند ہونا اُس کے جملہ افعال کے بند ہونیکا باعث ہوتا ہے جس حالت کو ہم
موت کے نام سے منسوب کرتے ہیں جو اس حالت میں نقص پرورش جسم کی وجہ سے اسپر عاید ہوتی ہے
انسان کے ہاضمہ میں کسیقدر فتور کے عاید ہونے پر اقسام کے غیر مہلک غیر شفا اور شدید امراض دل
جگر دماغ امعا وغیرہ لاحق ہوتے ہیں قریب قریب وہ سب امراض جو انسان پر نازل ہوتے ہیں اُن
سبھوں میں فعل ہاضمہ کا بگاڑ اُس کے اُم الافعال جسم ہونیکی وجہ کم یا زیادہ موجود رہتا ہے اور فعل
ہاضمہ کی کسی قدر موقوفی پر اقسام کے امراض کے لاحق ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے یا یہ ایک انسان کے لئے
آیندہ امراض کے نازل ہونے پر خبردار کرنے والی ایک خاص پیشرو یا انسان کو آگاہ کرنے والی علامت ہے
اب ہم ہمارے ناظرین کو زود ہضم غذا کے فوائد اور دیر ہضم غذا کے نقصانات سے آگاہ کرتے
ہیں تاکہ معلوم ہو کہ لحم خنزیر کے دیر ہضم خاصیت سے کسقدر تکلیفات و امراض کا سامنا ہوسکتا ہے
غذا کے زود ہضم ہونے پر انسان بشاش خوش و خرم پایا جاتا ہے وہ اپنے افعال میں چست و چالاک
اور مستعد ہوتا ہے اور وہ اپنے متعلق جملہ امور کو بڑی بیدار مغزی و سرعت اور حوصلہ سے ادا کرتا ہے
غذا کا زود ہضم ہونا انسان کے لئے صحت کی ایک بڑی بھاری دلیل سمجھی جاتی ہے الغرض فعل ہاضمہ
انسان کے لئے ایک قدرتی روزینہ بڑی نعمت ہے جس کی قدر ہر انسان پر لازم آتی ہے۔

دیر ہضم غذا کے باعث انسان میں سستی کاہلی و لاپروائی پیدا ہوتی ہے چہرہ اُس کا پھیکا مرجھایا
ہوا مشوش نظر آتا ہے شکم کے اُس مقام میں جہاں معدہ ہوتا ہے ایک بوجھ بےچینی و بھاری پن اور کبھی درد
قولنج اور درد سر پیدا ہوتا ہے۔ قے غثیان تشنگی۔ غنودگی طبیعت میں سستی۔ بے مزگی اور بےچینی ہوتی ہے

عموماً دیر ہضم حیوانی غذا کے باعث انسان کی ہمدردی رحم وغیرہ سے عمدہ اخلاقی افعال مین اکثر کم یا زیادہ فتور واقع ہوتا ہے۔ علاوہ ازین انسان کا قوت ہاضمہ پست ہوجاتا ہے جس سے اقسام کے امراض اُس پر نازل ہوتے ہین۔

ڈاکٹر ٹیانر صاحب اپنی طب طبع ہفتم جلد دوم کے صفحہ ۹۹ مین بہ بیان قصور ہاضمہ اس مرض کے ہونے کے اسباب یون تحریر کرتے ہین کہ کثرتِ غذا جو اپنی خاصیت مین خراب ہو موجب قصور ہاضمہ ہوتی ہے علاوہ ازین ایک اور بڑا سبب قصور ہاضمہ کا وہ ہے کہ لحاظ نہ رکھا ایک معین مقدار کے وقت یا وقفہ کا درمیان دو خوراکون کے کہ جس عرصہ مین کہ معدہ اپنا کام پورہ کرسکے اور کسی قدر اسکو آرام بھی بن سکے اور یہی عرصہ درمیان دو خوراکون کا صاحب موصوف کے نزدیک انسان کے مختلف غذائی اشیا کے مقررہ عرصہ ہضم و آرام معدہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے بدرجہ نہایت چھ گھنٹے مقرر ہین اور ڈاکٹر جارج بلاک صاحب کی کتاب گیڈ ٹو ہلت کے صفحہ ایکسو بائیس اور ایکسو تیس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا بھر کے کل انسانی نباتی و حیوانی خوراکی اجزا سے مثلاً اقسام کے غلہ جات اور سبزیات اور سوا‌ے لحم خنزیر کے اقسام کے پرند و حیوانات اور مچھلیون کا گوشت وغیرہ کوئی ایک ایسا نہین جو چار گھنٹون کے عرصہ مین بعد اس کے کھائے جانے کے ہضم نہوتا ہو اس سے ظاہر ہے کہ ڈاکٹر ٹیانر صاحب ہر دو خوراک کا درمیانی وقفہ چھ گھنٹے اس بنا پر کہ اس عرصہ کا دو ثلث یعنے چار گھنٹے خاص غذا کے ہضم ہونے کے لئے اور ایک ثلث یعنے دو گھنٹے معدے کے آرام کے لئے مقرر رکھے ہون اور ہمکو گیڈ ٹو ہلت کے صفحہ ایکسو تیس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لحم خنزیر کا عرصہ ہضم پانچ گھنٹے اور پندرہ منٹ کا ہے اور قریب کل انسانون کے لئے زیادہ سے زیادہ بحالت بیداری ہر چھٹوین گھنٹے پر غذا کی خواہش یا اسکو ضرورت ہوتی ہے تو اب اُس سے ظاہر ہے کہ لحم خنزیر کے غذائے استعمال کے رواج پر اسکی دیر ہضم خاصیت کے باعث معدہ کو ایک مناسب وقت یا عرصہ تک آرام ملنا محال ہوتا ہے جسکی وجہ سے

ضعف پیدا ہوکر باعث قصور ہاضمہ ہوتا ہے اور اقسام کے امراض جگر و امعا وغیرہ کا باعث بھی ہوتا ہے
علاوہ اسکے ہم ڈاکٹر ٹیانر صاحب کی طبابت طبع ہشتم جلد اول کے صفحہ ایکسو چار کے اس تحریر کو پیش کرتے
ہیں کہ شکر اور چربی یا شراب کے باہم ملاپ پر یعنے ترش یا تیزابی کیفیتیں مبدل ہو جاتے ہیں جس سے
ترشی یا کھٹی ڈکار سینہ میں سوزش یا درد نفخ شکم جو کہ خاص علامات قصور ہاضمہ کے ہیں پیدا ہو جاتے ہیں۔
جس طرح لحم خنزیر میں کثرت چربی کا ہونا ظاہر ہے (دیکھو نقشہ ششم) اسی طرح انسان کے
کل غذائے نباتی میں کم یا زیادہ شکر کا ہونا بھی ثابت ہے یا غلہ جات کا نشاستہ بوقت ہضم شکر میں
مبدل ہونا بھی ثابت ہے اور یہ ممکن نہیں کہ انسان صرف لحم خنزیر کی خوراک پر ہی مدام اکتفا یا اپنی
زندگی بحال رکھ سکے بغیر خورش یا شمولیت غذائے نباتی کے اگر جب لحم خنزیر کے ہمراہ غذائے نباتی
کا شامل کرنا انسان کے لئے اپنی زندگی قایم رکھنے کے جہت پر لازمی ہے تو غالب ہے کہ اس شمولیت
میں لحم خنزیر کی چربی اور نباتی اغذیہ کی شکر کے باہم ملاپ پر حسب تحریر ڈاکٹر ٹیانر صاحب باعث قصور
ہاضمہ ہو لحم خنزیر کا بسبب قصور ہاضمہ ہونیکی ہی وجہ ہے کہ مرض قصور ہاضمہ میں اسکا استعمال بغذا ڈاکٹر
جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ ٹو ہلت کے صفحہ ۱۳۳ میں اور ڈاکٹر رابرٹ صاحب اپنے طب طبع ہشتم
میں بہ بیان قصور ہاضمہ خصوصاً منع کرتے ہیں ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ ٹو ہلت کے صفحہ
۱۳۵ میں یوں تحریر کرتے ہیں کہ کسی قدر خشک کیا ہوا لحم خنزیر یعنے بیکن کو اکثروں نے ایک دوائی باعث
قصور ہاضمہ قرار دئے ہیں۔

ہماری تحریر مذکورہ سے صاف عیاں ہے کہ لحم خنزیر کے بغذا استعمال پر انسان میں قصور ہاضمہ پیدا ہوتا
ہے۔ اب ہم بیان مرض قصور ہاضمہ کے بدنتائج ہمارے ناظرین کے واقفیت کے لئے ڈاکٹر فنٹ صاحب
کی پلیس ہوم تا کے صفحہ ۳۸۰ - اور طب ٹیانر جلد دوم طبع ہفتم کے صفحہ ۱۰۰ - اور صفحہ ۱۰۱ سے لیکر بیان
درج کرتے ہیں۔ بیان قصور ہاضمہ - اسکو زبان لاٹن میں ڈسپپشیا انگریزی میں انڈیجشن عربی

ہین سوہضمی فارسی مین قصور ہاضمہ ہندی مین اجیرن کہتے ہین۔ یہہ ایک معدہ کا مرض ہے جو نسبتاً
انسان کے جملہ عام شکایتون سے ایک نہایت عام شکایت ہے جس کے کہنہ ہو جانے پر نہایت دیرو دست
وتکلیف دہ اور مہلک مرض ہوتا ہے۔ جب یہہ نہایت بکارآمد آلہ ہاضمہ یعنے معدہ اس مرض خاص مین مبتلا ہوتا
ہے تو دماغ اسکی ہمدردی یا سوگواری مین معاً شریک ہو جاتا ہے دماغ اور معدہ آپسمین بذریعۂ
اعصاب کے اتنا قوی الحاق رکھتے ہین کہ اگر کبھی انسان مین دماغی خلل یا شکایتین یا صرف تکالیف
ہی واقع ہون تو یہہ خواہش اشتہا کو مسدود اور قوت ہاضمہ کو موقوف کر دیتے ہین۔ یہہ تو سب
کوئی جانتے ہین کہ فکر و تفکرات انسان مین خواہش اشتہا کو بالکل مسدود کر دیتے ہین۔ اگر آلات
ہاضمہ یا معدہ مین بگاڑ یا خلل واقع ہو تو طبیعت مین سستی چڑچڑاپن اور توہمات یا خفقان اور قریباً
دیوانگی سے دماغی خلل پیدا ہو جاتے ہین ڈاکٹر ٹیانر صاحب کہتے ہین کہ قصور ہاضمہ مین کم یا زیادہ سخت
دہلک علامات نمود ہوا کرتے ہین اور کہنہ شکایتون مین خواہش اشتہا موقوف ہو جاتی ہے درد قولنج
شکم مین بوجھ یا بھرا ہوا اس مقام شکم پر جہان کہ معدہ ہے معلوم ہوتا ہے اور نفخ شکم پیدا ہوتا ہے
اوائل مین قبض ہوا کرتا ہے اور بعد از دست جاری ہوتے ہین تنفس مین بدبو زبان میلی ملک اور قے دل
دھڑکتا ہے نبض تیز ہو جاتی ہے سینہ مین ہچکی اور جملہ جسمی اعضا مین درد پیدا ہوتا ہے کندہ درد سر اور دوران
سر پیدا ہوتا ہے جسم کے بعض مقامات مین بے برداشت عصبی درد شروع ہوتا ہے طاقت رہ ضعف
زائل ہو جاتی ہے توہمات یا مالیخولیا پیدا ہوتا ہے اور بعض وقت ذات معدہ مین درد و تنگی سینہ مین ہوکر
اور منہہ مین لعاب نمود ہوتا ہے جبکہ معدہ بجہت ریح پھول جاوے تو تنفس کے لینے مین تکلیف ہوتی
ہے۔ قصور ہاضمہ کے باعث جو مزاج مین سستی بے طوری پیدا ہوتی ہے وہ مختلف طور پر یعنی ادنی
بد مزاجی سے لیکر غایت درجہ کی مالیخولیا تک ہوتی ہے بسبب مالیخولیا کے بعض وقت مریض کی طبیعت مین
خودکشی کے خیالات پیدا ہو جاتے ہین۔ مریض اپنے خویش و بیگانہ کے ہر ایک مجنونانہ حرکات یا خدمات کو بر عکس

تصور کرتا ہے ان ہی اشخاص پر وہ چرا نده ہوجاتا ہے کہ جو اس کے لئے خدمات ادا کرنا چاہتے ہیں اور وہ
اپنے ادنی تکالیف کو بمبالغہ بھاری تکلیفات کی صورتوں میں سمجھتا و بیان کرتا ہے ان مریضوں کی عجیب
حالات مذکورہ ہم کتاب میمویر آف دی ریویرنڈ سڈنی اسمتھ جلد اول کے صفحہ ایکسو پچیس سے لیکر یہاں درج کرتے
ہیں "ڈاکٹر سڈنی اسمتھ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک وقت میرا ایک دوست طعام شب بدیر کھایا جس میں
اول وہ ایک قوی شوربہ (یہہ قوی شوربہ شاید لحم خنزیر کا ہو) پیا۔ مابعد ایک جھینگا اور پھر تھوڑا اثمار
یعنی سبزیات و کھٹائی وغیرہ سے بنا ہوا ایک مرکب کھایا اور ان مختلف اغذیہ کو اس نے شراب سے مخلوط
کیا یا تھوڑی شراب پیا اور دوسرے دن یا روز پیوستہ اس شخص کے لئے مجھکو بلوایا گیا اس وقت وہ اپنا
شہر لنڈن کا مکان فروخت کرکے کسی بستی میں بود و باش کرنے کا ارادہ کر رہا تھا اور وہ اپنی بڑی لڑکی
کی صحت یا تندرستی کے لئے مخوف ہوئے جاتا تھا اور اس کے خانگی خرچ و اخراجات کے توہمات ہر ساعت
زیادہ ہوئے جا رہے تھے اور ان آفتوں سے اپنی رہائی صرف بتعجیل تمام وہاں سے نکل جانے یا روانہ ہوجانے
پر ہی ممکن سمجھتا تھا یہہ سب حالات جھینگے کے ہی بدولت خود بدولت پیدا ہوئے تھے جب اس پرجوش طبیعت کو
جھینگے کی سے سخت غذا کے ہضم ہوئے تک کے وقفہ کے حاصل ہونے پر لڑکی تندرست خرچ و اخراجات
حالت ٹھیک اور شہر سے منفصلات میں بود و باش کرنے کے خیالات معدوم از دماغ ہوجاتے تھے۔ اور ایک
شخص سے اسی طور پر قدیم دوستانہ تعلقات بھونے ہوئے پنیر کے کھانے سے منقطع ہوگئے اور ایک
شخص کو سخت نمکین گوشت (شاید یہہ بھی لحم خنزیر کا ہو) کے کھانے پر خودکشی کی نوبت پیش آئی تھی
(غالباً یہی وجہ ہے کہ یورپ و امریکہ وغیرہ کے خنزیر خوار اقوام میں بہ نسبتاً غیر خنزیر خوار اقوام
مثلاً ہند و ایران و ترکستان وغیرہ کے ایک خوفناک یا بکثرت تمام خودکشیوں کی تعداد ہر سال شمار میں آتی ہے)
اور ڈاکٹر سڈنی اسمتھ صاحب فرماتے ہیں کہ ناخوش محسوسات جسم یا ناسازی جسم کی وجہ اکثر
شخص کے خیالات دماغ میں پیدا ہوجاتے ہیں اور ایک بڑا نمایاں بے حالگی یا شوریدگی کا پیدا ہوتا ہے غیر ہضم

اور ناجائز غذا کے ایک واحد لقمہ سے ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک کے صفحہ ۱۷۷ مین یون
تحریر کرتے ہین کہ غذا اپنا اثر اس موثرانہ طور پر ہمارے جسمانی اور اخلاقی حالتون پر کرتی ہے
کہ جسکو کسی اخبار کا ایک نامہ نگار جسکو مین نہین جانتا کہ کون تھا یون تحریر کرتا ہے کہ ہماری چال
چلن موقوف ہے اوپر وصیت ہماری غذا کے کہ جسکو ہم نوش کرتے ہین بونا پارٹ شہنشاہ مہو سپاہ لار اپنے
جملہ جنگون سے ایک مین فتحیاب ہونا بوجہ ایک ہلکی یا خراب غذا کے خورش پر منسوب کرتا تھا جو کہ
بوقت جنگ اس کے ہاضمہ مین فساد برپا کرنے کی باعث ہوئی۔ اس موقع پر ڈاکٹر فٹ صاحب فرماتے
ہین کہ ہمارے کتنے بے انصافیان اور ہماری کتنی دور اندیشیان وبخور وتامل کے غلطیان اور ہماری
کتنی بے رحمیان اور ظلم و زبردستیان اور ہماری غلط فہمیان اور غفلتین ہونگی جو بوجہ غیر ہضم غذا
کے خورش کے ہم سے صادر ہوتی ہون۔ اگر کوئی ایک ایسی شئی ہمارے کھانے مین آوے
جو معدہ مین بگاڑ پیدا کرتی ہو تو یہ بگاڑ بمعرفت عصب معدہ کے معا دماغ پر اپنا اثر کرتی ہے تو
درشتی ترش روئی یا بدمزاجی بجائے عمدگی یا سلیم الطبعی کے مزاج مین قایم ہوجاتی ہے۔
اور اب ہم اس حالت خاص مین وقتاً فوقتاً وہی کیا کرتے ہین جو تحریک یا اشتعالک ہو ہمارے
محسوسات پر بفعل ہاضمہ کے بگاڑ کی وجہ جگر بھی اس مین مبتلا ہوجاتا ہے اور اس آفت ایذا یا تکلیف
مین دماغ بھی نہایت سرگرمی سے ہمدردی کرتا ہے۔

نقص ششم

لحم خنزیر مین بکثرت چربی کا پایا جانا

لحم خنزیر مین قریب قریب سب چربی ہونے کی وجہ اس کے غذا کے استعمال سے انسان مین زاید

مقدار کی چربی پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر ٹیانر صاحب فربہ انسانوں میں اُنکی صحت برقرار
رکھنے کی جہت پر اُن کے لاغر کرنے کی تدبیرات یا علاج میں بحوالہ ڈاکٹر ہاروے صاحب کے لحم خنزیر
کے متروکی کو تحریر کرتے ہیں اور ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ تو ہلت کے صفحہ ۱۲۸ میں
فربہ انسانوں کے لئے لحم خنزیر کی خورش کو ترک کرنے کی صلاح دیتے ہیں۔ اور علم فزی آلوجی
یعنے علم اسرار الاعضا سے چربیدار یا روغنی اجزا کا بعد ہضم اُن میں بغیر کوئی تبدیل واقع ہونیکے
اصالتاً بصورت چربی جسم انسان میں بذریعہ خون کے مجموع ہونا ثابت ہے اور یہی صاحب کا کہنا
ہے کہ غذا کا حاجت یا بھوک سے زیادہ کھانا جسم میں چربی پیدا کرتا ہے۔ یہہ تو سب کوئی جانتے
ہیں کہ انسان عادتاً وہی غذا بہ مقدار زائد یا حاجت بھوک سے زیادہ کھایا جاتا ہے جو مزیدار ہو اور
ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ تو ہلت صفحہ اکیسو بیسیٹھ میں لحم خنزیر کو ایک بامزہ غذا قرار دیتے
ہیں اور اسی کتاب کے صفحہ اکیسو نینیس کے فہرست اشیائے غذائی مع اُن کے مختلف غذائی حصون
کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لحم خنزیر میں سوائے مسکے کے نسبتاً اور دوسرے کل انسانی
غذائی اشیا کے روغنی یا چربیدار حصے زیادہ تر ہیں یعنے فی صدی مسکہ میں ۸۳ - لحم خنزیر میں
ستتر شیر انسان میں تین۔ شیر میش میں چہار۔ گوشت بھیڑ و بیر و گاو میں پانچ۔ مرغان خانگی
میں تین۔ بام مچھلی میں آٹھ۔ اور دوسرے قسم کی مچھلیوں میں تین۔ گیہوں کے آٹے میں دو
چانول۔ آلو اور سبزیات میں ایک حصہ کے نصف سے بھی کم روغنی یا چربیدار حصے پائے جاتے
ہیں تو اب لحم خنزیر کا مزیدار ہونا اور اس میں کثرت سے چربی کا ہونا اور مزیدار اجزا کا انسان عادتاً
بمقدار زائد یا اپنے بھوک سے زیادہ کھانا اور چربی کا اصالتاً بغیر کوئی تبدیل واقع ہونے کے
بذریعہ خون جسم میں مجموع ہوتا یعنے ان جملہ امور کی فراہمی ایک لحم خنزیر سے واحد شی میں پایا جانا
نہایت قوی طور پر دلالت کرتا ہے کہ نسبتاً اور سب غذائونکے لحم خنزیر کے کھانے کے رجوع پر انسان

مین غایت درجہ کی چربی پیدا ہونا ممکن ہے۔ ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب بلین ہوم ٹاک کے صفحہ ۴۷
مین یون فرماتے ہین کہ چربی معدہ مین ہضم نہین ہوتی لیکن یہہ صرف گداز یا پگل کر جسم کے سارے
خون مین داخل یا جذب ہو جاتی ہے۔ مابعد خون سے جسم کے اکثر مختلف حصون مین مجموع ہو جاتی
ہے ولیکن ہر قسم کے چربیدار گوشت تحقیقاً مضر ہین۔ اور بہ بیان فرہی طب رابرٹ کے صفحہ اٹھاسٹھ
کی تحریرات کا خلاصہ یہہ ہے کہ" اولاً جسم انسان کے خون مین بکثرت چربی کا پایا جانا ایک عام سبب فربہی
ہے اور جسم کے اندرونی نہایت بکار آمد مختلف آلات مین چربی کے مجموع ہونیکا باعث بھی ہوتا
ہے اور یہہ چربی خون مین بوجہ چربی کے زیادہ خورش پر پائی جاتی ہے۔ ہم اب جسم انسان
مین چربی کی مقدار معین اور اُس کے فوائد اور اُس کے بدنتایج کو اس غرض سے آگاہ کرتے ہین تا
معلوم ہو کہ اس ناپاک لحم خنزیر کی چربیدار خاصیت کی وجہ اُسکی خورش پر انسان مین کس حد تک مضرت
کا احتمال ہو سکتا ہے اعتدالاً جسم انسان مین چربی کا ہونا اسکی صحت کی ایک بڑی علامت ہے،
ایک بالغ انسان کا معمولی وزن حالت صحت مین ڈیڑہ سو پونڈ (ایک پونڈ مطابق اسی تولون کے)
مقرر ہے اور اس وزن کا بیسوان حصہ یعنے ساڑہے سات پونڈ ذکور مین اور سولہوان حصہ یعنے
۹ ۳/۸ پونڈ اناث مین چربی کا جسم مین پایا جانا عموماً ایک اُس کا حد اعتدال مقرر ہے۔ چربی
دو اجزا یعنے کاربن اور ہیڈروجن سے مرکب ہے۔ یہہ چربی بہ شمولیت آکسیجن (جو انسان کے
ہوا سے تنفس سے اُن کے جسم کے کُل رگ و ریشہ کے خون مین جذب رہتا ہے) جسم مین جلنے سے
گرمی پیدا کرنیکی باعث ہو کر بمانند دخانی انجنون کی گرمی سے قوت حرکت پیدا ہونے کے انسان مین
قوت حرکت جو عین ذیروحی حالت یا زندگی ہے خصوصاً اُن ضروری وقتون مین پیدا کرنے اور بحال
رکھنے کے باعث ہوتی ہے کہ جب انسان کو غذا کے میسر ہونے مین چندے مجبوری ہو مثلاً بیماری
و فاقہ کشی وغیرہ مین۔ اور چربی سے انسان مین گولائی و بہراو پیدا ہو کر موجب اُسکی خوبصورتی کے

ہوتی ہے۔ جب یہہ چربی کسی انسان مین نہو تو اُسکو ہم لاغر منحنی اور بدصورت کہتے ہین۔ چربی جسم
انسان کی حرارت عزیزی کو جسم سے خارج یا زائل ہونے کے مانع ہوتی ہے اور یہہ چربی ہاضمہ
کو مدد دینے کے لئیے بہت ضروریات سے ہے یہی وجہ ہے کہ سب انسانی غذاؤن مین کم یا زیادہ چربی
معہ اور پرورش کنندہ جسم اجزا کے قدرت نے مرتب کر رکھے ہین۔ دماغ کی پرورش کے لئیے قدر کسی
چربی کی ضرورت ہوتی ہے اور یہہ چربی اور عصبی انتظام جسم (جسپر انسان کا کل دار و مدار ہے)
کے گھس و پیس جانے کی معاون یا اُسکا بچاؤ کرتی ہے۔ عموماً چربی قریب جسم کے کل عضوو
الآت مین اور خصوصاً دل گردے وغیرہ آلات اور پوست جسم خصوصاً پیٹ پر بکثرت مجموع ہوا کرتی
ہے جب کبھی کسی آلہ مذکور مین چربی حد اعتدال سے زیادہ مجموع ہوجاتی ہے تو اس آلہ خاص کے
ذات بافت مین نقص پیدا ہوتا ہے جس سے اُس کے لازمی فعل مین کم یا زیادہ فتور واقع ہوکر انسان
کے لئیے اقسام کے درد و تکلیفات امراض کی صورتون مین نمود ہوکر اکثر موت مین انصرام پاتے ہین۔
عموماً جب کبھی انسان مین چربی حد اعتدال سے زیادہ مجموع ہو تو اس کے بدوضعی موجب بنسی
اور ایک تکلیف دہ بوجھ ہی نہین ہوتا بلکہ اقسام کے مہلک نقصانات کے موجب بھی ہوتا ہے۔
ایسے انسانون مین ذراسی حرکت سے دم چڑھ آتا ہے دل دھڑکتا ہے اور بیٹھے لیٹے وغیرہ ن
معمولی افعال مین بڑی دقت اور تکلیف پیش آتی ہے اور اُن اشخاص سے انسانی خدمات دو ور
کے لئیے تو کجا ادنے ضروریات مین خود دوسرون کے سخت محتاج ہوجاتے ہین یہہ اشخاص ہمیشہ مجہول
اور سست بطور ایک لاشہ محض اور غنی آنکھون سے خماری عیان بے پرواہ ساکن نیند سے
مدام متوالے ولیکن خواہ مخواہ ایک جو معقول اور بردبار نظر آتے ہین۔ چہرہ انکا پھیکا رنگ
زرد نبض اور حرکت دل ضعیف طبعیت مین بے محنت مشقت بیٹھے بیٹھے ہی ایک نہایت درجہ کی سستی
اور ایک خاص قسم کی قائم بیقراری لیٹے چین نہ بیٹھے آرام ہمیشہ بیچارے یہی کشمکش مین گرفتار رہتے

ہیں - ہو اس سے عقل اور عورتیں عقیمہ ہو جاتی ہیں - اور جسم کے سبب زندگی بخش آلات کے
افعال مثلاً گردش خون قوت ہاضمہ اور قوت دماغ وغیرہ کم و زیادہ مسدود یا اُن میں فتور پیدا ہوتا ہے
اور ایسے لوگ خصوصاً بہت کم ایام زندہ رہتے ہیں - اور ایسے اشخاص بباعث چربی کے گلا گھٹ کر اکثر
فوت ہوا کرتے ہیں - اس قسم کے اموات تا این زمان ہزارہا وقوع میں آئے ہیں - طب ٹیانز جلد اول
طبع ہشتم کے صفحہ ۴۲۶ میں لکھا ہے کہ عموماً چربی موجب طاقت جسمانی اور ترقی عمر کے باعث نہیں ہوتی اور اس
سے جسم کے مختلف آلات کے افعال میں کم و زیادہ مسدودی ہونے سے اقسام کی تکلیفات
اور شکایتیں پیدا ہوتی ہیں اور عموماً زیادہ عمر بھی گھٹاتی ہے جسمانی اور دماغی ہر دو قوتوں کو
اور یہاں بحوالہ لارڈ چیسٹر فیلڈ صاحب یوں لکھا ہے کہ اُن کے رائے میں فربہی اور بیوقوفی ایک
ایسی ناممکن التفریق رقیب ہیں کہ صاحب موصوف اکثر یوں فرماتے تھے کہ فربہی اور بیوقوفی ہر دو
لفظ ایک دوسرے کے لئے برتے جاویں یا یہ ایک دوسرے کے نعم البدل الفاظ ہیں -

حاصل کلام چربی کا اُس کے حد اعتدال سے زیادہ جسم انسان میں مجموع ہونا اُس کے لئے اقسام
کے درد و تکلیفات اور موت کے ہی باعث نہیں ہوتا بلکہ اُس کے فرائض منصبی کے ادائی کی سد راہ
اور اسکو اُس کے سماوی انجام کے بھول پر بھی رجوع کرتی ہے - جو اُس کے لئے یہ ہر سہ حالتیں
نہایت ہی زبون بدتر اور غیر واجب متصور ہو سکتی ہیں -

یہی وجہ ہے کہ ہم روزوں کو پانچوں ارکان اسلام سے ایک رکن دیکھتے ہیں جس کا
مدعا و مطلب یہ ہے کہ انسان کے سال بھر کے متواتر خوراک جانے سے اُس کے جسم میں طبیعت
کی دور اندیشی کفایت شعاری سے لازماً مجموع ہونے والی چربی بوجہ متواتر روزہ رکھنے کے
حالت روزہ میں اُس کے لازمی حیوانی حرکات کے قائم رکھنے کے لئے جسم میں گرمی یا حرارت
پیدا کرنے کے جہت پر بجائے غذا منتقل یا گداز ہو کر صرف ہو جانے پر اس کے لئے باعث صحت ہو جس سے

ہر سال ہر پابند اسلام انسان کو اقسام کے درد و تکلیفات و امراض سے سبکدوش ہونے کا موقع
حاصل ہوتا ہے۔

طب ٹیانز طبع ہفتم جلد اول کے صفحہ ۱۰۴ مین بحوالہ ڈاکٹر وِلسن فلپ بہ ضمن بیان مرض گنڈمال کے
لکہا ہے کہ چند قسم کے قصور ہاضمہ ایسے ہین جو مرض سل مین آخر ہوتے ہین اور یہہ امر قریب الایام
مین ڈاکٹر جونا ہن ہیچن سن صاحب سوائے اور دوسرون سے تحقیق یا تصدیق کیا گیا کہ مخصوص رخ
یا وجود اس قصور ہاضمہ کا منحصر یا موقوف ہے اوپر غذا کے چربیدار اور دوسرے اجزا کے باہم یکسان
مخلوط ہونے کے وقت پہ چربی اور شکر یا شراب ان تینون اشیا سے ہر دو کے باہم ملاپ پر معدہ
مین یہہ تیزابی کیفیت یا کہٹاس مین مبدل ہو جاتے ہین جس سے انسان مین ترشی مائل قے سینہ مین
سوزش۔ نفخ شکم۔ جو مخصوص علامات قصور ہاضمہ کے ہین پیدا ہو جاتے ہین۔ اور طب ابرٹ
طبع ہشتم بہ بیان اسباب مرض سل قصور ہاضمہ کو ایک سبب باعث اس مرض مہلک کا لکہا ہے
تو اب اس سے عیان ہے کہ لحم خنزیر کے دیر ہضم ہونے کے جہت پر اس کے استعمال پر اکثر قصور ہاضمہ کا
احتمال رہنا اور اسمین پستا اور دوسرے غذائی اشیا کے چربی بکثرت تمام ہونا اور یہہ چربی دوسرے
غذائی اشیا مثلاً شراب و شکر سے باہم مخلوط ہونے سے مخصوص قصور ہاضمہ جو مرض سل مین اخیر ہوتا
ہے پیدا ہونا اور چربی اکثر دوسرے لازمی غذائی اشیا کے عموماً شکر (جو ہر قسم کے انسانی قدرتی
غذاؤن مین کم یا زیادہ شریک رہتی ہے) کے ملاپ پر ترشی یا تیزاب مین مبدل ہو کر قصور ہاضمہ پیدا
کرنا ہمارے یقین کو کافی اور ہمارے لئے ایک نہایت قوی دلیل ہے کہ لحم خنزیر کے استعمال سے
یقیناً احتمال قصور ہاضمہ اور مرض سل کے ہونیکا ہوتا ہے اور یہی سبب ہے کہ مرض سل علی الخصوص
ساتھ کثرت کے خنزیر یہ اقوام یوروپ اور امریکہ مین نمود ہو کر ان کے لئے یہہ مرض ایک عام سبب موت کا
باعث ہوتا ہے۔ ساتہ ہی ولیم ولیمس صاحب کی طب حیوانات صفحہ ۵۴۳ کی تحریر ذیل ہمارے بیان

مذکورہ کے تصدیق وثبوت مین پیش کرتے ہین۔
ملک پیارس واقع فرانس کے ۱۸۸۵ء کے طبی کانگریس مین ایم بیوٹل صاحب باشندہ میا سِر ڈاکٹر ابنس صاحب باشندہ استنبول اور دوسرے حکماجن کا زمرہ گنڈمالی یا سلی امراض کے حالات و تجربات کے بیان کا مقرر تھا جنھون نے ثابت کیا کہ انسان مین مرض سل اکثر آلات ہاضمہ کے فساد یعنے قصور ہاضمہ وغیرہ امراض سے نسبتاً فساد آلات تنفس سے (جن کا کہ گمان ہے) زیادہ تر پیدا ہوتا ہے اور بد (مانند لحم خنزیر کے) یا کم غذا اس مرض کے باعث وقوع کا ایک بہت قوی سبب ظاہر کئے۔

نقص ہفتم

لحم خنزیر کی خورش سے بعض مخصوص امراض اور ایک سم کا خون مین بمقدار زاید پیدا ہونا جس کو کاربانک آسڈ کہتے ہین

لحم خنزیر کے غذائیہ استعمال پر خون مین زائد مقدار کا کاربانک آسڈ نسبتاً اور دوسرے اقسام کی غذاؤن کے پیدا ہوتا ہے اور عموماً خون مین اس سم کی تعداد زائد کی پیدایش انسان کے لئے باعث مختلف امراض مہلکہ کے ہوتا ہے۔ بعین وجہ ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ تو ہلت صفحہ ۱۶۵ اور ۱۶۶ مین لکھتے ہین کہ غیر جفاکش لوگون کے لئے کھانا لحم خنزیر کا موجب جلندر امراض مثلاً بخارات وغیرہ کے ہوتا ہے اور بعض قسم کے پھوڑے وغیرہ جلدی امراض کا باعث بھی ہوتا ہے۔ اور یہی صاحب لکھتے ہین کہ وہ اشخاص جن کے جسمی ریزشات یعنے خون ولعاب معدہ وغیرہ مین فساد ہو یا جن کو اقسام کے پھوڑے

یا زخم ہوں یا جن کے جسم یا پوست پر اقسام کے بثورات ہوں۔ سواے اس کے وہ انسان جنکو فصوہ ہاضمہ یا کھانسی و یا مرض سل ہو لحم خنزیر کے بغذا ئی استعمال کو ترک کریں کیونکہ یہہ گوشت مذکور مریضوں کے لئے سخت مضر ہے"

ڈاکٹر کوین صاحب کی طبی لغت جلد دوم مطبوعہ ۱۸۹۴ء کے صفحہ ۶۲ ۵ مین یوں تحریر ہے "آجکل خنزیر کا گوشت کھانے والے انسانوں مین اکثر ایک بہت شدید اور مخصوص قسم یا تعریف کا مرض پایا گیا ہے یہہ مرض لحم خنزیر مین بہ جہت ایک قسم کے مہین زندہ اجسام یا امرضی مادّون کے نمود پر ہوتا ہے اور یہہ تا حال ثابت نہین ہوا کہ یہہ باعث مرض مادّے اس گوشت کو تجارتی امور کی غرض پر ٹن کے ڈبون مین بند کرتے وقت داخل ہوتے ہوں یا خود لحم خنزیر مین یہہ سمیت ہوتی ہو و یا کیا"۔ ہمارے اس قابل قدر طبی لغت مذکور کی تحریر کہ "یہہ تا حال ثابت نہین ہوا کہ یہہ باعث مرض مادّے اس گوشت کو تجارتی امور کے غرض پر ٹن کے ڈبون مین بند کرتے وقت داخل ہوتے ہوں یا خود لحم خنزیر مین یہہ سمیت ہوتی ہو و یا کیا" قابل اطمینان نظر نہین آتی کیونکہ ہم جانتے ہین کہ علاوہ لحم خنزیر کے لحم بز و گاو وغیرہ بھی نسبتاً لحم خنزیر کے بہ کثرت تجارتی غرض پر ٹن کے ڈبون مین بند کئے جاتا ہے ولیکن تا حال کوئی خاص قسم مرض مانند لحم خنزیر کے مرض مذکور کے ان مین پایا نہین گیا۔ اس سے صاف عیان ہے کہ سمیت مذکورہ اس جانور کی غلاظت خواری سے مرتب شدہ ناپاک گوشت مین خود ہی پیدا ہوتی ہو

برٹش میڈیکل جرنل ۵ جولائی ۱۸۹۰ء جلد دوم کے صفحہ ۳۳ مین یوں تحریر ہے "پورک ڈیزیز یعنے لحم خنزیر کا مرض۔ کوئی موضوع نام کے نہونے کی غرض پر ہم لحم خنزیر کے مرض کے ہیڈنگ یعنے سرنامہ یا سرخی کے ذیل مین لحم خنزیر کے خورش پر ان تین مریض اشخاص کے سخت شکایت کو داخل کرتے ہین جو مقیم کاونٹری واقعہ لنڈن تھے اور جو گزشتہ ہفتہ مین فوت ہوئے اور نا ٹنگھام اور و لیک واقع انگلستان مین دس سال کے پیشتر لحم خنزیر کی خورش پر اس قسم کے وار داتون کا پھیلاؤ

ہوا تھا اس شکایت کو بعض کرم خنزیر کے مرض خاص (ٹرائی کنیس) سمجھنے سے جو بعد تحقیقات پایۂ ثبوت کو نہین پہنچا۔ ناٹنگہام کے جملہ اور ویلبک کے چند مریض اشخاص جو سرعت تمام ہلاک ہوگئے اور اس شکایت کے علامات ہیضہ وبائی کے مطابق وقوع مین آئے تھے۔

ڈاکٹر کوئین صاحب کی طبی لغت کے جلد دوم صفحہ ۱۰۴۱ مین یون تحریر ہے کہ شہر مڈلسن واقع انگلستان کی ۱۸۵۸ء کی وبائی عالم گیر مرض پلورونیو (مہلک شُش کا مرض) سے بوجہ امریکہ کے لحم خنزیر کے جو پانی مین ترکر کے کسیقدر سکھلایا گیا تھا اور بوجہ اسی شہر کے نمکین یا نمک دئے ہوئے لحم خنزیر کے خورش پر پیدا ہو کر ان ایام مین منجملہ ۹۸۰۰ ہزار نفوس کے ۴۹۔ انسان کی بیش قیمت جانین تلف کرنے کا باعث ہوا ہر دو جاے مذکورہ کے لحم خنزیر مین ایک خاص قسم کے زندہ ہین اجسام جو لائق پیدا کرنے ایک مخصوص بخار یا پلورونیو مونیہ کے تھے پاے گئے۔

لغت مذکورہ کے جلد دوم صفحہ ۱۰۴۹ مین ڈاکٹر بیال لارڈ صاحب فرماتے ہین کہ خنزیر بز و گاؤ کے گوشت کی سمیت سے انسان کا مسموم ہونا اور اس پر شدید امراض کے نازل ہونے کے جملہ تیرہ موقعون سے صرف نو واردات لحم خنزیر کے خورش پر میرے مشاہدے سے گزرے اور باقی چار دوسرے جاندارون کے گوشت کے سبب وقوع مین آئے تھے اس سے عیان ہے کہ نسبتاً دوسرے جاندارون کے گوشت کے لحم خنزیر کے خورش پر اکثر زیادہ مصیبتین انسان پر نازل ہوتے ہین۔

ڈاکٹر ٹیلر صاحب اپنی کتاب مڈیکل جورس پروڈنس مطبوعہ یازدہم کے صفحہ ۱۰۶ مین یون تحریر کرتے ہین۔ لحم خنزیر اور نمکین لحم خنزیر یہ دونون عام غذائی اجزائی خوراک سے بعض اوقات زہر ج سم مثلاً سنبل کے مسموم سے علامات پیدا ہوتے ہین چند انسانون مین یہہ سمیت ان کے اختلاف مزاج کی وجہ پیدا ہوتی ہے ولیکن اکثرون مین یہہ اثر سمیت صرف اس غذا کے زہری تاثیر کی وجہ سے پائی گئی ہے

لحم خنزیر کے مضر تاثیرات خصوصاً ان مریضون کے حالات سے ظاہر ہوتے ہین جو ڈاکٹر مگڈیوٹ صاحب
ایڈیٹر ومیڈیکل و سرجیکل جنرل کے پرچہ اکتوبر ۱۸۳۶ء مین مشتہر کئے ہین " لحم خنزیر کو بعض اوقات سیسہ کے
ظروف مین نمکین کئے جاتا ہے اس لحاظ کرنے اس مین سیسہ پایا جاتا ہے ولیکن اکثر مضر خاصیت تازہ لحم خنزیر
مین دیکھی گئی ہے ۔

۱۸۶۶ء مین ڈاکٹر کسٹیون صاحب کے ملاحظہ سے گزرا کہ ایکوقت خنزیر کے ران کے گوشت کی خورش
سے ایک خاندان کے ہر فرد بشر مین مہرج سم کے مسموم علامات مثلاً غثیان ۔ قی ۔ مروڑ ۔ درد اور اسہال
جاری ہوئے ۔

عوام بکثرت تمام اقسام کے جاندارون کا مریض و ناگوار گوشت فروخت کئے جاتا ہے اور مختلف گوشتہای
جاندارون سے جو کہ غذاءً استعمال کئے جاتا ہے سواے لحم خنزیر کے زیادہ تر کوئی ایک ایسا نہین جو
مریض یا ناقص ہوتا ہو ۔

" ٹیمس آف انڈیا " مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۶ء کے صفحہ پنجم کے اخیر کالم کا یہہ خلاصہ ہے کہ ایک جاپانی اخبار
مین پروفیسر جیانس مقیم ٹوکیو واقع جاپان یون تحریر کرتے ہین کہ ملک چین مین اس امر کا تجربہ ہوا کہ ہیوبانک پلیگ
یا مہلک وبای طاعون کا پھیلاؤ انسان مین زیادہ تر جاندارون کی وجہ صادر ہوا اور تحقیقاً یہہ مہلک مرض وبای
ہمیشہ اولاً کمتر درجہ کے جاندارون مین پیدا ہوتا ہے اقسام کے جاندار مثلاً چوہے چھچھوندر اور خنزیر اس سخت
مہلک مرض وبائی کے زود موثر ہونیکے لایق وجود ہین خنزیر شہر کیانٹین ۱۸۹۶ء مین بہ تعداد زیاد اس مرض
مین مبتلا ہوئے اس مرض سے مریض یا اس سے مردہ جاندارونکے گوشت کی خوراک سے اہل چین بھی طاعون مین مبتلا ہوئے اور اسوقت
ایک شاہی حکمنامہ باین مضمون شائع ہوا کہ تا حکم ثانی ۔ انسانی غذا کیلئے خنزیر کشتہ نہ کیا جاوے اس مرض مہلک کے وقوع اور پھیلاؤ کا ایک بڑا
سبب یہہ بھی ہے اہل چین کی غلاظت پسند گزران یا زندگی ہے جیساکہ ایک لایق متعہد سرکاری رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ ہانکانگ واقع ملک چین کے ہر مکان مین
ایک بڑی تعداد خنزیرون کی پرورش کیجاتی ہے اور یہہ خنزیر چار پائیون کے نیچے اور باورچیخانہ اور مکانات

کے اوپر نیچے وغیرہ ہر منزل مین رہا کرتے ہین اور ہر ایک چارپائی کے نیچے پانچ سے سات تک پورے آغاز خنزیر پیدا پائے جاتے ہین اور مکانات کے اوپر والے منزلون کے فرش کے سوراخون سے خنزیرون کے بول و براز نیچے کے منزلون مین ٹپکا کرتے ہین۔

ڈاکٹر گوین صاحب اپنی طبی لغت مطبوعہ قدیم کے جلد اول کے صفحہ ۱۲۳۴ مین یون تحریر ہے کہ خنزیر مین ہگ ٹائیفائیڈ یعنے خنزیر کا ایک شدید و مہلک بخار جسکا سم خراب قسم کی نہایت بدبو مہریون مین پیدا ہو کر خنزیر مین سرایت کرتا ہے اسکالیٹینہ آف سوین یعنے سور کا بخار سرخ باد وہ جو انسان کے سرایت کرنے والے جمیع بخارات مین نہایت شدید اور مہلک ہوتا ہے اور کرم خنزیر سے مرض کرم خنزیر جو آگے بیان ہوا اور خنزیر کے اندرونی آلات مین سے ڈیاٹذ یعنے آبی رسولیان اور کدو دانے پیدا ہوتے ہین۔

بیان ہگ ٹیفائیڈ اسکو سوین پلیگ یعنے طاعون خنزیری کہتے ہین سالوتری ولیم ولیمس صاحب کی طب حیوانات کے صفحہ ۲۳۴ مین اس مرض کا بیان یون ہے۔ اس مرض کو ملک امریکہ مین ہاگ کالیرا یعنے خنزیر کا ہیضہ وبائی کہتے ہین یہ ایک خاص خنزیری مرض ہے جو سوا سے خنزیر کے دوسرے حیوانات مین نہین ہوتا۔ یہ ایک بڑا ہی سخت متعدی مرض وبائی ہے اس مرض کا سم جسم مین داخل ہونے کے قریب پانچ دن تک بغیر کوئی درد و تکلیف جسمانی ظاہر کرنے کے مخفی طور پر قایم رہکر بالبعد ایک سخت بخار کے باعث ہوتا ہے اور تمام جسم پر سرخ رنگ کے بثور پیدا ہوتے ہین۔ تمام ناتوانی خنزیر کے چہرہ سے درد و تکلیف عیان آنکھین سرخ آنسو روان پیشاب و دستون مین خون بعد ازین تشنج پیدا ہوتا ہے جس سے خنزیر کے اعضا مین بار بار جھٹکے یا اکڑ ہوتی ہے سخت تشنجی وقت تنفس پیدا ہوتا ہے اور ایک تکلیف وہ کھانسی شروع ہوتی ہے اور بیہوشی مد جو ہی پیدا ہو کر تا دم مرگ باقی رہتی ہے اس مرض سے متاثر خنزیر کے بعض جسمی نشانات اور خون کی کسی دوسرے صحیح خنزیر کے جسم کے خون مین بطریقہ چیچک داخل کرین تو باعث نمود اس مرض کے ہوتا ہے سوا اس کے ایک صحیح نر خنزیر کا مریض مادہ خنزیر سے جفت کرنا یا ایک صحیح جانور کا اُس جاے پر چند سے قیام کرنا کہ جہان بعض

جانور مقیم تھا باعث وقوع اس بڑی مہلک اور ہلاکت کا ہوا ہے یعنے یہہ مرض مہلک سدجہ متعدی یا ایک سے دوسرے مین منتقل ہونے والا مرض ہے۔

بیان ہی ڈیاٹڈز۔ یہہ آبی رسولیان پانی کے بلبلون کے قریبا ہمشبیہہ ہوتے ہین اور خنزیر کے اندرونی آلات مثلاً جگر۔ گردے۔ ششش وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین۔ یہہ مقدار مین عموماً ایک بڑے سیب کے یا شاذونادر اس سے بھی بڑے ہوتے ہین اور انمین سب کا سب پانی یا خون بھرا رہتا ہے اور ان کے پیدا ہونے پر ذات عضو کے فعل مین کم و زیادہ مسدودی ہوتی ہے جس سے خنزیر کو سخت تکلیف ہوتی ہے اس قسم کی رسولیان انسان مین کدو دانونکے تخمون سے جو لحم خنزیر کی خورش پر بھی پیدا ہوسکتے ہین۔

اب ہم یہان پر نہایت فرط ہمدردی سے سخت رنج و افسوس ہمارے کروڑ ہا مہذب خنزیر خوار ہمجنس اقوام کی حالت پر طاری ہوتا ہے جو اس غذاے ناجائز و پر آفات کے معتقد و دانستہ برائیون پر بھی اس خوراک کے رواجکو تا حال اپنے مین باقی رکھے ہوئے ہون اور ہم یہان ڈاکٹر فٹ صاحب کی کتاب بلین ہوم ٹاک کے صفحہ ۶۳ کے چند سطور کا خلاصہ ذیل مین ہدیہ ناظرین کرتے ہوئے فرط محبت سے اظہار مسرت کرتے ہین ان سب انصاف پسند و لایق آفرین انسانون پر جو اپنے میراثی رواج خنزیر خواری سے زبانہ حال کے اچھوتے و لایق قدر طبی مشاہدون کے لحاظ کرتے ہوئے اس غذاے پر از آفات سے دست بردار ہوئے ہون۔ ڈاکٹر آڈم کلارک صاحب کے حقیقت سے ہے کہ انکو لحم خنزیر سے سخت نفرت تھی۔ ایک موقع تقریب کے صفرہ پر جہان خصوصاً بمبئی پر بیان لحم خنزیر ہی چنا ہوا تھا اور حسب رواج حضار مجلس کی درخواست اداے دعا پر صاحب موصوف نے یون دعا مانگی ”خدایا اگر یہہ لحم خنزیر انجیل عتیق مین منع کیا گیا تو کیون انجیل جدید مین اس کا حوالہ نہین دیا گیا رحمت نازل کر اس لحم خنزیر پر“

قدرت نے روی زمین پر انسان کی خورش کے لئے اقسام کے اجزا مہیا کر رکھے ہین از انجملہ اسکی ید۔ انجیل عتیق کے احکامات کے معتقد اہل یہود ہین۔ اور قوم نصاری انجیل عتیق و جدید کے خصوصاً انجیل جدید کے معتقد ہین۔

خورش کا ایک بڑا یا ایک تمام وکمال حصہ عالم نباتات مین پایا جاتا ہے جو اُس کے لئے بوجوہات معقول خاص قدرتی مجوزہ خوراک نظر آتا ہے جنمین اقسام کے بامزہ وخوش گوار وشیرین غلہ جات اور اقسام کے لطیف خوشبو پاکیزہ میوہ جات اور صاف وپاک سبزیات وغیرہ شریک ہین جن سب سے تا این زمان کوئی ایک بھی نہ تو مضر سمجھا گیا اور نہ اُسکی خورش کے لئے کوئی تجویز یا عمل خاص کی پابندی یا ضرورت مانند لحم خنزیر کے جوش کرنے وغیرہ کے لازم آتی ہے اور دوم معدنیات جسمین پانی اور نمک وغیرہ شریک ہین جو کسی طرح استعمال پر انسان کے لئے مضرت بخش نہین ہوتے الباقی جملہ مختلف حیوانات کے ایک کثیر التعداد کے خورش کو انسان اپنے مین رواج دے رکھا ہے جن سب جانداروں کا گوشت نسبتاً لحم خنزیر کے غیر مضر بضرر اور جن کے استعمال مین نہ کوئی قید یا پابندی و یا کسی عمل خاص کی ضرورت لازم آتی ہے اور اکثر یہہ نہایت صحیح یا تندرست بیرگ وزود ہضم ہونے کے علاوہ کئے درجہ زیادہ نسبتاً ناپاک لحم خنزیر کے بامزہ خوشگوار قوت بخش یا پرورش دار اور غیر مکروہ الطبع غذاؤن سے ہو سکتے ہین۔

ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک کے صفحہ ۱۸۱ مین یون تحریر کرتے ہین کہ عموماً لحم بھیڑ بجاے لحم خنزیر کے عام طور پر عوام مین مستعمل ہو جو نسبتاً لحم خنزیر کے زود ہضم اور ایک بیرگ اور زیادہ پرورش یا طاقتدار ہونے کے علاوہ لحم خنزیر سے ارزان یا کم قیمت بھی ہے۔

ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ تو ہلت کے صفحہ ۱۶۰ مین یون تحریر کرتے ہین کہ لحم بھیڑ ایک اعلیٰ درجہ قوت بخش یا پرورش دار اور مفید وخوشگوار یا جائز غذا ہے جو اقسام کے حیوانی غذاؤن سے نہایت سریع الہضم ہے اور یہہ غالباً زیادہ بہ نسبت اور گوشتون کے علی العموم مستعمل خلایق بھی ہے خصی یا آختہ کیا ہوا کم عمر بھیڑ جسکو پوٹلا کہا کرتے ہین جسکے گوشت کی نہایت قدر کی جاتی ہے بہ سبب اُس کے غایت درجہ مرغوب یا مزہ یا شیرین اور نہایت زود ہضم ہونے کے۔

انسان کو اس مین کیا عذر ہے اور یہہ اُس کے کیا مزیل ہو سکتا ہے کہ اگر وہ حاصل کرے درختون کو

ہلاکر اُن بامزہ شیرین رسدار ثمارون کو جو خصوصًا غذاے لطیف کہلاتے ہین اور جو اشجار کے فراز شاخون مین اُس کے بالاے سر دُور ہی سی حرکت کی تحریک پر مستعد رہتے ہین گرنے درمیان اُس کے طلبگار ہاتھون سے تاکہ مستعمل ہون بطور خورش کے کہ جو خاص منشاے قدرت ہے اور اُسکو جو توڑ سکتا ہے بیلون سے اُن خوشگوار و بامزہ خوشہ انگور کو کہ جنمین وہ سب غذائی اجزا جو انسان کی زندگی کو بحال رکھنے کے لئے درکار ہوتے ہین قدرتًا انمین مرتب شدہ پائے جاتے ہین۔ اور وہ جو بر خمیرا اراضیون کے زراعت سے عام مرغوب تر و تازے خورشی نباتات اور بامزہ خوشگوار خوش و دیا بے بو غیر مکروہ الطبع عام وزود ہیر خاص قدرتی مجوزہ خوراک یعنے غلہ جات حاصل کر سکتا ہے اپنی خورش کے لئے اور اُسکو جو بجا وضع ناپاک خنزیر کے پسند کر سکتا ہے تجربہ اور حالات کے دخل یا برتاؤ سے اپنی خورش کے لئے ایک صحیح و مقوی تر تندرست و پاک و صاف حیوان نسبتًا خنزیر کے عالم حیوانات سے تاکہ فرو کرے صرف اُس ناجائز بلوہ حلاوت کو کہ جس کے لئے اُسکی چٹانے وار زبان اُسکو مجبور کر رکھی ہو الحاصل اب ہم دریافت کرتے ہین اُن سب اصحاب سے جو ناپاک لحم خنزیر غذاءً استعمال کرتے ہین کہ باین کثرت و افراط اشیاے خوردنی جو حکمتًا تجربًا عقلًا مذہبًا اور قیاسًا نسبتًا لحم خنزیر کے اُن کے لئے موضوع مقوی تر بے ضرر اور بامزہ ثابت ہوئے ہین تو اب اُنکو کون ایسی ضرورت در پیش ہوتی ہے یا مجبور کرتی ہے موان خوراک پر اُس ناپاک غلاظت پسند نجاست خوار۔ سردار گروہ حیوانات ناپاک۔ زندہ مجسم تودہ غلاظت جاندار مکروہ الطبع۔ نجس العین و دایم المرض زبردست سیر خوار و بلانوش جاندار جس کے گوشت مین اقسام کے کیڑے گندہ مالی مادے اقسام کی رسولیان کثرت چربی غیر پرورش دار اور بعد خورش جز ہضم انسانی اخلاق مین فتور پیدا کرنے والا انسان مین خاص خاص امراض مہلکہ کے وقوع کا مرکز اور باعث کرم شکم وغیرہ جاندار کے۔

عمومًا روی زمین پر اکثر شائستہ و مہذب اقوام جنکو ہمارے اس مہذب زمانہ مین حفظ صحت کی پابندی بہر بنیاد عموی ہے اس ناپاک لحم خنزیر کی مکروہ حلاوت اُن کے آلات ذائقہ پر تا این زمان ایک برے ناجائز طور پر

لگی ہوئی ہے جس سے وے اپنے اس غیر جائز خود پسندی کی صلہ میں قدرت سے بصورت عز ادولت امراض ہی ہمیشہ پامال ہوکر درد و تکلیفات کے بوجھ گران کے متحمل ہی نہین ہوتے بلکہ اُنکی مقررہ میعاد عمر کے قبل اُن فرزند خویش و اقارب دوست و احباب ملک دولت وغیرہ سے کنارہ کش یا جام اجل کو نوش کرلینا لازم آتا ہے بعض ہمارے مردار اور خنزیر خوار انسان اپنی طبیعتون پر ہمارے بیان کردہ مذکور مختلف مہلک امراض کے زود نازل نہ ہونے پر اکثر نازان اور ان سب بیش قیمت و لایق قدر معلومات سے منحرف ہوتے ہین تو انکو معلوم رہے کہ اُن کے لایق ہیم یا غذاؤن (لحم خنزیر مردار اور غیر مذبوح جاندار کے) مضر سمیات و باعث امراض مادے اور گندمالی نجاستین وغیرہ مخفی یا پوشیدہ طور پر اُنکے اجسام مین بھرے رہتے ہین اور اکثر اُنپر بغیر منکشف ہونے کے اُنکے بیگناہ و معصوم و لایق رحم شیر خوار بچے یا آیندہ نسلوں مین منتقل ہوکر اُن کے زود موثر اور پھول سے نازک طبیعات پر اپنے مہلک و بد نتایج ظاہر کرکے اُن کے (والدین) لئے بطور سزا غم و رنج اور آنسو روانی کے باعث ہوتے ہین (دیکھو گنڈ مالی امراض کا خصوصًا بچون ہی مین نمود ہونا خنزیر کے نقص سوم مین) یا اُن غذاؤن کے مضر و باعث امراض مادے اسوقت تک اُنکی ضعیفی یا لب گور تک کوئی مضرت بخش نہین ہوتے جبتک کہ وہ خود کو خارجی امراض کے تحریکی ✕ اثر سے محفوظ یا اپنے اجسام کو ہمیشہ مشقت سے مضبوط اور پاک ہوا سے طاقت دیتے رہتے ہین اور مدام اپنی ضروری روزینہ پسینہ کی میعاد کو جاری رکھکر ایسے باعث امراض مادّون کو کم یا زیادہ جسم سے خارج کرکے کسیقدر ہمیشہ سبکدوش ہوتے رہتے ہین۔ جن سب امور کی پابندی خنزیر خوار و نمین مدام ممکن نظر نہین آتی ایک زمانہ دراز کے تجربون اور لاکھون قیمتی جانون کے تلف ہو جانے پر ہمارے معزز مردار اور خنزیر خوار اقوام یوروپ و امریکہ وغیرہ کو آج انہین صحیح امور سے اس ضمن مین وقفیت حاصل ہو رہی ہے جو اہل اسلام کو ایک

✕ ہر ایک مرض کے وقوع کے اسباب اطبا کے نزدیک دو مقرر ہین ایک سبب سابق یعنے جسم مین کسی ایک مرض خاص کا سم موجود رہنا۔ اور دوسرا سبب باعث یا تحریکی یعنے وہ سبب جو جسم کے موجودہ کسی ایک مرض خاص کے سم کے تحریک کے باعث ہوکر نمود مرض کا ذریعہ ہوتا ہو ۱۲۔

عرصہ دراز کے قبل ایام نزول اسلام سے حاصل۔

اگرچہ ان اہم امور یا ضروریات پر آج ہمارے مذکور الصدر مختصر معلومات چند صفحات قرطاس پر محدود نظر آتے ہیں ولیکن آیندہ ہم سبکو یا ہمارے آیندہ نسلون کو لحم خنزیر مردہ و غیر مذبوح جانداروں کے گوشت کے غذاءً استعمال سے انسانی تکالیف و امراض کے وسیع معلومات کی ایک قوی امید بعض پختہ وجوہات کے نظر کرتے ہوئے معلوم دیتی ہے ہم اس موقع پر ہماری مذکور الصدر کل بیش قیمت ولایق قدر مغربی معلومات کے معزز موجدین کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے فخر ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے مذکور اسلامی اہم طبی اور انسان کے نہایت بکار آمد امور جو تا این زمان ہماری غفلت یا ہماری لاعلمی کی وجہ ہم پر بغیر منکشف ہونے کے باقی رہے ہوئے تھے جو آج طب غیر یا معلومات اقوام مذہب غیر سے ظاہر یا ثابت ہوکر ہمارے لئے غایت درجہ کے تسکین بخش اور ہمارے ہم جنس اقوام غیر کیلئے ہمارے اس مفید صحت بخش تقلید کی ترغیب کے باعث ہوئے

تمت

غلط نامہ کتاب اسرار الذبح و ترک مردار و خنزیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱-دیباچہ	۶	مزبوحہ	مذبوحہ
۲-//-	۵	بقراعت	بفراغت
۳-//-	۷	اسی	اس
۶	۶	خون کو بہت	خون کو بہ جہت
۷	۳	غفروف	عفروف
۹	۱	قابلس	قابلیق
۱۱	۵	تباتی	نباتی
۱۳	۱	اجزاؤں	اجزا
۱۲	۱۳	اجزاؤں	اجزا
۱۴	۶	پاک ہورہتا	پاک ہوتا رہتا
۱۵	۵	جائیوں	جگھوں
۱۵	۱۱	اجزاؤں	اجزا
۱۹	۸	اسی	اس
۱۹	۹	اسی	وہی
۲۰	۱	انہین	ان ہی
۲۰	۱۵	سالوتیری	سالوتری
۲۱	۵	بوہے	بوہی
۲۵	۳	غذا جسمی	غذا اور جسمی
۲۷	۱۱	دل کے	دل سے
۲۷	۱۳	بھر	پھر
۲۹	۸	فزی آلوجی	فزی آلوجی
۳۴	۲	بہمراہ خون مردہ	بہمراہ خون یا مردہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴	۱۰	جسم کے نہایت	جسم کے بعض نہایت
۳۵	۱	بعد موت لازمی	بعد موت کی لازمی
۳۶	۱۴	اکمینان	اطمینان
۳۷	۱۶	انکیوبیشن بغیر اندے بچے	انکیوبیشن بغیر انڈے بچے
۴۰	۱۷	اس مرض کے	اس مرض سے
۴۷	۶	مادہ جانداروں	مادہ جانداروں
۴۸	۲	بذرجہ	بدرجہ
۴۸	۱۰	جانداروں کے خونمین ہمارے	جانداروں کو ہمارے
۴۹	۵	لی ہیمیہ ور	لی ہیمیہ اور
۵۰	۴	دو جانداون	دو جانداروں
۵۰	۱۷	دلیوں	نالیوں
۵۱	۷	انسان مین	انسان کے
۵۱	۸	انسان کی	اُس کے
۵۳	۱۴	مسبوق الزکر	مسبوق الذکر
۵۳	۱۸	خون مین	خون و گوشت خنزیر مین
۵۵	۱	واصالتاً	اصالتاً
۵۵	۱	مردہ	مردہ جاندار
۵۶	۴	کرے	کرنے
۵۶	۱۴	مذبوت	مذبوح
۵۹	۳	حفرات	حضرت
۵۹	۷	جانب	جانب کے
۵۹	۱۷	طبعی	طبی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۳	۱۳	ہیں سر پہ سنگیں	ہیں سنگین
۶۳	۱۳	ٹوٹ کر دماغ ز	ٹوٹ کر دماغ پر
۶۳	۱۶	زخم دماغ پر گردش	زخم و دماغ گردش
۶۵	[illegible]	تب تک	اتب تک
۶۸	۲	تیس دن	پچیس دن
۷۰	۱۸	دغیرہ یا اغذیہ	وغیرہ یا اغذیہ
۷۴	۱۸	تمثیلاً	مثلاً
۷۷	۱۰	اقوائے ان	اقوام جہان
۷۹	۷	جھرتکل	جھر کے کل
۷۹	۹	نسبتہً کل	نسبتاً کل
۷۹	۱۰	دوسرے انکار	دوسرے بکار
۸۲	۱۵	ان	ان یعنے انگلینڈ اور ویلز
۸۲	۱۵	ششش اموات	مفت اموات
۸۲	سرصفحہ	۶۳	۸۳
۸۵	۲	نہوئے	ہونے
۸۷	۱۸	بڈہا وث	بڑا وث
۸۹	۶	ودہ اکثر تاری	اور اکثر تاریکی
۸۹	۱۹	امن کے	اس کے بعد
۹۰	۲	اُدہر اُدہر	اِدہر اُدہر
۹۱	۱۰	انگلستان	انگلستان اور ویلز
۹۱	۱۳	بمقدار کثیر بچیر	بمقدار کثیر بچیرتا
۹۲	۱۱	خودش پر	خورش پر
۹۳	۱۸	بستر پر	بستر پر
۹۴	۳	سکا نیچے	اٹھا نیچے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۵	۱	اسی جان	اس بیان کو
۹۵	۱۵	لہ عث ہونے یہہ کیڑے	باعث ہونے یہہ کیڑے
۹۶	۷	اُس سے	اُن سے
۱۰۰	۳	بختہ	پختہ
۱۰۲	۴	یا کوایاہ	یا پکوایا
۱۰۳	۱۷	بہوشی	بیہوشی
۱۰۶	۵	سنہ ۱۸۵۹ء	سنہ ۱۸۹۹ء
۱۱۳	۴	اوپر وصیت	اوپر حاصیت
۱۱۴	۵	کہایا جاتا	کہا جاتا
۱۱۴	۱۸	مجموع ہوتا	مجموع ہونا
۱۱۶	۳	لو مدد	کو مدد
۱۱۶	۴	معہ اور	معہ اور دوسرے
۱۱۶	۱۱	اُس کے	اسی کے لئے
۱۱۶	۱۲	مہلک نقصانات	مہلک امراض و نقصانات
۱۱۶	۱۹	بیچارہ نے ہی	بیچارہ ہی
۱۱۸	۱۸	خنزیر اقوام	خنزیر خوار اقوام
۱۲۱	۴	شہر ڈلس	شہر ڈلس برد
۱۲۱	۵	مرض پلورونیو	مرض پلور و نیومونیہ
۱۲۲	۸	عوام بکثرت	عوام مین بکثرت
۱۲۲	۱۶	اس چین	اہل چین
۱۲۲	۱۷	ایک شاہی	ایک خاہی
۱۲۳	۵	پک ٹانیڈ	پک ٹیفائیڈ
۱۲۶	۱۹	طور پر	طور پر بلوہ
۱۲۸	۳	لحم خنزیر مردہ	لحم خنزیر و مردہ
۱۲۸	۳	مزبوح	مذبوح